میرے قلم دان سے

جلد 1

رشحات قلم

احمد رضا مغل

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

میرے قلم دان سے

جلد 1

رشحات قلم

احمد رضا مغل

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جا سکتے ہیں۔)

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں. پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی

کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فقیہ ملّت حضرت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " فضائل علم و علماء" میں تصنیف کی فضیلت کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ان مما یلحق المؤمن من عملہ و حسناتہ بعد موتہ علما علمہ و نشرہ وولدا صالحا ترکہ او مصحفا ورثہ او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل او نھرا اجراہ او صدقۃ اخرجہ من مالہ فی صحتہ و حیاتہ تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجہ و البیہقی

جو اعمال و نیکیاں مؤمن کو بعدموت بھی پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے وہ علم ہے جسے سیکھا گیا اور پھیلایا گیا ، اور نیک اولاد جو چھوڑ گیا ،یا قرآن شریف جس کا وارث بنا گیا،یا مسجد یا مسافر خانہ جو بنا گیا ،یا نہر جو جاری کرگیا یا خیرات جسے اپنے مال سے اپنی تندرستی و زندگی میں نکال گیا، کہ یہ چیزیں اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتی رہتی ہیں۔

(ابن ماجہ،بیہقی فی شعب الایمان)

فائدہ :

ان تمام چیزوں کا اور اسی طرح دینی کتابیں وراثت میں چھوڑنے، ان کو وقف کرنے اور مدرسہ و خانقاہیں بنوانے کا ثواب بھی مؤمن کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا میں باقی رہیں گی. ان میں تعلیم دینے کا ثواب زیادہ دنوں تک ملتا رہے گا بشرطیکہ شاگردوں کو قابل بنائے اور ان سے درس و تدریس کا سلسلہ چل پڑے اور سب سے زیادہ ثواب بہترین دینی کتابوں کی تصنیفات کا ملے گا کہ وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گی جن سے مسلمان اپنے ایمان و عمل سنوارتے رہیں گے .

(فضائلِ علم و عُلماء ص 88)

⋆ حضرت امام عبد الرحمن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو الوفاء بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے " الفنون " نامی ایک کتاب لکھی جو آٹھ سو (800) جلدوں میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں لکھی جانے والی کتابوں میں یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔ (المنتظم ج 9 ص 96)

⋆ خود امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے دینی علوم و فنون میں سے تقریبا ہر فن پر کوئی نہ کوئی تصنیف چھوڑی ہے .

مشہور ہے کہ ان کےآخری غسل کے واسطے پانی گرم کرنے کے لئے قلم کا وہ تراشہ کافی ہوگیا جو صرف احادیث لکھتے ہوئے قلم کے تراشنے میں جمع ہوگیا تھا .(قیمۃ الزمن ص 21)

⋆ امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدرسہ نظامیہ کے پورے کتب خانے کا مطالعہ کیا جس میں چھ ہزار (6000) کتابیں تھیں اسی طرح بغداد کے مشہور کتب خانے کتب خانہ الحنفیہ، کتب خانہ حمیدی ،کتب خانہ عبد الوھاب، کتب خانہ ابو محمد وغیرھا جتنے کتب خانے میری دسترس میں تھے، سب کا مطالعہ کرڈالا. ایک دفعہ برسر منبر فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے دو ہزار (2000) جلدیں تحریر کی ہیں۔

(قیمۃ الزمن ص 21)

⋆حافظ الحدیث حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے چھ سو (600) سے زائد کتب تصنیف فرمائیں. جن میں تفسیر دُرِّ منثور، البدور السافرة اور شرح الصدور مشہور ہیں۔

⋆ استاذ المحدثین حضرت یحییٰ بن مَعِیْن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ (1000000) احادیث مبارکہ تحریر کیں.

(سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 85)

⋆ عظیم صوفی بزرگ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھتر (78) اصلاحی ، علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں جن میں صرف ”یاقوت التاویل “ چالیس (40) جلدوں میں ہے .

(علم اور علماء اہمیت ص 20)

⋆ معروف محدث حضرت امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے صرف روشنائی اتنی استعمال کی کہ اس کی قیمت سات سو درھم بنتی تھی .

(علم اور علماء کی اہمیت ص 21)

⋆ فقہ حنفی کے امام حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات ایک ہزار (1000) کے قریب ہیں۔

(علم اور علماء کی اہمیت ص 21)

⋆ حضرت ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں تین لاکھ اٹھاون ہزار (358000) اوراق لکھے جس میں تین ہزار (3000) اوراق تو آپ کی کتاب " تفسیر طبری " کی ہیں جو تیس (30) جلدوں پر ہے مزید آپ کی ایک کتاب " تاریخ الامم و الملوك " ہے جو اکیس (21) جلدوں پر ہے۔

(تاریخ بغداد ج 2 ص 163)

⋆ حضرت علامہ باقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار (70000) اوراق لکھے .

(علم اور علماء اہمیت ص 20)

⋆ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

"فتح الباری "چودہ (14) جلدوں میں

"تہذیب التہذیب " چار (4)جلدوں میں

" الاصابہ فی تمییز الصحابہ " نو (9) جلدوں میں

" لسان المیزان " آٹھ(8) جلدوں میں

" تغلیق التغلیق " پانچ (5)جلدوں میں اور دیگر کتب ورسائل کی تعداد ڈیڑھ سو (150) سے زائد ہیں . (علم اور علماء اہمیت ص 20)

⋆ حافظ الحدیث حضرت امام عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے " تاریخ دمشق " اَسِّی (80) جلدوں میں لکھی.

⋆ حضرت امام شمس الدین ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے " تاریخ اسلام " پچاس (50) جلدوں اور " سیر اعلام النبلاء " تئیس (23) جلدوں " تذکرۃ الحفاظ " چار (4) جلدوں میں لکھیں.

⋆ حافظ الحدیث امام سید محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے 100 سے زائد کتب لکھیں ،جن میں مشہور و معروف تاج العروس (40 مجلد) اور اتحاف سعادۃ المتقین شرحِ احیاء علوم الدین ہے۔

(حدائق الحنفیۃ ص 477)

⋆ معروف محدث فرات بغدادی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا وصال ہوا تو ان کے گھر سے اٹھارہ (18) صندوق کتب سے بھرے ہوئے دستیاب ہوئے ان کتب میں اکثر ان کی خود نوشتہ تھیں.(فضائل علم و علماء ص 196)

⋆ قطب شام حضرت امام عبد الغنی نابلسی رحمة اللّٰہ علیہ نے ڈھائی سو (250)سے زائد کتب تحریر کیں .

(اصلاح اعمال مترجم ، مقدمہ ، ج 1 ص 70)

⋆ مفتی الثقلین ،امام اصول و فروع شمس الدین ابنِ کمال پاشا رومی رحمۃ اللّٰہ علیہ 300 سے زائد کتب لکھیں جن میں مشہور کتاب " مجموعہ رسائل ابن کمال پاشا " ہے .

(ماہ نامہ فیضان مدینہ ، اپنے بزرگوں کو یاد رکھئیے ، عرس ذیقعدہ)

⋆ محدث شہیر حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے 50 کتب تحریر کیں جن میں مشہور معروف حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ہے۔

(حلیۃ الاولیاء مقدمہ ج 1 ص 15)

⋆ سلطان اولیاء حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 72 ہے حالانکہ آپ مدرس بھی تھے اور تبلیغ بھی فرماتے تھے .

⋆ امام اہلسنت امام احمدرضا خان رحمۃ الله علیہ نے مختلف عنوانات پر کم و بیش ایک ہزار (1000) کتابیں لکھی ہیں .

(تذکرہ امام احمد رضا ص 16)

⋆ یوں تو اعلیٰ حضرت رحمۃ الله علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے لیکن افسوس کہ ! ! سب نقل نہ کئے جاسکے جو نقل کرلیے گئے تھے وہ "العطایا النبویہ فی الفتوی الرضویہ “ کے نام سے موسوم ہیں۔ فتاوی رضویہ کی 30 (تیس) جلدیں ہیں جن کے کل صفحات 21656 (اکیس ہزار چھ

سو چھپن)،اس میں کل سوالات و جوابات 6847 (چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس) جبکہ 206 رسائل بھی اس میں موجود ہیں .

(تذکرہ امام احمد رضا ص 16)

⋆ حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب ورسائل کی تعداد کم و بیش تین ہزار (3000) سے زائد ہے۔آپ کی کتب کی فہرست پر ایک مستقل رسالہ بنام " علم کے موتی " موجود ہے .

⋆ قطب شام ڈاکٹر عبد العزیز الخطیب دامت برکاتہم العالیہ کی سات 7 موسوعات حدیث،فقہ ، تصوف ، عقائد ، خطبات ، تاریخ السلامیہ ، دروس کے موضوعات پر ہیں .

موسوعة الحديث الشريف (4 مجلد)

موسوعة الفقة الشافعی (20 مجلد)

موسوعة التصوف (9 مجلد)

موسوعة العقائد (5 مجلد)

موسوعة خطب المنبريه (12 مجلد)

موسوعة الشخصيات الاسلاميه (7 مجلد)

موسوعة الدورس البدريه (5 مجلد)

یوں یہ باسٹھ (62) جلدیں ہوگئیں .

ان کے علاوہ آپ کی کتب و رسائل کی تعداد پچپن (55) سے زائد ہے۔

⋆ پیر و مرشد امیراہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری اطال اللہ عمرہ کی کتب و رسائل کی تعداد تقریبا ڈیڑھ سو (150) ہے۔

یہ تو وہ کتب ہیں جن کا تذکرہ کہیں نہ کہیں ملتا ہے . یہاں بغداد کا المناک سانحہ بھلایا نہیں جاسکتا کہ تاتاریوں نے جب بغداد میں عظیم طوفان برپا کیا ، علماء کا قتل عام کیا اور بغداد کی لائبریریاں جلاکر ان کی راکھ دریائے دجلہ کے سپرد کردی تو تین دن تک اس راکھ سے اس دریا کا پانی

سیاہ ہوکر بہتا رہا. اسی فتنے میں کئی ہزار یا لاکھوں کتب جن کی تعداد کا علم آج تک نہ ہوسکا ، ضائع کردی گئیں.

مقصد تحریر اور سابقہ سطور سے حاصل ہونے والا نتیجہ :

ان تمام سطور کو پڑھنے سے یہ بات بلکل سمجھی جا سکتی ہے کہ ہمارے اسلاف کا تحریر سے کتنا لگاؤ تھا جبکہ آج کل حالیہ دور میں دیکھا یہ گیا ہے کہ نام نہاد خطیبوں اور نعت خوانوں کی وجہ سے ہمارے طلباء کے ازھان خط و کتابت سے ہٹ گئے ہیں اور انہوں نے اپنا مقصد صرف تقریر و خطابت کو بنانا شروع کر دیا اور وہ بھی اپنی محنت اور عربی کتب کی مدد سے نہیں بلکہ محض کسی جوشیلے مقرر کی تقریر سن کر اور اردو میں بیانات پر لکھی جانے والی کتب سے پڑھ کر بنا تحقیق کے آگے بیان کر دینا ہی مقصد سمجھ بیٹھے اور اسی پر اپنی صلاحیوں کو محدود کرتے نظر آتے ہیں لہذا ایسے طلباء سے عرض ہے اپنے مقاصد میں تحریر و کتابت کو بھی شامل کریں اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں. ان خطیبوں اور مقررین کے پیچھے چل کر اپنی صلاحیتوں کو محدود مت کیجیے اور اگر بیان و تقریر کرنی پڑے تو اپنی تقریر خود عربی کتب سے تیار کیجیے یا کسی صحیح العقیدہ سنی محققین علماء کرام کی کتب سے تیار کیجیے۔ ساتھ ساتھ تحریر لکھنے کی طرف بھی قدم بڑھائیے ،چاہے کسی ایک کتاب پر یا کسی موضوع پر.اس سے آپ کی صلاحیتوں میں کئی گنا اضافہ ہوگا۔

شرف ملت حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تذکرہ اکابر اہلسنت " میں لکھتے ہیں کہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ طلبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے :” مولانا ! درسی کتب پر حواشی لکھنے کی طرف توجہ ضرور دیجیے کچھ نہیں تو ہر روز ایک دو سطریں لکھ لیا کریں ان شاءاللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مکمل کتاب بن جائے گی .“ (تذکرہ اکابرِ اہل سنت ص 78)

شیطانی وسوسے اور انکا علاج

وسوسہ 1 :

اسلام میں صرف دوہی عیدیں ہیں تیسری عید کا تصور نہیں ہونا چاہیے

علاج 1 :

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ[یونس: 57]

" آپ فرما دیں کہ (قرآن کا نزول) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے تو اس پر اُنہیں خوش ہونا چا ہیے . یہ ان چیزوں سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں ."

یہ آیت پیش کر کے کہا جاتا ہے کہ نزولِ قرآن پرخوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے ، اور قرآن کا نازل ہونا ، نصیحت ، شفا ، ہدایت و رحمت سب کچھ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی پیدائش اور تشریف آوری پر موقوف ہے اور قرآن سے بڑی رحمت و نعمت تو خود نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے ، لہٰذ ا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ظہور پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے کیونکہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر بھی عید میلاد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے

علاج 2 :

امام قسطلانی رحمة الله عليه فرماتے ہیں "اللہ تعالی اس شخص کو سلامت رکھے جس نے میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید کی طرح منایا

(المواهب للدنيه ج1 ص 78)

وسوسہ 2 :

ولادت کی خوشی نہیں وفات کا غم منانا چاہیے

علاج 2 :

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ غم (سوگ) منانے سے منع فرمایا سوائے اس عورت کے جس کا شوہر انتقال کرجائے (بخاری ج1 ،ص 804 ، مسلم ج 1، ص 488)

وسوسہ 3 :

اگر چراغاں پر خرچ ہوجائیگا تو غریبوں کی امداد بند ہوجاگئے گی؟؟

علاج 3 :

جولوگ غریبوں کی مدد کرتے ہیں وہ میلاد النبی علیہ السلام کی خوشی میں پہلے سے بڑھ کر غریبوں کی امداد کرتے ہیں کوئ شخص آج تک ایسا نہیں پایا گیا جس نے کسی غریب کو یہ کہا ہوکہ میں چراغاں پر پیسے خرچ کررہا ہوں لہذا تمہاری مدد اس ماہ نہیں کروں گا

غلط تاثر :

اعلحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمہ کی تحقیق کے مطابق 9 ربیع الاول کو میلاد النبی منانا چاہیے

تحقیق کا اظہار :

اعلحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمہ یوم ولادت کے بارے میں 7 اقوال (2،8،10،12،17،18،22) تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ تعامل مسلمین حرمین شریفین و و مصر و شام بلاد اسلام و ہندوستان میں 12 ہی پر ہے اس پر عمل کیاجائے

(فتاوی رضویہ ج 26، ص 427 رضا فاؤنڈیشن)

خبردار خبردار خبردار

بجلی چوری میوزیکل آلات کا استعمال دیگر غیر شرعی کام ہر محفل اور ہر موقع پر ناجائز ہیں

التجاء :

امت مسلمہ پر رحم کیجئے اور شیطانی

وسوسوں کو عام کرنے سے کوسوں دور رہیئے

سیّدُالشُّہداء، امامِ عالی مقام، حضرتِ سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت 5شعبانُ المعظّم 4 ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور 10محرمُ الحرام61ھ کو کربلائے معلیٰ (کوفہ، عراق) میں جامِ شہادت نوش فرمایا. آپ نواسۂ رسول، نورِ عینِ فاطمہ ٔبتول، جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ اور پیکرِ صَبْر و رضا تھے۔ آپ عبادت، زُہد، سخاوت، شُجاعت، شَرْم و حیا اور اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ نےراہِ حق میں سب کچھ لُٹا دیا لیکن باطل کے سامنے سَر نہ جُھکایا اور شہادت کا جام پی لیا. آپ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام زندہ ہے۔

(ماہنامہ فیضان مدینہ بحوالہ سیر اعلام النبلاء,ج4،ص401تا 429)

مولانا افروز قادری چریاکوٹی دام ظلہ اپنی کتاب " اربعین الحسینیة بنام اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ " میں تحریر کرتے ہیں : آپ نے براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیثیں تو بہت سنی ہوں گی مگر آپ کی مرویات کی کل تعداد (8) آٹھ بتائی جاتی ہیں جو آپ کی کمسنی کو دیکھتے ہوئے کم نہیں کہی جاسکتیں. البتہ بالواسطہ روایات کی تعداد کافی ہے۔

(اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ ص 26)

آپ رضی اللہ عنہ نے جن حضرات سے روایت لی ان میں والد بزرگوار خلیفہ رابع حضرت امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ، والدہ محترمہ خاتون جنت سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ، اپنے ماموں حضرت ھند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ (آپ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوھر کی اولاد میں سے تھے اس طرح آپ بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیافی یعنی ماں شریک بھائی بنے) ، اور خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام ذکر ہیں اور جن حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے روایت لی ان کے اسماء میں بردار اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ، صاحبزادہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ،

حضرت امام زید رضی اللّٰہ عنہ ، پوتے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ ، اور شہزادیوں میں حضرت فاطمہ صغریٰ و زینب رضی اللہ عنھم شامل ہیں عام رواۃ میں امام شعبیٰ ، امام عکرمہ ، شیبان دولی ، عبدللہ بن عمرو بن عثمان اور همام فرزوق کے اسماء آتے ہیں

(سیر اعلام الانبلاءج 4 ص 401)

یاد رہے آپ کا قلیل الروایت ہونے سے آپ کی عظمت و فضیلت اور رفعت میں کوئی کمی نہیں کرتا کئی ایسے جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین گزرے ہیں جنہوں سے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی مرویات ثابت نہیں اور اگر ہیں تو بہت کم جیسے بعض صحابہ کرام نے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی صحبت پائی سفر و حضر میں ساتھ رہے مگر روایت کی تعداد بہت قلیل ہیں جیسے خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ

اللہ تعالیٰ ان علم کے سمندر سے کچھ چھینٹیں ہمیں عطاء فرمائے آمین

مرویات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کے عہد میں احادیث کے حوالے سے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جو احادیث آپ کے عہد میں بیان کی گئیں وہ بالکل درست تھیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیان کرنے میں انتہائی سخت شرائط کا التزام کیا تھا جس کی دلیل کے طور امام ذھبی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " تذکرۃ الحفاظ " ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ قال معاویہ بن ابی سفیان رضی اللّٰہ عنہ : علیکم من الحدیث بما كان في عهد عمر فانه كان قد اخاف الناس في الحديث عن رسول الله صلی اللّٰہ علیہ یعنی تم لوگوں پر لازم ہے کہ ان احادیث کو بیان کرو جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کے عہد میں بیان کی جاتی تھیں

کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ کی حدیث کے معاملے میں لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے (تذکرہ الحفاظ ج 1 ص 12)

آپ کی مرویات کے حوالے سے حافظ ابن ملقن اپنی کتاب " الاعلام بفوائد عمدۃ الاحکام " میں تحریر کرتے ہیں کی آپ سے 539 احادیث مروی ہیں جن میں متفق علیہ احادیث 26 ہیں بخاری شریف میں 34 اور مسلم شریف میں 21 ہیں

(الاعلام بفوائد عمدۃ الاحکام ص 142 ملخصا)

آپ نے ان حضرات سے روایت لیں جن میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل ہیں

صحابہ کرام میں سے جن جن نے آپ سے رویات لیں ان میں چند مشہور حضرات کے اسماء یہ ہیں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی ، حضرت ابی بن کعب ،خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ، خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ ، سعد بن ابی وقاص ، طلحہ بن عبید اللہ ، عبدالرحمن بن عوف ، آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمر ، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عباس ،امیر معاویہ ، ابو ھریرہ ، ابو موسیٰ اشعری ، انس بن مالک ، زید بن ثابت رضوان اللہ اجمعین

خواتین میں آپ کی بیٹی حفصہ بنت عمر ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھم

اور تابعین میں حضرت سعید بن المسیب ، عمرو بن میمون ، شریح القاضی ، سوید بن غفلہ ، علقمہ بن وقاص ، عمرو بن شرحبیل ، قیل بن ابی حازم ، ابو عثمان النھدی رحمھم اللہ اور خلق کثیر نے آپ سے روایات لیں (تھذیب الکمال ج 21 ص 317 تا 321 / تھذیب الاسماء و اللغات ج 2 ص 4،5)

مرویات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم

اسداللہ الغالب امام المشارق و المغارب سلطان الاولیاء حضرت مولی علی کرم اللہ وجہ الکریم کی بخاری شریف میں مکرر 98 (اٹھا نوے)

غیر مکرر 34 (چونتیس) مرویات ہیں جبکہ مسلم شریف میں 38 (اڑتیس) ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمة اللّٰہ علیہ نے اپنی مسند میں 800 (آٹھ سو) کے قریب مرویات ذکر کی ہیں آپ رضی الله عنہ کی اکثر روایات خلفاء ثلاثہ یعنی

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنہ

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی الله عنہ

خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی الله عنہ سے ہیں

والله اعلم

مرویات حضرت سیدنا امیرمعاویہ رضی اللہ عنه

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی صحبت بابرکت میں رہ کر اپنے ظاہر و باطن کو علم و حکمت کے نور سے خوب روشن فرمایا اور احادیث کریمہ کا انمول ذخیرہ اپنے حافظے میں محفوظ کیا

چناچہ حضرت امام ابو زکریا یحیی بن شرف الدین نووی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے 163 احادیث روایت کی ہیں

بعض کتب احادیث میں آپ سے مروی احادیث کی تعداد مختلف ہے مثلا

امام بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ نے 8

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 9

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ نے 110

امام بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں 163

اور حافظ ابن کثیر نے جامع المسانید والسنن میں 194 ،

اور امام طبرانی رحمة اللہ علیہ نے معجم الکبیر میں 16 ،

جبکہ صحابہ کرام علیھم الرضوان اور 100 سے زائد تابعین کرام کی تقریبا 240 احادیث ذکر فرمائ ہیں

آپ سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام اور تابعین عظام دونوں طبقات شامل ہیں آپ سے روایت کرنے والے چند صحابہ و تابعین کے اسماء یہ ہیں حضرت عبداللہ بن عباس ، حضرت ابو درداء ، حضرت جرید بن عبداللہ ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ، حضرت ابو امامہ رضوان اللہ اجمعین وغیرھم شامل ہیں

جبکہ طبقہ تابعین حضرت سعید بن المسیب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت محمد سیرین ، حضرت عطاء بن ابی رباح رحم اللہ شامل ہیں

حوالہ جات

(فضائل امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ،مسند معاویہ بن ابو سفیان رضوان اللہ علیھم،فیضان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

مرویات حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللّٰہ علیہ

چشم چراغِ اہل بیت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ کے بیٹے حضرت امام باقر رضی اللّٰہ عنہ کے شہزادے ہیں جبکہ والدہ حضرت سیدتنا ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ ہیں یوں آپ حسینی سید اور صدیقی بھی ہیں

صحابی رسول حضرت انس بن مالک اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنھم کی زیارت سے مشرف ہونے کی وجہ سے تابعی ہیں

آپ کے علم سے فیضیاب ہونے والے آپ کے فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم ، امام اعظم ، امام مالک ، سفیان ثوری اور سفیان بن عینیہ رحمھم اللہ سر فہرست ہیں

آپ کی مرویات کی تعداد تقریباً 236 (دوسو چھتیس) ہے

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 126)

(سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 439)

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کرمان ، سیستان ،ترکستان ، ماروالنہر ، خوزستان ، طبرستان ،خراسان، تاشقند، بخارا ،فرغانہ، توس، نیشاپور، مہنہ، قسہستان، سوس، سرخس، آذربائجان ، فارس ، عراق ، شام ، فسلطین ، حجاز مقدس وغیرها ممالک کا سفر کیا ہر ملک اور شہر کے مشائخ کرام سے ملاقات کی. اس سفر کا مقصد اور علماء و مشائخ کی بارگاه میں اکتساب فیض کرنا اور اپنی علمی پیاس بجهانا تها اسی مقصد کے حصول کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف خراسان کے تین سو (300) مشائخ کی خدمت میں حاضری دی اور ان کے علم و حکمت کے پربہار گلستانوں سے گل چینی کرکے اپنا دامن بھرتے رہے (1)

یہ تو فقط ایک ملک کے مشائخ ہیں اگر آپ کے اسفار کے تمامی مشائخ کو جمع کیا جائے تو یہ تعداد سینکڑوں تک جاپہنچے گی ان مشائخ میں تین (3) مشہور و معروف مشائخ یہ ہیں

1 : حضرت امام زین الاسلام ابو القاسم قشیری رحمة الله علیه صاحب رسالہ قشیریہ

2 : صاحب تصانیف کثیره ، شیخ المشائخ حضرت ابو العباس احمد بن محمد اشقانی رحمة اللّٰه علیه

3 : لسان العصر حضرت امام ابو القاسم عبداللہ بن علی گرگانی رحمة الله علیه

اتنے عظیم مشائخ سے اکتساب فیض کے بعد آپ کی تبلیغ و تصانیف کا تو عالم ہی نرالا ہوگا آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تصانیف میں کشف المحجوب تو مشہور معروف ہے اس میں مسائل شریعت و طریقت معرفت کا بیش بہا سمندر اولیاء متقدمین کے حالات و واقعات اور ان کی تعلیمات کا بہترین خزینہ ہے اهم بات یہ کہ یہ فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانتے والی پہلی کتاب ہے آپ کی کتابیں کشف المحجوب علاوه بھی ہیں مگر افسوس یہ کہ وہ کتب مفقود یا سرقہ (چوری) ہوچکی ہیں ان کتب

کا علم بھی کشف المحجوب ہی سے ہوا جن کا تذکرہ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جابجا کیا ہے

تصانیف :

الدیوان :

یہ دیوان آپ کے عربی یا فارسی اشعار پر مشتمل تھا جس کو ایک شخص آپ سے لے گیا اور العیاذ باللہ بعد میں آپ کا نام مٹا کر اپنے نام سے موسوم کردیا آپ اس شخص کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ : وہ شخص جو میرا دیوان لے گیا تھا بے ایمان دنیا سے گیا(2)

منہاج الدین :

طریقت، تصوف ، اور اصحاب صفہ کے مناقب پر مشتمل ہے جس میں حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللّٰہ علیہ کے کے احوال کا بھی بیان ہے

كتاب الفناء و البقاء:

یہ فناء اور بقاء کے احوال پر مشتمل کتاب تھی

كتاب في شرح كلام الحلاج :

یہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شرح ہے

البيان لإهل العيان :

یہ کتاب جمع اور تفرقہ کے مسائل پر ہے

بحر القلوب:

ایک جگہ نحو القلوب بھی ملا ہے یہ مسئلہ جمع (تصوف کی اصطلاح) کے متعلق مفصل کتاب ہے

أسرار الخرق و اللمؤونات :

ایک جگہ ملونات بھی تحریر ہے یہ کتاب ظاہری اور باطنی آداب و اخلاق پر مشتمل ہے

كتاب الايمان:

اس کتاب میں ایمان و اثبات اعتقاد کے متعلق مسائل و احکام کا بیان ہے جس کا نام بیان نہ فرمایا بعد کے حضرات نے اس موضوع کو دیکھ کر یہی نام تجویز کردیا

الرعاية بحقوق الله تعالیٰ :

یہ کتاب مسائل توحید پر مشتمل ہے
کشف المحجوب کے مآخذات میں بھی اس نام سے ملتی جلتی ایک کتاب کا نام ہے جو داتا صاحب کی نہیں ہے بلکہ داتا صاحب سے پہلے کے ایک بزرگ کی ہے

ثواقب الأخبار

کشف الأسرار

کشف المحجوب

یہ کتاب فارسی میں ہے جس کے ارود ، عربی میں تراجم بھی ہوچکے ہیں شروح بھی لکھی جاچکی ہیں کتاب کے حوالے سے بس یہ لکھوں گا کہ کاملین کے لیے رہنمائی ہے تو عوام کے لیے پیر کامل کی حیثیت رکھتی ہے داتا صاحب رحمۃ اللّٰہ علیہ کی دیگر کتب میں یہ واحد کتاب ہے جو بآسانی دستیاب ہے
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ان بزرگوں کی کتب کو دل کی آنکھوں سے پڑھ کر عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین

(الفوائد فواد مترجم ص 118)

(فیضان داتا علی ہجویری ص 16 بحوالہ کشف المحجوب ص 181)

تصانيف الحبيب ابو بكر المشهور العدنی رحمة اللّٰه عليه

عالم کبیر ،مفکر اسلام حضرت سید ابو بکر المشہور عدنی رحمة الله عليه آپ کا تعلق یمن کے عظیم سادات قبیلے آل بعلوی سے تھا الحبیب کی وجہ یہ کہ یمن اور حجاز مقدس کے بعض علاقوں میں خاندان رسالت مآب

صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے افراد کے لیے " سید " کے بجائے " الحبیب " کا لفظ استعمال ہوتا ہے
یمن کے علاقے عدن سے تعلق ہونے کی وجہ سے عدنی کہلائے۔المشہور آپ کا لقب تھا
آپ نے حفظ قرآن یمن کے شہر عدن مدرسہ میمونہ میں اپنے والد حضرت شیخ علامہ علی بن ابو بکر بن علوی المشھور رحمۃ اللّٰہ علیہ کے یہاں کیا پھر ابتدائی دینی تعلیم بھی یہیں حاصل کی پھر مزید تعلیم عدن اور حضرت موت کے قرب وجوار میں مدارس سے حاصل کی پھر جامعہ عدن سے عربی لغت میں پی ایچ ڈی کی اس کے بعد حجاز مقدس ھجرت کرگئے 12 سال وہاں قیام کیا پھر واپس عدن تشریف لے آئے اور تعلیم و تعلّم کا سلسلہ شروع کیا یہاں آکر آپ نے کئی ادارے قائم کیے جیسے اربطة التربية السلامية ،مراكز التعليمية و المنهية ، مراكز الدراسات و الابحاث ، منهج الوسطية الشرعية و الاعتدال الواعي جو دیکھتے دیکھتے عالم عرب و عجم میں مشھور ہوگئے

آپ نے تعلیم و تبلیغ کے لیے مصر، شام ، اردن ، سری لنکا وغیرھا میں سفر کیے
آپ کے تصانیف کی اگر بات کی جائے تو آپ نے معاشرے ، فقہ ،تصوف ، شروحات، تاریخ ، سیرت ، تراجم ، منظومات و قصائد وغیرھا پر کتب لکھیں مگر یدل طولہ اشعار اور قصائد میں تھیں جس میں آپ نے کئ صحابہ ، تابعین ، تبع تابعین ، آئمہ ، سلاطین اسلام، علماء کرام کی سیرت ، فقہ ، تصوف ، اصلاح معاشرہ جیسی چیزوں کو منظوم کیا ہے جو انتہائی مشکل کام ہے مگر حضرت عرب میں اپنے اشعار کی وجہ سے جانے جاتے ہیں تصانیف کے حوالے سے یہ کہ جب آپ کے انتقال کی خبر جب مفتی علی اصغر دامت برکاتہم العالیہ تک پہنچی تو آپ نے اپنے خیالات کا اظہار اپنے فیس بک پیج پر اس طرح فرمایا : آپ کی بعض کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا آپ ایک مفکرانہ اور

فلسفیانہ انداز فکر کے مصنف تھے جو بہت گہرائی میں جا کر چیزوں کو بیان کرتے تھے بہت بڑے شاعر بھی تھے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے لواحقین کو صبر اور متوسلین کو جمیل عطا فرمائے

آپ کی تصانیف میں چند ایک یہ ہیں

آپ کتب کی تقسیم کچھ یوں ہے

(1) معاشرہ

(2) سیرت و تاریخ

(3) تصوف

(4) شروحات

(5) فقہ

(6) قصائد اور منظومات

(1) معاشرہ

التکوین الآدمی

المصفوفة الأم

الأسس والمنطلقات

الوثیقة

المرصد النبوی

إظهار العلم المكنون

إحياء لغة الاسلام العالمية

إحياء منهجية النمط

(2) سیرت و تاریخ

الطرف الأحور في تاريخ مخلاف أحور (الجزء الاول)

الطرف الأحور في تاريخ مخلاف أحور (الجزء الثانی)

الطرف الأحور في تاريخ مخلاف أحور (الجزء الثالث)

الرموز و الأصابع
الشيخ عبيد الله بن عبد الملک بانافع
الشيخ معروف باجمال
جلاء الهم و الحزن بذكر ترجمة صاحب عدن الامام ابي بكر العدنى ابن عبد الله العيدروس
العيدروس الاكبر
الشيخة سلطانة الزبيدية
الامام الشيخ عمر المحضار
الامام الشيخ عبد الرحمن السقاف
الشيخ عبدالله باعلوي
العطر العودى في ترجمة الامام الشيخ سعيد بن عيسى العمودى
الامام محمد بن علي باعلوي " مولى الدويلة "
الاستاذ الاعظم الفقيه المقدم
الاشراف بنو جديد
الامام محمد بن علي باعلوي " صاحب مرباط "
الامام عبيدالله ابن المهاجر
المهاجر الى الله احمد بن عيسى
(3) تصوف
مبادئ السلوک في معرفة علاقة العبد المملوک مع ملک الملوک
دليل المريد السالک و مرجعية الصوفي الناسک
(4) شروحات
المهيع الواضح الميمون
التبصرة الدعوية بشرح المنظومة النسوية
المنهج السلامة الواعى
الدلائل النبوية المعبرة عن شرف المدرسة الابوية
(5) فقه

مختصر المختصر لطلاب العلم في الصفر
كشف الغمة عن هذه الامة
مختصر ترتيب ادعية ليالي رمضان
نبذة الصغرىٰ لمعرفة الركن الرابع من اركان الدين و علامته الكبرىٰ والوسطىٰ و الصغرىٰ
(6) قصائد اور منظومات
منظومة الكشف عن اسرار اهل الكهف
شواهد الساحة فی ذكر شهداء مؤته
المنظومة السلطانة المسماة الصواع السطاني
في نظم سيرة عبدالحميد الثانی
الفصوص الثمنة في ذكر مشاهد المدينة
التليد و الطارف شرح منظومة فقہ التحولات و سنة المواقف
ديوان المورد العذب
ازاحة المآثم عن مناسبات المآثم
السيف الصيقل في نظم حياة الحبيب ابراهيم بن عقيل بن يحيىٰ
المصمار فی نظم نبذة من حياة الحبيب احمد بن محمد المحضار
الجمع الميسور ترجمة الحبيب علوي بن عبد الرحمن المشهور
غيث السحاب الوابل في نظم سيرة الامام ابی الحسن الشاذلي
الفيض العرشی في نظم حياة الحبيب احمد بن زين الحبشي
مجموعة منظومات و قصائد
یہ منظوم خلفاء اربعہ پر مشتمل ہے اس مجموعے میں چار منظوم شامل ہیں جو ہر خلیفہ پر علیحدہ علیحدہ سے لکھے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں
1 : شراب الرحيق فيدي سرد حياة الخليفة الاول ابي بكر الصديق رضی الله عنه
2 : زخات المطر في نظم سيرة الفاروق سيدنا عمر رضی الله عنه

3 : عقد الجمان في نظم سيرة الامير ذي النورين عثمان بن عفان رضى الله عنه
4 : الوشاح الاخضر في نظم سيرة امير المؤمنين الامام حيدر رضى اللّٰه عنه
متعة الاحساس في عرض نبذة من حياة الحبيب ابي بكر بن عبدالله الحبشي الملقب (عطاس)
مرسى الجودي نظم حياة الشيخ سعيد بن عيسىٰ العمودي
شوكة الميزان في نظم سيرة الشيخ احمد بن علوان
الصرح المشاد في وجه الكفر القاديانية و الالحاد
الرصيد المدخر
الاستئناس في نظم حياة الحبيب احمد بن حسن العطاس
حجۃ المستبصر الواعى في نظم سيرة الشيخ الكبير احمد بن علي الرفاعى
درة النفاخر فى نبذة من حياة الحبيب العلامة عبدالله بن حسين بن طاهر
الوارد العرشي في سرد حياة الامام علي بن محمد الحبشي
الغيث المدار في نظم حياة الحبيب الداعى الى الله محمد بن عبدالله الهدار رحمہ اللّٰه
شرف الذرارى في منظومى حياة الصحابي الجليل عباد بن بشر الانصارى
مطالع الاسرار في نظم سيرة الامام الحداد
نسائم المزن الثجاج في نظم و قائع الاسراء و المعراج
شعاع الفرقد فيدي ذكر نبذة من حياة الامام علي بن حسن العطاس صاحب المشهد
هديل الحمائم في نظم حياة الشيخ ابي بكر بن سالم
جفنة الزاد في نظم حياة الحبيب الشهيد احمد بن صالح الحداد
المائدة المستديره في فضل و مشروعية الوكيرة
درر اللآلى في نظم حياة الامام الغزالي
طيب الغراس القبس النوراني فى نظم ترجمة القطب الكبير
تشريف الكؤوس

عقد الجواهر

الاشرف الاسني فی منظومة الصلاة علی الحبیب من قاب قوسین او ادنیٰ

منظومی الجمانة فی ترجمة حیاة رابعة حضرت موت الشیخة سلطانة

الوشاح الموشم

مطالع السعاد

البطولات و الفداء في نظم سيرة سيدنا حمزة رضی اللّٰه عنه

تجديد العهود في نظم مشروعية زيارة قبر النبي هود عليه السلام

آپ کی تمام تصانیف اس ویب سائٹ

Alhabibabobakr.com

پر دستیاب ہیں

تصانیف شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

باز الاشہب حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک بہترین عالم دین،مدرس ، مفسر ، مفتی اسلام ، فقیہ ، شاعر ، صوفی باصفاء ، ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاندار مصنف بھی تھے جہاں آپ نے زبان کے ذریعے دین اسلام کا پیغام عام کیا وہیں قلم سے بھی علم و عرفان کا پیغام دیا مشہور مؤرخ ،فقیہ،ادیب حضرت عبدالحی بن العمار حنبلی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " شذرات الذہب " میں مشہور نقاد محدث امام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ

الحکمة علی لسانه ثم درس و أفتی و صنف فی الاصول و الفروع ثم تصدر للتدریس و الوعظ و صنف و املی

اللہ نے ان کی زبان پر حکمت ظاہر فرمائی پھر تدریس اور افتاء کا کام انجام دیا اور اصول اور فروع میں تصنیف فرمائی پھر مسند تدریس اور منبر وعظ و ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے اور تصنیفات فرمائیں اور املا کروایا

(شذرات الذہب ج 4 ص 199)

آپ کی تصانیف مبارکہ جو کہ آپ کی یادگار ہیں کے مطالعہ سے عجیب سرور ،لذت اطمینانِ قلبی حاصل ہوتا ہے نیز عجیب قسم کے دقائق اور معارف کا انکشاف ہوتا ہے ہر مسلمان کو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہیے آپ تصانیف کی صحیح تعداد معلوم نہ ہوسکی مخلتف کتب کے مطالعہ اور سیرت نگاروں و محققین علماء کرام سے چند کتب کے نام اور احوال ملے ان کا تفصیلاً ذکر کیا ہے یہ بات یاد رہے آپ کی کتب کی تعداد بے شمار ہیں ہمیں جن کا علم ہوا وہ درج ذیل ہیں

1 : الغُنية لطالبي طريق الحق فی الاخلاق و التصوف و الآداب الاسلامية (غنية الطالبين)

یہ مطبوع ہے اور اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے

2 : الفتح الرباني و الفيض الرحماني

یہ خطبات آپ نے بہت بڑے اجتماعات میں کیے تھے جس میں مخاطب امراء و سلاطین تھے جس میں انہیں بداعمالیوں ، ظلم وزیادتی سے ڈرایا گیا ہے

اس میں مواعظ کی کل تعداد 62 (باسٹھ) ہے مواعظ کی مجلس ماہ شوال المکرم 545ھ سے رجب المرجب 546ھ ایک سال پر محیط ہے اور اردو ترجمہ بنام مشکوۃ الجیلانی ہے یہ PDF میں بھی دستیاب ہے

3 : حزب بشائر الخيرات فيدي الصلاة على صاحب الآيات البينات

4 : فتوح الغیب

اس کتاب میں عقائد ، تصوف اور ارشادات مقالات کی صورت میں ہیں جسے آپ شہزادے حضرت شیخ عبدالرزاق الجیلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جمع کیا تھا اور اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے

5 : جلاء الخاطر من كلام الشيخ عبد القادر

اس کتاب میں آپ نے رجب کے پہلے جمعے سے 24 رمضان المبارک 546 ھ میں مجلس میں جو وعظ فرمایا یہاں مقالات کی صورت میں جمع کیا گیا ہے یہ بھی مطبوع ہے اور اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے

6 : حزب الرجاء و الانتهاء

7 : الرسالة الغوثية

یہ طبع سے آراستہ ہوچکا ہے اور مخطوط (یعنی ہاتھ سے لکھا ہوا اصل کاغذات) مکتبۃ الاوقاف بغداد میں موجود ہے

8 : معراج لطیف المعاني

9 : یواقیت الحکم

10 : المواهب الرحمانیة

11 : وصایا الشیخ عبد القادر / الوصایا الغوثیة

یہ وصایا یعنی نصیحتیں مشتمل ایک حسین مگر مختصر مجموعہ ہے جو اسپریچول پبلی کیشنز نئی دہلی سے مطبوع ہوا تھا

12 : بهجة الاسرار

یہ کتاب آپ واعظوں کا مجموعہ ہے اس شیخ نور الدین اللقمی نے جمع کیا جو بعد میں طبع بھی ہوا

13 : سر الاسرار و مظهر الانوار فی التصوف

اس کا اصل نسخہ مکتبہ قادریہ بغداد میں موجود ہے اور یہ کتاب اردو اور عربی میں بھی طبع ہوئی ہے

14 : رسائل الشیخ عبد القادر

یہ 15 رسائل ہیں تو فارسی زبان میں موجود ہیں

15 : دیوان الشیخ عبد القادر

یہ دیوان فارسی زبان میں ہے اس کا مخطوط استنبول میں محفوظ ہے اور مطبوع بھی ہوچکی ہے

16 : رسائل بالفارسیة مترجمة الی العربیة بنام رسائل الغوث الجیلانی

سرکار غوث اعظم رضی الله عنہ عراق میں اپنے بعض عجمی مرید کے نام یہ مکتوب لکھتے تھے پھر بعد میں حسام الدین المطاقی نے اس کی تعریب (عربی ترجمہ کیا) کی پھر مزید سلطنت عثمانیہ کے دور کے والی بورسہ رأفت سلیمان پاشا نے سے ترکش زبان میں ترجمہ کیا ان رسائل میں 275

آیات کے ذریعے وعظ و نصیحت کی گئی ہے یہ PDF میں دستیاب ہے مطبوع کا نام معلوم نہ ہوسکا

17 : الفیوضات الربانیة

یہ کتاب اکثر اوراد و طائف پر مشتمل ہے جس میں ھفتوار ، صبح ، شام ، دن ، رات ، ظہر،عصر ،مغرب ، عشاء کے اودار اور بعض دعائیں اور شعر و قصائد تحریر ہیں یہ آپ کی طرف منسوب ہے یہ کتاب طبع ہوچکی ہوچکی ہے ساتھ ہی اردو ترجمہ بھی موجود ہے

18 : تنبیہ الغبي الی رؤیة النبی

یہ کتاب طبع سے آراستہ نہیں ہوئی

19 : الرد علی الرافضة

یہ کتاب طبع سے آراستہ نہیں ہوئی البتہ مخطوط مکتبہ قادریہ اوقاف بغداد میں محفوظ ہے

20 : حزب عبد القادر الجیلی

یہ کتاب طبع سے آراستہ نہیں ہوئی مخطوط مکتبہ اوقاف بغداد میں موجود ہے

21 : مسک الختام فی تفسیر القرآن

مخطوط طرابلس شام میں موجود ہے

22 : خلق آدم علیہ السلام

یہ کتاب طبع سے آراستہ ہوچکی ہے

23 : منظور اسماء اللہ الحسنٰی

یہ کتاب مطبوع ہوچکی ہے

24 : المختصر فی علم الدین

یہ مطبوع ہوچکی ہے

25 : کیمیاء السعادة لمن اراد الحسنٰی و زیادة

26 : الحدیقة المصطفویة

یہ اب تک مخطوط ہے اور فارسی زبان میں ہے

27 : الحجة البيضاء

28 : الدلائل القادرية

اس کا ترکی زبان میں ترجمہ شیخ سلیمان آفندی نے کیا ہے جو مطبع ہو چکا ہے

29 : الطريق الى الله

30 : رسالة في الاسماء العظيمة للطريق الى الله

یہ بھی دار السنابل سے طبع ہوچکا ہے

31 : دعاء البسملة

32 : الحزب الكبير

33 : تحفة المتقين و سبيل العارفين

34 : آداب السلوك و التوصل الى منازل السلوك

یہ کتاب بھی طبع ہوچکی ہے

35 : اغاثة العارفين و غاية مني الواصلين

36 : كتاب البلبل الصاوي بمولد الهادي

یہ طبع ہوچکی ہے

37 : كتاب الفتوة في كيفية آخر العهد و البيعة

یہ بھی مطبوع ہے

38 : كتاب شرح الصلوات

یہ کتاب بھی طبع ہوچکی ہے مزید یہ کہ اس کتاب کی شرح عارف باللہ حضرت امام عبد الغنی نابلسی قدس سرہ نے لکھی

39 : العقائد و الارشاد

یہ کتاب آپ کی تألیف ہے اس میں 78 مقالات جمع ہیں

40 : مراتب الوجود

هدایۃ العارفین میں شیخ اسماعیل البغدادی نے اسے حضور غوثِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ یہ ان کی کتاب ہے

41 : اوراد الجيلي

42 : ورد الشيخ عبد القادر الجيلي

43 : مجموعة خطب

44 : الفواتح الالهية و المفاتح الغيبة المسمیٰ به تفسير الجيلاني

یہ عربی اور اردو میں طبع ہوچکی ہے PDF میں بھی دستیاب ہے

45 : قصيدة الامية الغوثية

المعروف قصیدہ غوثیہ یہ بھی مطبوع ہے یہ الگ سے بھی شائع ہے اور آپ کی کتاب الفیوضات الربانیة فی المأثور و الاوراد القادریة میں بھی موجود ہے امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے آپ قصیدے کا فارسی ترجمہ بھی کیا

46 : الكبرية الاحمر

آپ کی یہ کتاب مطبوعہ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات سے طبع ہوچکی ہے

47 : ارشاد المريد

یہ طبع نہیں ہوئی مخطوط دار صدام للمخطوطات میں محفوظ ہے

48 : اوراد الايام و الاوقات

یہ طبع نہیں ہوئی البتہ مخطوط دار الکتب الظاهریہ شام میں محفوظ ہے

49 : أدلة الخيرات

یہ طبع نہیں ہوئی مخطوط ازهر شریف مصر میں موجود ہے

50 : اوامر الشيخ عبد القادر

مخطوط مکتبہ فوز اللہ شیخ مراد کے پاس ترکی میں موجود ہے

51 : بداية المريدين

مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

52 : بيان الاسرار

مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

53 : تذکرۃ الشقیق الجامعۃ لمعرفۃ الطریق

الشیخ محمد فاضل الجیلانی اس پر کام کررہے ہیں

54 : تحفة الابرار و لوامع الانوار

مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

55 : حزب الصلاۃ علی الرسول الله صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم

مخطوط دار الکتب الظاھریۃ میں موجود ہے

56 : رسالة فی خواص سورۃ الفاتحة

اس کا مخطوط بغداد مکتبہ قادریہ میں موجود ہے

57 : السیف القاطع

اس کا مخطوط مکتبۃ دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

58 : صلوات الشیخ عبد القادر

یہ طبع سے آراستہ نہیں ہوئی مخطوط جامع زیتونہ تونس میں موجود ہے

59 : العقیدۃ السنیة

یہ بھی طبع نہیں ہوئی البتہ مخطوط مکتبہ دار صدام للمخطوطات میں محفوظ ہے

60 : الفتوحات

یہ طبع نہیں ہوا مخطوط دار صدام للمخطوطات میں موجود ہے

61 : قصیدۃ فب مدح الرسول

اس میں آپ کے کئی قصائد ہیں مخطوط مکتبہ خزانة سلا المغربية میں موجود ہے

62 : مولد النبي الکریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم

دوسرا نام مولد الرسول الأعظم ہے مخطوط مکتبۃ ظاھریۃ میں موجود ہے شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہوچکا ہے

63 : نهر القادریة

شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہوچکا ہے

64 : منهاج العارف المنتقی

شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کی تحقیق سے شائع ہوچکا ہے

65 : أنوار الهادي

شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہوچکا ہے

66 : کتاب اصول الدین

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کی تحقیق سے شائع ہوچکا ہے

67 : المناجات النورانية

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہوچکا ہے

68 : آفات احوال للسائرین الی الله عز وجل

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کی تحقیق سے شائع ہوچکا ہے

69 : کتاب ذکر المقامات

یہ کتاب مرکز جيلاني للبحوث العلمية والطبع والنشر إسطنبول سے طبع ہوچکی ہے

70 : المکتوبات

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہوچکا ہے

71 : کتاب الاستغفار

یہ کتاب شیخ محمد فاضل جیلانی استنبول کے حاشیہ سے شائع ہوچکا ہے

72 : نصائح الجيلاني

یہ بھی مطبوع ہے

انتہائی اہم نوٹ :

ان 72 کتب میں 30 کتب مطبوع ہیں باقی مفقود ہیں یا مخطوط مزید یہ کہ حضرت علامہ مولانا صدر الوری مصباحی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مضمون میں حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی کتب کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ تاتاریوں نے جب بغداد میں عظیم طوفان برپا کیا علماء کا قتل عام کیا بغداد کی لائبریریاں جلائیں ان کی راکھ دریائے دجلہ کے سپرد کردی کہ تین دن تک اس راکھ سے اس کا پانی سیاہ ہوکر بہتا رہا اسی فتنے میں وہ کتابیں بھی ان ظالموں نے نزر آتش کردی ہوں ! ! !

آپ کی کئی کتب مرکز جيلاني للبحوث العلمية والطبع والنشر إسطنبول دکتور شیخ محمد فاضل جیلانی کے زیر انتظام (تحقیق / شرح / حاشیہ) شائع ہو چکی ہیں

مذکورہ بالا کتب کی مزید تفصیلات کے لیے کشف الظنون ، ھدایۃ العارفین ،المستدرک علی معجم المؤلفین ، الشيخ عبد القادر الكيلاني منهجه في التربية والسلوک کا مطالعہ فرمائیں

حوالہ جات :

الشیخ عبد القادر الجیلانی الإمام الزاهد القدوة

المستدرک علی معجم المؤلفین

السیرۃ باز الاشھب

ھدایة العارفین

فھرست مخطوطات دار الکتب الظاھریة

مقدمہ تفسیر الجيلاني

احوال و آثار حضرت سید عبدالقادر جيلاني رحمة اللّٰه عليه

تصانیف سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز

جہاں آپ نے زبانی و کلامی لوگوں کے دلوں میں علم کی شمع روشن کی وہاں آپ نے قلم سے بھی خدمات دین انجام دیں آپ کی چند تصانیف یہ ہیں

(1) انیس الارواح

یہ فارسی میں ہے جس میں آپ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات جمع فرمائے ہیں

(2) کشف الاسرار

یہ کتاب بھی فارسی میں ہے اس کا موضوع تصوف ہے

(3) رسالہ تصوف

یہ تصوف کے موضوع پر ایک اھم رسالہ ہے

(4) کنز الاسرار

یہ کتاب آپ نے حضرت سلطان التمش رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تربیت کے لیے تحریر فرمائی تھی

(5) رسالہ آفاق و انفس

یہ فارسی میں ہے اور طبع سے آراستہ نہیں ہوا

(6) دلیل العارفین

یہ رسالہ آپ کے خلفیہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ملفوظات کو تحریر کیا ہے یہ کتاب فارسی میں ہے جس کے 57 صفحات ہیں یہ نہایت عمدہ مگر علوم و معارفت سے بھرپور ہے جس کے اردو تراجم بھی موجود ہیں

(7) رسالہ تصوف منظوم

یہ کتاب فارسی میں منظوم ہے جو آپ کی شعر و سخن کا آئینہ ہے

(8) گنج اسرار

یہ رسالہ بھی آپ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا ایک حسین مجموعہ ہے

شمائل ترمذي اور نفحات العطرية

شمائل ترمذي (کل احادیث کی تعداد 417)

الحمدللہ ربیع الاول کے ماہ مبارک میں اکابرین اهلسنت کے معمولات میں شمائل ترمذی کی تلاوت اور درس شامل رہا ہے آج بھی عرب میں شمائل ترمذی کی خصوصی مجالس قائم کی جاتی ہیں اور متصل اسناد دی جاتی ہیں یکم ربیع الاول سے 11 ربیع الاول اور 12 ربیع الاول تک 417 احادیث میں سے روزانہ کنتی احادیث پڑھی جائیں کہ شمائل ترمذي مکمل ہوجائے گی اس حساب سے اگر کوئی
11 دن میں سے ہر دن 36 احادیث پڑھ لیں یا پانچوں نمازوں کے بعد 7 احادیث پڑھ لیں تو 11 ربیع الاول کو کتاب مکمل ہوجائے گی

اگر کوئی چاہتا ہے کہ 12ویں کی شب یا دن میں کتاب ختم کرے تو 12 دن میں اختتام کے لیے 33 احادیث روزانہ پڑھ لیں یا پانچوں نمازوں کے بعد 6 احادیث مبارکہ پڑھ لینے
سے 12 ربیع الاول کو کتاب کا اختتام ہوجائے گا
مزید یہ اس کتاب میں امام ترمذی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے 97 صحابہ اور صحابیات کی روایت نقل کی ہیں ان روایتوں میں سب سے زیادہ تفصیل حضرات حسنین کریمین رضی الله عنهم کی اس روایت میں جو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہند ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے سے بیان کی ہیں ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ، صاحب النعلین و الوسادۃ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات مذکور ہیں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنھم جب ہند ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے تھے تو ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ان الفاظ سے کرتے تھے ” كانَ وَصّافاً للنبی صلی اللہ علیہ وسلم “ یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کرنے والے حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ تھے

یہ ایک چھوٹا سا کتابچہ ہے جسے محدث شام حضرت شیخ نور الدین عتر رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تالیف کیا ہے جس میں آپ نے حضور علیہ السلام کے مکمل حیات مبارک کا احاطہ صحیح احادیث کے انتخاب کے ساتھ کیا ہے جس سے اس کتاب کی اھمیت بڑھ جاتی
اس کتاب کا اردو ترجمہ بنام " مختصر سیرت خیر البشر " تخصص فی الحدیث سال دوم 2020 کے علماء کرام نے کیا جس میں انہوں نے ترجمہ اس انداز سے ترتیب دیا ہے کہ عام آدمی باآسانی سمجھ سکے یہ کتاب ایک مجلس میں ختم کی ہوسکتی ہے

دلوں کا گلدستہ

انسان کے دل میں ایک شہر ہوتا ہے اس کی گلیاں اور بازار ہوتے ہیں جہاں یادوں اور مُرادوں کا ایک ہجوم رہتا ہے اس کی دکانوں میں ہزاروں طرح کی تمنائیں بکتی ہیں خریدی اور بیچی جاتی ہیں اس کے کارخانوں میں محنت سانس لیتی ہے۔ اور اس کے باغوں میں کبھی کبھی چاند چمکتا ہے اور پھول مہکتے ہیں اگر انسان کے دل کے اس شہر میں ان دکانوں پر کتابیں نہ خریدی جارہی ہوں نہ بیچی جارہی ہوں تو یاد رکھیں یہ شہر بہت جلد ویران ہو جاتا ہے لحاظہ اپنے دل کے اس شہر کو کتابوں سے بھی آراستہ کریں تاکہ شہر مزید مہکے اور مہکتا رہے
آج کی نسل کو کتابوں کی دنیا بہت روکھی پھیکی دکھائی دیتی ہے وہ بڑی یا چھوٹی سکرین میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں . کارٹون ان کا محبوب مشغلہ ہے .وہ لطف جو کتب بینی میں پنہاں ہے اسے سمجھنے کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہے . لکھاری کی انگلی پکڑ کے قاری جن فہم و فراست اور درون بینی کی وادیوں سے گزرتا ہے وہ وادیاں کارٹون کے شوخ رنگوں میں کہیں گم ہو کے رہ گئی ہیں . پھر یہ نئی نسل پیزا ،بر گر اور فاسٹ فوڈ کی دیوانی ہے تو تعجب کیسا !
جن بچوں کو نیٹ تک رسائی حاصل ہے ان کے اندر سے

حیرت اور استعجاب کی معصومیت ختم ہورہی ہے . کارٹون میں بچوں کو جنسی تعلیم دی جاتی ہے اچھی باتیں سیکھتا تو کوئی نظر نہیں آتی کتاب کی جگہ آئی پیڈ لے رہے ہیں آئی بکس پڑھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے کتاب مسلسل نظر انداز ہو تی جارہی ہے آئ‌ی بکس (کتابیں) پڑھنے والے بھی تعداد میں بہت کم لوگ ہیں

نیٹ کے بے شمار فوائد بھی ہیں لیکن یہاں کتاب کے حوالے سے تبصرہ ہورہا ہے کہ کیا کتاب بھی ایک دن نوادرات میں شامل ہو جاۓ گی یا اس کی اہمیت پہ کوئی عملی قدم اٹھایا جاۓ گا ! جب کہ مغربی ممالک میں پاکستان کے برعکس صورت حال ہے وہاں کتاب کو اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے کثیر تعداد میں کتابیں پڑھی اور چھاپی جاتیں ہیں پبلک پلیسز پہ افراد مطالعے میں گم نظر آتے ہیں . جبکہ پاکستان میں افراد موبائل میں گم دکھائی دیتے ہیں حتی کہ محافل میں بھی لوگوں کی ایک تعداد موبائل میں مصروف نظر آتی ہے
لیکن یہ سب رجحانات صحت مندانہ نہیں ہیں جو کہ معاشرے میں تیزی سے بڑ ھتے جارہے ہیں اور ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہیں !!!

تحریر لکھے کی وجہ ہے کہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2022 مکتبة المدینہ العربیہ فیضان مدینہ کراچی میں حاضری ہوئی جہاں الحمدللہ ان دونوں کتابوں کا بیش بہا زخیرہ آیا ہوا ہے جس میں تقریباً 3000 تین ہزار نئے ٹائیٹل (تین ہزار نئی کتابیں) آئے ہوئے ہیں جن میں ہر قسم کے علوم و فنون کی کتابیں شامل ہیں جیسے قرآن و علوم قرآن ، حدیث و علوم حدیث ، فقہ ، متون ، شروح ، حواشی ، صرف ، نحو ، فلسفہ ، منطق ، بلاغت ، طب ، سیرت و تاریخ ، تراجم و طبقات غیرھا کتب شامل ہیں جن میں کئی کتابیں ایسی ہیں جو سر زمین پاکستان پر پہلی بار آئی ہیں یادر رہے یہ کتابیں بیروت لبنان سے منگوائی گئی ہیں اور محدود ہیں پہلے آئیں اور پہلے پائیں اگر آپ کتاب خرید

نہیں سکتے تو کوئی بات نہیں کتابیں دیکھنے کے لیے آپ سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی فقط کتاب دیکھنے کے لیے ہی مکتبے پر تشریف لے آئیں

کلو سونا

جامع الصخراء شہر قدس کی مسجدوں میں ایک ممتاز ترین مسجد ہے اور فن معماری میں دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں شمار ہوتا ہے اس مسجد اور گنبد کو 72 هجری میں عبدالملک بن مروان نے تابعی بزرگ حضرت رجاء بن حیوہ الکندی رضی اللہ عنہ اور یزید بن سلام (مولی عبدالملک بن مروان) کی نگرانی میں از سر نو تعمیر کروایا قبۃالصخراء کے آٹھ کونے اور چار دروازے ہیں اس کے درمیان میں وہ پتھر (صخراء) موجود ہے جہاں سے حضور علیہ السلام کو سفر معراج پر لے جایا گیا حضور علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی اس پھتر پر موجود ہیں مختلف ادوار میں اس کی تزئین و آرائش کا کام جاری رہا اھم بات یہ کہ 1993میں اردن کے شاہ حسین مرحوم نے قبۃ الصخراء پر 80کلو سونے کا پتر چڑھانے کا اعلان کردیا. جس پر اندازہ تھا کہ 8.2ملین ڈالر خرچ آئیں گے . شاہ حسین مرحوم نے اپنے کئی مکان بھی بیچ کر اس کی ساری رقم گنبد صخراء کی آرائش پر لگا دی . اب کہا جاتاہے کہ اس کے اوپر دو سو (200) کلو سونے کا کام ہوچکاہے . جس نے اس عمارت کو نہ صرف فلسطین کی سب سے خوبصورت مذہبی عمارت بنا ڈالا بلکہ دنیا میں بھی بالکل منفرد شان و شوکت عطا کر رکھی ہے . بعد ازاں اس طرز تعمیر کو دنیا میں کئی جگہ نقل بھی کیا گیا . جیسے اٹلی میں St. Giacomo کا چرچ ، بڈاپسٹ میں یہودیوں کا سینی گاگ Synagogue in Budapest .

اگر آپ صحن اقصی میں کھڑے ہوکر درختوں کے جھنڈ سے دائیں طرف جھانک کر دیکھیں . تو دور جبل زیتون (اسے جبل مکبر بھی کہتے ہیں) کے

نشیب میں ایک چرچ church of mary magdalene نظر آئے گا جسے عربی میں کنیسۃ القدسیہ مریم کہتے ہیں اس کے گنبدوں پر بھی سونا جڑا ہوا ہے .لیکن یہ گنبد چھوٹے چھوٹے اوریے کیف سے لگتے ہیں خاص طور پر گنبد صخراء کے سامنے . کہا جاتا ہے کہ وٹیکن سے پوپ جان نے یہاں کا دورہ کرتے ہوئے دنیا کے عظیم الشان گنبد صخراء کو دیکھ کر پوچھا کتنا سونا اس کے اوپر جڑا گیا ہے ؟ جب انہیں بتایاگیا کہ 200 کلو ...تو انہو نے اس چرچ پر دوسو ایک کلوسونا جڑنے کاحکم دیا .نقل نقل ہی ہوتی ہے خاص طور پر جو ضد کی وجہ سے ہو۔ مگر رب العالمین نے اس قبۃ الصخراء کو وہ عزت و شان بخش جس کی نظیر نہیں ملتی

اللہ فلسطین اور اہل فلسطین کی حفاظت فرمائے آمین

کنیسة القیامه

جہاں شہر قدس اہل اسلام کے لیے مقدس ہے اسی طرح یہ شہر عیسائیوں کے لیے بھی مقدس ہے ان کے نزدیک مقدس ہونے کی چندہ وجوہ یہ ہیں وہ یہ کہ اس سرزمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی ، یہیں زندگی گزاری ، یہیں تبلیغ کی ، یہیں ان پر کتاب کا نزول ہوا العیاذ باللہ یہں انہیں مصلوب کیا گیا اسلام اس عقیدے کی نفی کرتا ہے

بلکہ اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صحیح سلامت آسمان پر اٹھائے گئے جس پر آیۃ شاھد ہے اور قیامت سے قبل نزول فرمائیں گے اس پر کئ احادیث وارد ہوئی ہیں چنانچہ رب العالمین سورۃ النساء میں ارشاد فرماتا ہے

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِۚ-وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْؕ-وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُؕ-مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّۚ-وَ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًاۙ(157)

ترجمہ قرآن کنز الایمان:اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اس کی شبیہ کا ایک بنادیا گیا اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا.

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا(158)

ترجمۂ کنز الایمان :بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖۚ-وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا(159)

ترجمۂ کنز الایمان :کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

آیت 157 تحت ابو صالح مفتی محمد قاسم دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں :

یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کردیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی. کیونکہ واقعہ یوں ہوا کہ جو منافق شخص یہودیوں کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پتہ دینے کے لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر میں داخل ہوا وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہم شکل ہو گیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان پر تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے اسی منافق کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دھوکے میں سولی دے دی لیکن پھر خود بھی حیران تھے کہ ہمارا آدمی کہا ں گیا نیز اس کا چہرہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسا تھا اور ہاتھ پاؤں مختلف.

(مدارک، النساء، تحت الآیۃ: ۱۵۷، ص۲۶۳-۲۶۴)

اس کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں ہو رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ شک میں پڑگئے اور یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ مقتول کون ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ مقتول حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہے لیکن جسم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نہیں ،لہٰذا یہ وہ نہیں. یہودیوں کی پیروی میں آج کل قادیانی بھی اسی جہالت میں گرفتار ہیں۔

(صراط الجنان ، پارہ 6, سورۃ النساء آیات 157،158،159)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " العلل المتناهية " ج 2 ص 915 پر ایک رایت نقل کرتے ہیں ک

ہ عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام الی الارض فیتزوج و یُولَد له یمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معي فی قبري فأقوم أنا و عیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابي بکر و عمر

عبد اللہ بن عمر رضی الله عنهم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نزول کریں گے شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی پینتالیس سال حیات رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا میرے قریب دفن ہونگے قیامت کے دن میں اور عیسیٰ بن مریم ، ابو بکر اور عمر کے درمیان والی ایک قبر سے اٹھیں گے

(العلل المتناهية ج 2 ص 915)

تحریر کا مقصد یہ تھا کہ اہل علم حضرات کے علم میں یہ بات آجائیے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک قبر بھی ہے العیاذ بالله اس مقام کو کینسة القیامه کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو عیسائیوں کے یہاں پہلا مقدس مقام ہےاس کنیسے (چرچ) کی کچھ تاریخ بھی ملاحظہ کریں

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ہاتھوں بیت المقدس کی فتح اور صلیبیوں کی شکست فاش سے قبل اس مقام کا تمام انتظام وانصرام عیسائیوں کے پاس رہا لیکن آٹھ سو سال قبل یعنی 1187ء کو بیت المقدس کی صلیبیوں سے فتح کے بعد سلطان نے "کنیسة القیامة" کی کلید کسی عیسائی کے بجائے مسلمان خاندان کو دی اور یہ نصیحت کی اب تا ابد چرچ کی کلید (چابی) اسی خاندان کے پاس رہے گی. آج اس چرچ کے کلید بردار 49 سالہ ادیب جواد جودہ ہیں۔ جواد کے آباؤ اجداد نے صدیوں سے عیسائی عبادت گاہ کی کلید سنبھال رکھی ہے اور بغیر کسی تنازع کے وہ اپنی اولاد کو یہ امانت سونپتے چلے جاتے ہیں۔ جیساکہ سلطان نے حکم فرمایا تھا.

صلاح الدین ایوبی کی وفات کے بعد بیت المقدس کے حکمران یکے بعد دیگرے تحریری طور پر کلید بردار خاندان کی توثیق کرتے اور صلاح الدین ایوبی کی وصیت کو آگے بڑھاتے رہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی نے كنيسة القيامه کی کلید کی ذمہ داری ایک مسلمان خاندان کو اس لیے سونپی تھی تاکہ شہر پر عیسائی مسلمانوں پرغلبہ حاصل نہ کرسکیں. اس کے علاوہ اس اقدام کے مالی فوائد بھی تھے۔ چرچ میں آنے والوں کے لیے عائد کردہ ٹیکس انہیں دروازے پر ہی ادا کرنا ہوتا تھا.

قدس کے عیسائیوں کا کہنا ہے کہ مسیحی برادری کی عبادت گاہ کی کلید برداری ایک مسلمان خاندان کے ہاتھ میں ہونے کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان امن قائم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چرچ فلسطین میں امن بقائے باہمی کی ایک زندہ علامت ہے۔

شہر قدس میں اس طرح کے عجائب و غرائب سے بھرا پڑا ہے

رب العالمین اہل قدس کے مسلمانوں کی غیب سے مدد فرمائے آمین

انبیاء کرام علیہم السّلام اور خدمت خلق

رب العالمین نے قرآن مجید میں چند انبیاء کرام علیھم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں .ان واقعات میں ان انبیاء کرام علیھم السلام کے کردار کے جو پہلو نمایاں طور پر بیان ہوئے ہیں ان میں زیادہ تر خدمت خلق اور شفقت علی الخلق کے واقعات و اعمال ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی میں دعوت تبلیغ کے ساتھ جو کام نمایاں نظر آرہے ہیں وہ خدمت خلق کے عظیم کارنامے ہیں .کہیں مظلوم لوگوں کو ظالم کی غلامی اور قیدو بند کی صعوبتوں سے نکال کر آزادی دلانا تو کہیں بے بس عورتوں کے ریوڑ کو پانی پلانا. کہیں کسی مظلوم فریادی کی فریاد پر پہنچنا تو کہیں پوری قوم کے لیے کھانے ،پینے اور سائے کا بندوبست کرتے ہوئے نظر آنا .اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیھم السلام کا معاملہ ہے، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کالوگوں کو بیماریوں سے نجات دلانا، حضرت داؤد علیہ السلام لوگوں کے تنازعات حل فرمانا، ان کے لیے برتن اور دیگر ضروریات کا سامان تیار کرنا ، حضرت ابراھیم علیہ السلام کا مہمانوں کو کھانا کھلانا ،حضرت زکریا علیہ السلام کا حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) کو اپنی کفالت میں لینا

معلوم ہوا خدمت خلق انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ کار رہا ہے ، لہٰذا ہم میں سے بھی جس سے جتنی ہوسکے امت مسلمہ کی خدمت کرے۔

موجود صورتحال میں برسات اور سیلاب کی تباہ کاریوں نے ملک کو خطرناک صورتحال میں ڈال دیا ہے، یہی موقع ہے کہ ہم سیلاب زدگان کی خدمت کریں. اگر آپ جسمانی طور پر مدد نہیں کرسکتے تو مالی طور پر ضرور مدد کریں، ان اداروں کو فنڈ کریں جو اس صورتحال سے نمٹ رہے ہیں جیسے FGRF ،سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ،فیضان شریعت فاؤنڈیشن وغیرھا
رب العالمین جن جن کا نقصان ہوا انہیں بہترین نعم البدل عطا فرمائے
ان کی غیب سے مدد فرمائے
جو مدد کررہے ہیں ان کو دنیا و آخرت میں برکتیں عطا فرمائےآمین

امام عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب " معرفۃ علوم الحدیث " میں نقل کرتے ہیں عظیم محدث حضرت عمرو بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ امام الحدیث حضرت امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چار سال رہے اور اس طویل عرصے میں انہوں نے صرف تیس (30) حدیثیں ان سے سماعت (یعنی سنیں) فرمائیں ایک وہ حضرت امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی حسرت کے ساتھ کہنے لگے " انا الزملک منذ سنوات و لم اسمع منک الا ثلاثین حدیثا " یعنی آپ کی خدمت میں رہتے ہوئے مجھے چار سال ہوگئے لیکن اس طویل عرصے میں صرف تیس حدیث آپ سے حاصل کرسکا

امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا :

وتستقل ثلاثین حدیثا فی اربعین سنوات ولقد سار جابر بن عبداللہ الی مصر و اشتری راحالۃ فرکبھا حتی سأل عقبۃ بن عامر عن حدیث واحد و انصرف الی المدینۃ

یعنی چار سال کے عرصے میں تیس حدیثوں کا ذخیرہ تم کم سمجھ رہے ہو حالانکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سواری خریدی اور اس پر سوار ہو کر مصر گئے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث پوچھی اور واپس مدینہ آگئے

(معرفۃ علوم الحدیث ص 9)

مطلب یہ ہے کہ چار سال کی مدت میں تیس احادیث کی سماعت کو بھی غنیمت جانو کہ ایک عظیم نعمت کم مدت میں حاصل ہوگئ ورنہ عہد صحابہ میں تو صرف ایک حدیث کے لیے لوگ دوردراز ملکوں کا سفر اختیار کرتے تھے صرف ایک حدیث پر دومہینے کی مدت بھی اگر صرف ہوتی تو آپ حساب لگائیں کہ تیس احادیث کے لیے کتنی مدت چاہیے تھی بلکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح کے مطابق عہد صحابہ میں طلب حدیث کے

لیے سفر اتنا لازم تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما فرمایا کرتے تھے " لطالب العلم یتخذ نعلین من حدید   طالب علم کو چاہیے کہ اپنے لیے لوہے کے جوتے تیار کرائے

(معرفة علوم الحديث ص 9)

تاکہ بغیر کسی تکلیف کے ساری عمر وہ طلب حدیث میں سفر کرتا رہے
اللہ ہمیں بھی علم دین سیکھنے میں ذوق و شوق عطاء فرمائے آمین

حضور علیہ السلام کی زیارت بند ہوگی

2019 کی بات ہے اہل سنت کے معروف مفتی صاحب ہیں اور عظیم درسگاہ کے شیخ الحدیث بھی ہیں ان کے یہاں ہر بدھ کو طلبہ کے درمیان سوالات کا سلسلہ ہوا کرتا تھا کافی بار مجھے بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت ملی سوالات کا سلسلہ شروع ہوا

سوال ہوا کہ اغیار کی کتابیں پڑھ سکتے ہیں چاہے ردّ کی نیت سے پڑھے ؟

مفتی صاحب نے جواب دیا : پڑھنا اور نہ پڑھنے کے حوالے سے ایک ماضی قریب کے واقعے سے اندازہ لگائیں کہ مجھے ایک دوست جو شام میں رہتے ہیں نے بتایا کہ عرب میں آج بھی ایسے کئی افراد ہیں جنہیں اکثر و بیشتر حضور علیہ السلام کی زیارت شرف حاصل رہتا ہے ایسے ہی ایک عالم دین کو کسی نے ایک کتاب بطور تحفہ دی وہ شیخ کہتے ہیں حضور علیہ السلام کی زیارت کا سلسلہ اچانک بند ہوگیا مگر وجہ سمجھ میں نہ آئی آخر مجھ سے ایسی کیا خطا ہوگئی کی حضور علیہ السلام نے زیارت کے سعادت نہ دی کئی روز گزر گئے اس دوران ان عالم دین کے ایک دوست ان سے ملنے آئے اور کہتے ہیں کہ آپ کی زیارت کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں زیارت کا شرف دے کر ارشاد فرمایا کہ آپ کی لائیبریری میں ایک کتاب کی وجہ سے ہے اسے باھر نکال دفعہ کریں ان شاءاللہ زیارت کا سلسلہ شروع ہوجائے گا
اس کتاب کا نام " تقوية الايمان " ہے

ان حضرت نے کتاب اپنی لائبریری سے باھر نکال دی اسی رات سے زیارت کا سلسلہ پھر سے شروع ہوگیا

مفتی صاحب فرماتے ہیں یہ ایسی کتابیں رکھنے کی یہ نحوست ہے ان کا پڑھنا اور اس کتاب کے اعتقادات کو اپنے عقائد میں شامل کرنا روحانیت اور دنیا و آخرت کے لیے تباہ کن ہے ہاں خد ردّ کی طرف نہ جائیں بلکہ ان ماھرین کو جو جنہوں نے ردّ لکھا ہے وہ پڑھیں تو بہتر ہے

بارش کے متعلق کچھ قرآن و حدیث سے

بارش اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے ، بارش ہی اس روئے زمین پر پانی کا اصل مصدر ہے ، بارش نہ ہو اور ھمیشہ دھوپ ہی دھوپ رہے تو چشمے ، کنویں ، نہریں اور دریا خشک ہو جائیں ، ہوا میں ناقابل برداشت گرمی پیدا ہو جائے، اناج اور پھلوں کی پیدائش بند ہوجائے ،درخت اور کھیتیاں سوکھ جائیں حتی کہ انسانی جسم بھی سوکھ جائے اور طرح کے امراض اہل زمین کو گھیر لیں ،جس کی وجہ سے زندگی انتہائی مشکل بن جائے ، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ اگر زمیں پر ھمیشہ بارش ہی ہوتی رہے اور دھوپ دکھائی نہ دے تو زمین پر سیلاب آجائے ، کھیتیاں برباد ہوجائیں ، میوے اور پھل خراب ہوجائیں ، آمد ورفت کا سلسلہ منقطع ہوجائے کاروبار ہو جائیں حتی کہ جسم انسانی ڈھیلے پڑجائیں اور مختلف قسم کے امراض اہل دنیا کو گھیر لیں .

اسلئے اللہ تعالی نے اس دنیا میں نہ متواتر بارش کا نظام رکھا ہے اور نہ ہی متواتر دھوپ اور خشکی، کا بلکہ اہل زمین پر بطور رحم کے دونوں کیلئے الگ الگ موسم اور الگ الگ مقدار رکھی ہے رب تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىٕنُهٗ٘ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (حجر : 21)

ترجمہ کنزالایمان:اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے کہ : اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت اور اختیار ہے۔آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام مُمکِنات اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی مِلک میں ہیں ، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللّٰہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مَشِیّت کے تقاضے کے مطابق مُعَیّن مقدار کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

مزید یہ کہ قرآن کریم میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بارش کب ہوگی اس کا علم بھی صرف اللہ کو ہے اس کا یہی معنی ہے کہ اس کا کلی علم اللہ تعالی کے ساتھ مختص ہے، یہوں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی بارش نازل ہونے کی خبر دی ہے

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ(یوسف : 49)

ترجمہ کنزالایمان : پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے۔

اور ہمارے غیب دان نبی حیات النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے بھی بارش کے نزول کی خبردی ہیں :

ما من بامطر ساعۃ من لیل و لا نہار الا و السماء تمطر فیھا یصرف اللہ حیث یشاء

(الشافعی عن المطلب بن حنطب)

امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے مطلب بن حنطب سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی ہر ساعت میں بارش نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالی جہاں چاہتا ہے اس بارش کو لے جاتا ہے۔

(کنز العمال ، ج 7 ص 832 رقم الحدیث 21590)

اسی طرح سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا : کوئی سال دوسرے سال سے زیادہ بارش والا نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالی اس بارش کو جہاں چاہتا ہے لے جاتا ہے اور بارش کے ساتھ فلاں فلاں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ لکھتے ہیں کہ کہاں بارش ہو رہی ہے اور کس کو رزق مل رہا ہے اور اس کے قطروں سے کیا نکل رہا ہے۔(المستدرک ج 2، ص 403)

بارش نہ ھونے کا ایک سبب :

جب لوگ زکوۃ کی ادا ئیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ھے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ھوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا.

(ابن ماجہ،کتاب الفتنہ،رقم الحدیث4019،)

فرمان مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جو قوم زکوتہ ادا نہیں کرتی تو اس سے بارش روک لی جاتی ھے.

(المعجم الکبیر،رقم الحدیث 10992)

بارش میں حضور علیہ السلام کا عمل

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا رای المطر قال : اللھم صَیِّباً نافعاً

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے " اللھم صَیِّباً نافعاً " اے اللہ اسے نفع بخش بارش بنا

(صحیح البخاری ، باب الاستسقاء ، رقم الحدیث 1032)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور کندھوں کپڑا اتار دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بارش کا پانی پہنچا. ہم نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے

ایسا کیوں کیا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لئے کہ یہ ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔(صحیح مسلم باب المسافر ، رقم الحدیث 46434)

بارش کے فائدے :

1 :پانی اللہ تعالی کی ایک عظیم نعمت ہے اسلئے اسے برا نہیں سمجھنا چاہئے
2 : قحط سالی دور ہوتی ہے
3 : بدلی کی گرج وچمک چونکہ اللہ تعالی کے حکم سے ہے اس لئے گرج کو باری تعالی کی تسبیح سے تعبیر کیا گیا ہے
4 : بارش کے لمحات میں مزاج میں تازگی پیدا ہوتے
5 : توبہ و استغفار کی طرف دل مائل ہوتا ہے
6 : رب تعالیٰ کی مزید نعمتیں دیکھنے اور کھانے کھانے کا دل چاہتا ہے

بارش میں ہمیں کیا کرنا چاہیے

1 : پانی اللہ تعالی کی نعمت ہے اور وہی پانی نازل کرتا ہے لہذا اسکی نسبت اللہ تعالی ہی کی طرف کرنا چاہئے اور اسے موسمی صورت حال وغیرہ کا نام دیکر اپنے گناہوں پر پردہ نہیں ڈالنا چاہے
2 : بدلی دیکھے تو اسکی کیفیت خوف و رجا کی ہو اسلاف بادلوں دیکھ کر خوف خدا میں گم ہوجایا کرتے تھے اور اللہ تعالی سے خیر کی دعا کرے .
3 : بارش کا نزول ہو رہاہو تو خیر وبھلائی کی دعا کرنا نہ بھولیے ارشاد نبوی صلی اللّٰہ علیہ ہے کہ تین موقعوں پر دعا کی قبولیت طلب کرو اس میں ایک بارش کے موقع بھی ہے
4 : بارش میں نہائے کہ یہ سنت ہے اور بارش کے پانے کا کچھ حصہ اپنے جسم پر بھی لے
5: بادل کی گرج سنے تو یہ پڑھیں

سبحان الذي يسبح الرعد بحمده والْملائكة من خيفته

6 : بارش کے وقت یہ درود پاک پڑھیں اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد بعدد قطرات الامطار جو یہ درود پاک بارش کے وقت پڑتا ھے اللہ عزوجل

بارش کے ہر ہر قطرے کے برابر درود
پڑھنے والے کو ثواب عطا فرماتا ھے
7 : بارش اگر نقصان دہ ہونے لگے یا سیلاب سے ہلاکت کا اندیشہ پیدا ہوجائۓ تو اذان دینے سے نقصان اور ہلاکت کا خطرہ ٹل جاتا ہے
8 : گاڑی آہستہ چلائیں گاڑی چلانے میں گیلی سڑک سے خشک سڑک کو ترجیح دیں
9 : بائک یا کار چلانے والے پیدل چلنے والوں کا خیال رکھیں عموماً کیچڑ سے پیدل چلنے والوں کے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں
10 : الیکٹرونک اشیاء کو براہ راست ہاتھ لگانے سے گریز کریں
11 : جب تک بارش ہورہی ہے گھر سے باہر نہ جائیں
12 : کھانے کی ایسی چیزوں سے پرہیز کریں جو صحت کے لیے نقصان دہ ہو

مطالعہ کرنے والے حضرات متوجہ ہوں

کسی بھی کتاب کا مطالعہ اس وقت تک شروع نہ کریں اس کتاب کا مقدمہ/ مقدمۃ المؤلف / مقدمۃ التحقیق / دیباچہ / پیش لفظ جب تک پڑھ اور سمجھ نہ لیں لیکن ہمارے یہاں مقدمہ کو کتاب کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا اور ساری کتاب پڑھ لی جاتی ہے جبکہ مقدمہ کے صفحات دو چار سے زیادہ نہیں ہوتے آخر مقدمہ ضروری کیوں ہے ؟ وجہ یہ کہ مصنف / مؤلف / محقق یہ لکھتے ہیں کہ

اس کتاب میں کیا ہے، کتاب لکھنے کی وجہ کیا بنی؟ ، کسی طرح لکھی،اس موضوع پر تحقیق کیوں کی ؟ ،کتاب کا اسلوب و منہج ،ماخوذات وغیرھا جس سے کتاب کو سمجھنا اور بھی آسان ہوجاتا ہے لہذا کتاب کو پڑھنے سے قبل اس کتاب کا مقدمہ لازما پڑھا کریں اس کے بہت فوائد ہیں۔

جس کتاب پر علماء و مشائخ کرام کی تقاریظ ہو ان کو بھی پڑھ لینا چاہیے کیونکہ علماء کرام ان کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی تقریظ لکھتے ہیں جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تقریظ لکھتے والے حضرات کتاب کا نچوڑ چند

الفاظ میں بیان کردیتے ہیں اور کتاب کی خوبیاں بیان کرتے ہیں جن کی طرف مطالعہ کرنے والے کی توجہ بھی نہیں ہوتی جیسے شرح کشف المحجوب پر ایک صاحب کی تقریظ نظر سے گزری لکھتے ہیں کہ : کشف المحجوب تصوف کی کتاب معروف ہے دراصل یہ کتاب عقائد اہلسنت کی بھی بن جاتی ہے جب آپ اسے عقائد کی کتاب سمجھ کر پڑھیں

اللہ ہمیں مطالعے کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین

دار الحديث النورية

سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے شام میں کئی مساجد ، مدارس کی تعمیرات کروائی جیسے مدرسة النورية ، جامعہ عالية الکبریٰ وغیرھا جن میں قدیم ترین "دار الحديث النورية" ہے یہ قلعہ دمشق اور جامع الاموی الکبیر کے درمیان واقع ہے جسے سلطان نے 559 ھ کو حافظ ابن عساکر رحمۃ اللّٰہ علیہ کے لیے تعمیر کروایا یہاں کے پہلے مہتمم آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ تھے آپ کے بعد ابو القاسم بن عساکر رحمۃ اللّٰہ علیہ کے بیٹے مہتمم بنے پھر بہاء الدین القاسم بن ابی القاسم بن عساکر پھر زین الامناء بن عساکر مہتمم بنے۔

اگرچہ دارالحدیث سادہ تھا لیکن اس میں اس قدر جید اور ذہین محدثین کرام کا جھوم رہتا تھا کہ شاید ہی کبھی کم ہو

حافظ ابو القاسم رحمۃ اللّٰہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اس دار الحدیث میں 1300 (ایک ہزار تین سو) مرد اور 80 (اسی) محدثات خواتین سے سماع حدیث کیا

اس دار الحدیث میں درج ذیل محدثین شیوخ الحدیث رہے امام حافظ مزی ، بہاء الدین النابلی ، تاج الدین انفراری ، جمال الدین بن الصایونی ، مجلد الدین بن المہتار ، فخر الدین حنبلی ، علاؤ الدین بن عطار ، شرف الدین نابلسی ، رحمھم اللہ اس وقت دارالحدیث کے شیخ الحدیث الشیخ محمد مجیر الخطیب حفظہ اللہ ہیں ان محدثین کرام کی فہرست سے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ دار الحدیث کس قدر اہمیت کا حامل تھا کیونکہ ہر دار الحدیث اپنے اساتذہ کی وجہ سے شہرت پاتا اور مرجع خلائق بنتا ہے۔

انتہائی دلچسپی کی بات یہ ہے 587 ھ سے لیکر 596ھ تک یہاں کئی مجالس و دروس کا سلسلہ ہوا ان میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا جس کا موضوع " جہاد " تھا اس مجلس کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللّٰہ علیہ کہتے ہیں " ما قصرت منہ " یعنی میں اس مجلس سے قاصر رہا. 576ھ کو اس " مجلس جہاد " میں حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللّٰہ علیہ بھی شریک ہوئے وہ اول تا آخر اس مجلس میں شریک رہے یہاں تک کہ بیت المقدس فتح کردیا علماء کرام فرماتے ہیں کہ ان کی فتح بیت المقدس کی دعا اسی مجلس میں قبول ہوئی اور جزبہ جہاد یہیں سے ملا (دار الحدیث النورية صرح وثق تاریخ دمشق ص 263)

اس دار الحدیث پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی گئی جس میں دارالحدیث کی مکمل تاریخ بیان کی گئی ہے اور جس جس نے یہاں تدریسی خدمات انجام دی ہیں ان کی تاریخ بھی بیان کی گئی ہے کتاب کا نام " دار السنہ دار الحديث النورية بدمشق تاريخها و تراجم شيوخها " ہے
الله ان بزرگوں کا صدقہ عطاء فرمائے آمین

اہل بیت کرام میں سندھ کا حصہ

سندھ سے بصرہ ، شام ،عراق ، مصر ، اندلس، کی طرف کئی قبائل و خاندانوں نے ہجرت کی ان مہاجرین سندھ میں بعض ایسی سعادت مند ہستیاں بھی نکلیں جو محدث ، مفسر ،ادیب ، محقق ،مصنف و مؤلف بنیں بالخصوص خاندان رسالت مآب صلی اللّٰہ علیہ وسلم میں بھی جگہ حاصل کرکے اپنی قوم و ملت کے لئے باعث عزت و سعادت بن گئیں. چنانچہ سید السادات حضرت امام سجاد زین العابدین رضی اللہ عنہ کی زوجہ جن کا

نام " حَیدان " تھا ان کے بطن اطہر سے دو فرزند حضرت سیدنا امام زید و سیدنا عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئے آپ مہاجرین سندھ میں سے تھیں

آپ کے متعلق امام ابن قتیبہ اپنی کتاب " المعارف " میں لکھتے ہیں کہ :
زید بن علی بن الحسین (رضی الله عنهم) فکان یکنی ابا الحسن و امه سندیّة
یعنی زید بن علی بن الحسین رضی الله عنهم ان کی کنیت ابو الحسن تھی اور ان کی والدہ ماجدہ سندھی خاتون تھیں (المعارف ص 216)
حافظ ابن عساکر رحمة الله علیہ امام زین العابدین رضی الله عنہ کے اولاد کی حوالے سے رقمطراز ہیں کہ :

عمر و زید لأم ولد تسمی حیدان فھذہ ام زید بن علي السندیّة

ترجمہ : عمر اور زید (رضی الله عنھم) کی والدہ ایک ام ولد کنیز ہیں جن کا نام حیدان ہے تو یہی وہی خاتون (حیدان) ہیں حضرت زید بن علی (رضی الله عنھم) کی والدہ سندھی ہیں

(تاریخ ابن عساکر ، ج 6 ،ص 15، 16)

صحیح البخاری نسخہ حمیدیہ

1311 ھجری میں غیر مسلم قوتوں نے بخاری شریف پایہ تخت (استنبول) میں فری بانٹے اس کی اطلاع سلطان عبد الحمید خان ثانی رحمة اللّٰه علیه کو دی گئی کہ چند فراد بخاری شریف پایہ تخت میں بانٹ رہے ہیں ایک نسخہ سلطان تک پہنچایا گیا چونکہ سلطان رات سونے سے قبل پابندی سے بخاری شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے رات تلاوت کے دوران سلطان کو ایسی روایات نظر سے گزریں جو پہلے بخاری شریف میں نہ تھیں صبح اٹھتے ہی سلطان نے شیخ الاسلام کو بلوایا اور اس بخاری شریف کے نسخے کی تحقیق کا حکم جاری کیا بعد از تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان نسخوں میں تحریف

ہوئی ہے ان میں موضوع روایات وغیرھا داخل کی گئی ہیں مزید یہ کہ سلطان کے حکم سے ان تحریف شدہ تمام نسخوں کو تحویل میں لے کر شیخ الاسلام کے مشورے سے ان کو جلوا دیا پھر 1311 ھ میں بڑے پیمانے پر درست بخاری شریف کی طباعت کا کام ہوا اور عوام وخواص میں اسے تقسیم کیا
اللہ تعالیٰ سلطان پر کڑوروں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ایسے نیک صالح حکمران عطاء فرمائے آمین

تحریر میں اچھے موضوع کی شرائط

یوں تو تحریر لکھنے کا شوق آدھی سے زیادہ دنیا کا ہوتا ہے تحریر لکھنے کی ابتداء لکھنے سے نہیں مطالعہ سے ہوتی لکھنے سے قبل آپ کا مطالعے کا پابند ہونا ضروری ہے ایک بات یاد رکھیں اچھی تحریر اور خوبصورت تقریر کا فن مطالعے سے ہی آتا ہے جب ہم تحریر میں موضوع کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہر موضوع علم کے لحاظ سے کامل و اکمل ہوتا ہے بلکہ ایک اچھے موضوع کے لئے چند شرائط ہیں

1 : جدت اور حسن انتخاب

موضوع کی جدت اور حسن انتخاب کی اولین شرط ہے یہ ضروری ہے کہ اس موضوع پر پہلے نہ لکھنا گیا ہو اگر لکھا گیا ہے تو تین امر ہونگے
(1) دوبارہ لکھنا علمی اور ادبی سرقہ و خیانت کا اقدام ہوسکتا ہے
(2) پہلے سے لکھے ہوئے کام کو دوبارہ نئے انداز سے لکھنا
(3) تحریر اس موضوع پر پہلے سے لکھی گئ ہے مگر منظر عام پر نہیں لایا گیا منظر عام پر لانے کے لیے دوبارہ اس موضوع پر کام کرنا

2 : موضوع میں دلچسپی

موضوع میں دلچسپی اور رغبت بہت ضروری شرط ہے اسی پر تحریر کا دارمدار ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ ایسا موضوع انتخاب کیا جائے جس میں محرر کی ذاتی دلچسپی و رغبت ہو کیونکہ اسی ذاتی شوق کی وجہ سے

محرر (تحریر لکھنے والا) ایک سنجیدہ ، مفید تحریر ، غیر جانبداری سے لکھتا ہے اور اس کی علمی شخصیت نمایاں ہوکر سامنے آتی ہیں

3 : جامع اور وضاحتی

یہ بھی ضروری ہے کہ موضوع اپنے معنی کے اعتبار سے بالکل واضح اور اپنے مقصد و مراد پر دلالت کرنے والا ہو اس میں افکار کی گہرائی پائی جائے اسلوب میں پختگی اور واضح دلکش ہو اور کسی قسم کا التباس اور پیچیدگی نہ پائی جائے

4 : تسوید (یعنی موضوع کے عین مطابق لکھنا)

تحریر نہ اتنی لمبی ہو کہ بیزار کردے اور نہ اتنی مختصر ہو کہ مفہوم واضح ہوسکے تحریر میں جامعیت و قلت کو بھی شرط قرار دیا گیا ہے " خیر الکلام ما قل و دل " یعنی بہترین کلام وہ ہے جو کم الفاظ پر مشتمل ہو اور زیادہ معانی سمجھا دینے والا ہوا

5 : مصادر و مراجع کی دستیابی ہو

موضوع کے انتخاب سے قبل مصادر کی دستیابی کا یقین کرلینا چاہیے محرر کو ایسے موضوع کو منتخب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کے مصادر و مراجع نادر الوجود اور کم یاب ہوں تاکہ اس کا وقت اور محنت ضائع نہ ہوں بارہا دیکھا گیا ہے کہ مصادر و مراجع کی عدم دستیابی کے سبب موضوع بدلنا پڑتا ہے جس سے محنت اور وقت کا ضیاع ہوتا ہے ایسی تحریر کا انتخاب ہی نہ کریں جس میں مصادر و مراجع نہ ہو

6 : مدت تحریر کا لحاظ

موضوع کو منتخب کرتے وقت اس بات کا لحاظ بھی ضروری ہے تحریر کی تیاری اور جمع مواد کرنے کی مقررہ مدت کے اندر اس موضوع پر لکھنا ممکن ہو ایسا موضوع منتخب نہ کیا جائے جس کے جمع مواد کے لیے بہت زیادہ وقت لگ جائے

7 : اخراجات

بعض تحریر اپنے موضوع کے لحاظ سے انتہائی پرکشش جاذب نظر ہوتی ہیں لیکن ان کی تکمیل کے لئے اتنا ہی سرمایا درکار ہوتا ہے جس کی ہرشخص طاقت نہیں رکھتا لہذا موضوع کے انتخاب سے قبل اس پر خرچ ہونے والی لاگت کو مدنظر رکھنا چاہیے جیسے موبائل، انٹرنیٹ پیکج ،کتب ، PDF Book(جو پیسوں سے ڈاؤنلوڈ ہو) ، کمپوزنگ ، پرنٹنگ وغیرھا

8 : معاشرے کو مدنظر رکھیں

انتخاب موضوع کے لئے ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ اسے معاشر میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے بہت سے ایسے موضوعات ہیں کہ جن کو ضبط تحریر لانا چاہتا ہے لیکن معاشرہ اس کی اجازت نہیں دیتا لہذا ایسے موضوعات کو انتخاب کرنے اور ضبط تحریر لانے سے کوسوں دور رہے کیونکہ جب وہ اپنے معاشرے کر چیلنج کرے گا تو اسے بہت شدید حالات کا سامنا کرنا پڑے گا ایسے حالات اور واقعات کے مطابق تحریر لکھیں

9 : موضوع کی معرفت

ایسا موضوع ہرگز انتخاب نہ کریں جس کے بارے میں آپ کچھ بھی نہ جانتے ہوں یا بہت کم جانتے ہوں الحاصل ایسے موضوع کا انتخاب کیا جائے جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ سے زیادہ معرفت ہو جیسے آپ کی معلومات فن حدیث میں ہے اور تحریر آپ نے فلکیات کے متعلق لکھی ہے آپ کی معلومات منطق میں وسیع ہے مگر تحریر سائنس میں لکھی ہے

10 : اردو ادب

یہ سب سے انتہائی اھم شرط ہے جسے عموما نظر انداز کردیا جاتا ہے الفاظ یا معانی کا تکرار ہرگز نہ ہونا چاہیے الفاظ کو مکرر لانا پڑے تو مترادفات کا استعمال کریں اس سے عبارت میں حسن بھی پیدا ہو جائے گا مزید یہ کہ اردو ادب کی کتب دیکھیں اور ماہرین سے رجوع کریں

11 : تبییض (تحریر پر نظر ثانی / پرفریڈنگ کیجئے)

تحریر لکھنے کے بعد کسی اچھے اور بہترین لکھاری سے ضرور چیک کروائیں تاکہ اغلاط اسی وقت نکال کر درست کرلی جائیں اور نظر ثانی

کرتے وقت تحریر میں کانٹ چھانٹ، حذف و اضافہ کیجئے اور اپنے اعتبار سے ایک بار پھر مکمل کیجئے

12 : خود کو پہچانیں

محرر کو تحریر کا موضوع منتخب کرنے سے قبل اپنے آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کرنے چاہیں

کیا میں اپنے موضوع کو پسند کرتا ہوں ؟

کیا اس موضوع میں میری رغبت ہے ؟

کیا یہ میرے لئےاس قدر دلچسپ ہے کہ میں اس پر محنت کرسکوں ؟

کیا مجھ میں اس تحریر کو سر انجام دینے کی صلاحیت و طاقت بھی ہے ؟

کیا یہ موضوع اس قابل ہے کہ اس پر ذہنی و جسمانی اور مالی محنت صرف کی جائے ؟

کیا اس موضوع پر مقررہ مدت کے دوران تحریر تیار کرنا ممکن ہے ؟

کیا اس موضوع کا پوری طرح استیعاب ممکن ہے ؟

اس طرح کے دیگر سوالات طالب علم کی رغبت و دلچسپی اور تحریر سازی کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لئے معاون ثابت ہوتی ہیں اپنے طور پر بھی سوالات تیار کیے جاسکتےہیں

نوٹ :

تحریر کا خاکہ اور کچھ مواد ڈاکٹر خالق داد ملک کی کتاب " تحقیق و تدوین کا طریقہ کار " سے مقتبس ہے مزید ان میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے جس سے تحریر شاندار ہوسکتی ہے

1: نئے اور اچھوتے الفاظ

2: محاورات و ضرب الامثال

3: تلمیحات و معنی الفاظ

4: پسندیدہ مصرعے یا موضوع کے مطابق اشعار

5: تشبیہات و استعارات

6: خیال انگیز اور مؤثر جملے اور فقرے

اللہ ہمیں دین اسلام کے لیے لکھنے کی توفیق عطاء فرمائے

حضور علیہ السلام کے رضاعی بیٹے

خواجہ خواجگان ،امام المحدثین حضرت حسن بصری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی ولادت 21 ہجری میں ہوئی جب خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسال باقی تھے (1) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو تحنیک دی (2) آپ کی والدہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں بعض دفعہ دیگر کام کاج وجہ سے گھر سے باہر جاتیں اور آپ رونے لگتے آپ کو روتا دیکھ کر ام المؤمنین انہیں اپنا دودھ پلادیتیں اس طرح آپ کو ام المؤمنین کی رضاعت کا شرف حاصل ہوا بعض آئمہ کرام کا کہنا ہے کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جس فصاحت و حکمت کے حامل تھے وہ سب اسی دودھ کی برکت تھی اس کے علاوہ دیگر ازواج مطہرات کے گھروں میں بھی ان آمد و رفت رہتی تھی مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب کہ ان کی تقریباً 13 سال کی تھی وہ بے تکلف ازواج مطہرات کے گھروں میں آتے جاتے تھے (3) ام المؤمنین آپ کو اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے پاس دعا کے لیے بھیجا کرتیں اور خلیفہ ثانی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے ان الفاظ میں دعا کی تھی کہ " اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطاء فرما اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کردے (4)

آپ خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور آپ سے ہی خرقہ حاصل ہوا

آپ نے تقریباً 120 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی جن میں ستر بدری صحابہ تھے

حوالہ جات :

(1) شذرات الذہب ج 1 ص 136

(2) صفۃ الصفوۃ ج 3 ص 233
(3) طبقات ابن سعد ج 7 ص 156 ، سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 564، 565
(4) سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 564 ، البدایہ والنہایہ ج 9 ص 266

صوفی کو صوفی کہنے کی ایک وجہ ؟

اون کے کپڑے انبیاء کرام علیھم السلام کی سنت ہے سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ کپڑے پہنے حدیث مبارکہ میں ہے کہ اون کے کپڑے پہن کر اپنے دلوں کو منور کرو کہ یہ دنیا میں مڑّلت ہے اور آخرت میں نور ہے

(فتاوی ھندیہ ج 5 ص 333)

مزید یہ کہ صوف یعنی اون کے کپڑے اولیاء کرام اور بزرگان دین نے پہنے اور ان کو صوفی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ حضرات صوف یعنی اون کے کپڑے پہنتے تھے مگر اس دور میں اون کے کپڑے کی بہت قیمت ہوتی ہے علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس اون کے لباس کا شمار آج کے دور میں لباس فاخرہ میں ہوتا ہے لہذا بچنا بہتر ہے

(بہار شریعت ، حصہ 16 ملخصا)

میرے پیر کی شان

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ جہاں ایک صوفی ، فقیہ اور مفتی اسلام تھے وہیں آپ بہترین شاعر بھی تھے آپ کی شاعری اور عربی لغت میں مہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کتاب " الفیوضات الربانية فی المأثور و الاوراد القادرية " جس میں مختلف دنوں کے اوراد اور اپنے بیٹے حضرت عبدالرزاق الگیلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کو نصیحت کی تھیں تحریر ہیں اور قصائد اور اشعار ہیں اسی کتاب کے صفحہ 48 مطبوعه شرکة مکتبة و مطبعة مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ بعصر سے شائع ہوا ہے اور PDF میں بھی دستیاب ہے میں آپ نے ایک ایسا قصیدہ تحریر فرمایا جو

تمام اسماء اللہ الحسنٰی کو محیط ہے آپ نے تمام اسماء الہی کو اپنے اشعار میں ذکر کیا ہے جو آپ کی عربی اور اشعار پر کمال درجہ کی گرفت پر دال ہے

پہلا شعر

شرعت بتوحید الإله مبسملا
ساختم بالذكر الحميد مجملاً

ماقبل آخر اشعار میں فرماتے ہیں

باسمائك الحسنی دعوتك سيدي
وآياتك العظمی ابتهك توسلاً

آپ کے قصائد کے مطالعے سے عقائد اہلسنت سے ترجمانی بھی ظاہر ہوتی ہے ہر مرید پر لازم ہے کے اپنے پیر و مرشد کی کتب کا مطالعہ ضرور بالضرور کریں تاکہ اصلاح کا ذریعہ ہو

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین

شب برائت کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ

شب برائت (یعنی شعبان المعظم کی 15 ویں شب) کے آئمہ کرام نے کئی کئی اسماء (نام) ذکر کیے ہیں جیسا کہ امام ابو الخیر الطالقانی نے تو شب برائت کے 25 (پچیس) اسماء ذکر کیے ہیں اسماء (نامور) کا زیادہ ہونا بھی زیادتی فضیلت پر دلالت ہوتی ہے جیسے حضور علیہ السلام کے اسماء کئی ہیں اس حوالے سے حضرت مولانا افروز قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں : اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللّٰہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سرکار دوعالم علیہ السلام کے کتنے نام تھے تو آپ نے جوابا فرمایا کہ آپ کے اسم ذات دو ہیں؛ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن میں محمد. جبکہ آپ کے صفتی نام بے گنتی ہیں. علامہ قسطلانی نے 500 جمع فرمائے، سیرت شامی میں 300 اور اضافہ کیے، اور میں نے 600 اور ملائے، اس طرح کل 1400 ہوگئے.

غالبا اس رسالے کا نام آپ نے "عروس الاسماء الحسنی فیما لنبینا من الاسماء الحسنی" رکھا تھا ایسے ہی مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا و تعظیما کے 100 سے زائد نام ہیں

بہر حال یہاں ان شاءاللہ شعبان المعظم کی لیلۃ نصف شعبان (پندرہویں شب) کے چند نام اور ان کی وجہ تسمیہ ذکر ہوں گی

1 : لیلة المبارکة

اس رات میں برکت نازل ہوتی ہے اور فرشتے انسان کے اردگرد ہوتے ہیں اس رات اس وجہ سے اسے لیلة المبارکة کہاگیا

2 : لیلة القِسمة

اس رات لوگوں کے رزق ، تقدیر اور اللہ تعالیٰ اس رات لوگوں کے ساتھ ہونے والے معاملات کے فیصلہ فرماتا ہے اس لیے اسے لیلۃ القِسمة کہاگیا روایت میں آتا

عن ابن عباس رضی الله عنہما انہ قال : ان الله یقضی الاقضیة کلها لیلة النصف من شعبان

(الکلمات الحسان فی فضائل لیلة نصف شعبان ص 46)

3 : ليلة التكفير

اسے ليلة التكفير بھی لکھا گیا ہے وجہ یہ کہ اس رات اللہ کے حکم سے سابقہ گناھوں مٹادیے جاتے ہیں

4 : ليلة الرحمة

روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس رات میں وسیع ہوتی ہے کہ اس رات رزق تقسیم ہونا مغفرت ہونا جہنم سے آزادی کا ہونا یہ وسعت رحمت پر دلالت ہے اسی لیے ليلة الرحمة کہا گیا

5 : ليلة تحويل قبلة

اس نام سے پکارنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبی رحمۃ اللّٰہ علیہ نقل کرتے ہیں کی امام ابو حاتم البستی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرمایا کہ بیت المقدس سے کعبہ مشرفہ کی طرف تحول کا حکم پیر شریف 15 شعبان المعظم کو ہوا

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبی ج 2 ص 150)

6 : ليلة الاجابة

اسے ليلة الاجابة اس لیے کہا جاتا ہے روایت کی مطابق پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دعا در نہیں کی جاتی ان راتوں میں ایک 15 شعبان المعظم کی رات بھی شامل ہے

7 : ليلة الحياة

اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس رات لوگ جاگ کر عبادت کرتے ہیں اور رات زندھ کرنا یا جاگنا کو عربی ليلة الحياة کہتے ہیں

8 : ليلة عيد الملائكة

حضرت ابو عبد الله طاهر بن محمد الحداری اپنی کتاب " عیون المجالس " میں تحریر کرتے ہیں کہ جس طرح مسلمانوں کی عید عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہوتے ہیں اس طرح یہ رات فرشتوں کے لیے عید کی رات ہے مسلمانوں کی عید دن میں ہوتی ہے رات میں وہ آرام کرتے ہیں مگر فرشتوں کی عید رات میں ہوتی اور وہ 15 شعبان المعظم کی رات ہے

9 : ليلة الصيام

اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس رات روزہ رکھنے کی فضیلت روایت میں آئی ہے اور اس رات مسلمانوں کے یہاں فرائض سے ہٹ کر نفلی روزے کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے

10 : ليلة الشفاعة

اس رات کئی لوگوں کی شفاعت کی جاتی ہے کہ انہیں جہنم کی آگ سے آزاد کردیا جاتا ہے اسے ابو منصور محمد بن عبد اللہ الحکیم نیشاپوری نے بیان کیا ہے

11، 12 : ليلة البراءة و ليلة الصَكّ

یہ دونوں ہم معنی ہیں جس کا مطلب ہے یہ گزشتہ زمانے میں اس رات میں عامل خراج ، صدقات لینے آتا تھا اور ان کے لیے برائت کا لفظ استعمال ہوتا تھا اور اس رات جہنم کی آگ سے برائت (آزادی) ہوجاتی اس لیے بھی اسے لیلۃ البراءۃ کہا گیا

13 : ليلة الجائزة

لوگ اس رات میں اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں اس لیے اس نام سے پکارہ گیا

14 : ليلة الرجحان

اس نام کو امام تقی الدین السبکی نے ذکر کیا ہے وجہ معلوم نہ ہو سکی

15 : ليلة القدر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ شب برائت میں فیصلے فرماتا ہے اور انہیں متعلقہ (فرشتوں) کے سپرد شب قدر (شب برات) میں فرماتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے شب قدر بھی کہتے ہیں

16 : لیلة التعظيم

اس نام سے اس لیے پکارہ گیا کہ مومنین اس رات کی تعظیم کی خاطر غسل کرتے ہیں کپڑے پہنتے ہیں عبادات کرتے ہیں صدقہ و خیرات کرتے ہیں

17 : ليلة الغفران

کیونکہ اس رات رب العالمین مغفرت کے پروانے تقسیم فرماتا ہے یہی وجہ ہےکہ اسے اس نام سے یاد کیا جاتا ہے

18 : ليلة العتق من نيران

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالی جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں اس وجہ سے اسے لیلة العتق من نیران یعنی آگ سے آزادی کہا جاتا ہے

19 : ليلة التوبة و الاستغفار

کیونکہ اس رات مسلمانوں عبادات کے ساتھ ساتھ خوب توبہ و استغفار کرتے ہیں اس لیے یہ نام بھی دیا گیا

حوالہ جات :

تحفة الإخوان فی قراءة المیعاد فی رجب و شعبان و رمضان

الکلمات الحسان فی فضائل لیلة نصف شعبان

رسالة الکشف والبیان عن فضائل لیلة النصف من شعبان

غایة البیان لفضائل لیلة النصف من شعبان

امام اعظم رحمة الله علیہ کی خصوصیات

امام اعظم رحمة اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے وہبی اور کسبی بے شمار خصوص‌یات سے نوازا تھا علم وحکمت میں دیکھیں تو وہ ایک بحر بے کنار اور صحت و تقوی کے لحاظ سے دیکھیں تو نادر و کمیاب شخصیت کے مالک ہیں فراست و فطانت کے اعتبار پر دیکھیں تو اپنا ثانی نہیں رکھتے استنباط مسائل

اور فقاہت کے لحاظ سے دیکھیں تو امام سلیمان اعمش اور امام سفیان ثوری رحمھم اللہ بھی ان سے پوچھتے دکھائ دیتے ہیں

امام اعظم کو بے شمار ایسے محاسن اور فضائل حاصل تھے جن کی وجہ سے آپ اپنے متاثرین اور بعد کے آئمہ و مجتہدین سے ممتاز اور فائق تھے آپ کی ان خصوصیات کا احاطہ تو مشکل ہے بعض ازاں چند یہ ہیں

1 : امام اعظم رحمة اللہ علیہ خیرالقرن علی الاطلاق قرن اولی میں پیدا ہوئے جس کے قربت کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اس قرن کے لوگ تمام زمانے کے لوگوں سے بہتر ہیں

2 : آپ نے حضرات انس ، عبداللہ ابن ابی اوفی رضوان اللہ اجمعین اور دیگر متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی جس وجہ سے آپ تابعی کہلائے آپ کے دادا بھی تابعی تھے

3 : حضرت انس، عبداللہ ابن ابی اوفی، رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرھم صحابہ کرام اور ایک صحابیہ حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے آپ کو شرف روایت بھی حاصل ہے

4 : آپ کے مشائخ و تلامذہ کی تعداد دیگر آئمہ کے مشائخ و تلامذہ سے زیادہ ہیں تلامذہ کی تعداد ایک قول کے مطابق 10000 (دس ہزار) ہے دوسرے قول کے مطابق 4000 (
چار ھزار) تھی ان میں چالیس وہ تھے جو درجہ اجتہاد کو پہنچے

5 : امام اعظم کے تقریباً 72 اساتذہ نے امام اعظم سے روایات لیں

6 : آئمہ صحاح ستہ کے 12 اساتذہ نے امام اعظم سے روایات لیں

7 : آئمہ ثلاثہ (حضرات امام شافعی ، امام احمد بن حنبل ، امام مالک رحمھم اللہ) کے تلامذہ نے امام اعظم سے روایات لیں

8 : آپ کی مرویات میں وحدان کی تعداد " 16 " ثنائیات " 506 " اور ثلاثیات " 1126 "

امام علی قاری رحمۃ اللّٰہ علیہ امام محمد بن سماعہ رحمۃ اللّٰہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار (70000) سے زائد احادیث بیان کی ہیں چالیس ہزار (40000) تو کتاب الآثار سے انتخاب کیا ہے

9 : امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مرویات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کہیں زیادہ ہیں اور نسبتاً کم واسطوں سے ہیں

10 : آپ نے سب سے پہلے علم فقہ کو مدون کیا اور ابواب و کتب کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا بعض اہل علم نے فرمایا کہ آپ نے پانچ لاکھ (500000) مسائل ترتیب دیے چنانچہ مؤطا میں امام مالک رحمة اللہ علیہ نے آپ کے طرز تدوین کی اتباع کی ہے

11 : آپ کے طریق اجتہاد سے تمام آئمہ و مجتہدین نے استفادہ کیا چنانچہ امام شافعی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں : الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفة فی الفقه یعنی فقہ میں تمام فقہاء ابو حنیفہ کی عیال ہیں

12: آپ نے سب سے پہلے کتاب الفرائض (علم میراث) وضع کی

13 : حضرت اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضرت ثابت رحمۃ اللّٰہ علیہ (امام اعظم کے والد) اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی ہے

14 : امام اعظم کا فتویٰ تابعین کے دور میں نامور علماء کرام نے تسلیم کیا

15 : آپ نے پچپن (55) حج کیے

16 : امام اعظم رحمة اللہ علیہ کا مسلک ان ممالک میں پہنچا جہاں آپ کے مسلک کے سوا اور کوئ مسلک نہیں پہنچا جیسے پاک و ہند افغانستان، روم ، ترکی اور ماوراء النہر وغیرہ

17 : ملا علی قاری رحمة اللہ علیہ کی تشریح کے مطابق اس وقت دنیا کے مسلمانوں میں2/3 مسلک حنفی کے حاملین ہیں اور باقی 1/3 دوسرے آئمہ کے مقلدین ہیں

18 : آپ نے کبھی کسی کا صلہ اور انعام قبول نہیں کیا اپنے ہاتھ کی کمائی سے خد بھی کھاتے تھے اور دوسرے علماء اور فقراء پر بھی خرچ کرتے تھے

19 : زھدو تقوی اور عبادت و ریاضت میں جس قدر آپ کی کوشش اور جہدوجہد کا ثبوت ملتا ہے تاریخ میں کسی اور امام کا اس قدر مجاہدہ نہیں ملتا

20 : یہ آپ ہی کی خاصیت ہے کہ اپنے استاد محترم حضرت حماد رحمۃ اللّٰہ علیہ سے قدر محبت کی وجہ سے اپنے بیٹے نام " حماد " رکھا

حوالہ جات :

مناقب امام ابی حنیفة

نقیب المناقب علوک لإمام المذاھب

امام اعظم امام الائمہ فی الحدیث

تذکرة المحدثین

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ از حضرت شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ

امام اعظم کی اُحادی ثنائی اور ثلاثی مرویات

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ ایک بلند پایہ مجتہد ، محقق ، محدث ، مفسر ، فقیہہ اور فقہ حنفی کے بانی تھے اللہ رب العزت نے آپ کو بے شمار فضائل و کمالات سے نوازا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے کمالات کا معترف پورا زمانہ ہے جن میں آپ کی مرویات بالخصوص اُحادی ، ثنائیات ، ثلاثیات شامل ہیں ان کا تذکرہ یہاں کروں گا

1 : اُحادی :

حضرت امام مالک رحمۃ اللّٰہ علیہ کے علاوہ دنیائے اسلام میں ایسے کسی محدث جا تذکرہ نہیں ملتا جس کے پاس تین واسطوں سے کم سند سے کوئی بھی حدیث نہیں مگر ! ! ! الحمدللہ امام آئمہ فی الحدیث امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ صرف ایک واسطے سے حضور علیہ السلام سے حدیث حاصل ہے یوں کہیے کہ گویا امام اعظم کے بعد تاریخ اسلام میں کوئی بھی محدث نہیں جس کا حضور علیہ السلام سے اتنے قریب ترین یا سب سے چھوٹی سند ایک واسطہ سے حدیث حاصل ہو یہ شرف و خصوصیت امام آئمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کو حاصل ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے براہ راست روایت کرنے کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور امام اعظم کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے اصطلاح حدیث میں ایک واسطے سے روایت ہونے والی روایات کو " وحدان " کہتے ہیں اور دو واسطوں سے روایت کو " ثنائی " اور تین واسطوں سے روایت کو " ثلاثی " کہتے ہیں جب کہ بعض علماء کرام نے ثنائی اور ثلاثی کے وزن پر اس اصطلاح کا نیا نام " احادی " وضع کیا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سند عالی احادی ہیں جبکہ دیگر آئمہ حدیث میں کسی امام کی بھی سند عالی احادی نہیں

تعداداحادی :

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام ابنِ حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللّٰہ علیہ تک آئمہ کرام نے اپنی تحقیق کے رود سے سات (7) احادیات کو بیان کیا ہے بعض نے مزید تحقیق کرکے سولھ (16) احادیات کو جمع کیا ہے

جن میں بطور نمونہ ایک روایت یہ

روی ابو حنیفة قال سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم

(مسند امام اعظم ص 176)

2 : ثنائیات :

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علم حدیث میں آئمہ صحاح ستہ سمیت دیگر آئمہ حدیث پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ ایک ، دو ، اور تین واسطوں سے جتنی مرویات آپ سے کسی امام حدیث سے نہیں آپ سے سیکڑوں ثنائیات مروی ہیں

تعداد ثنائیات :

ثنائیاتِ امام اعظم پر تحقیق کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کی ثنائیات صرف تین کتب میں ہیں جن کی تعداد یہ ہے

1 : جامع المسانید للامام خوارزمی " 366 "

2 : کتاب الآثار للامام ابی یوسف " 81 "

3 : کتاب الآثار للامام محمد الشیبانی " 506 "

تینوں کتب کی مکمل ثنائیات کی تعداد : 506

جن میں ایک روایت بطور نمونہ یہ ہے

روی ابی حنیفة عن الزھری عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب عليَّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار

(جامع المسانید للامام خوارزمی ج 1 ص 99)

3 : ثلاثیات :

جن خوش نصیب آئمہ حدیث سے ثلاثیات مروی ہیں ان میں امام شافعی ، احمد بن حنبل ، امام بخاری ، امام ترمذی ، امام ابن ماجہ ، امام ابوداؤد الطیالسی ، امام عبد بن حمید ، امام دارمی ، امام طبرانی رحهم اللہ شامل ہیں جس طرح امام الائمہ فی الحدیث امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے زیادہ ثنائیات روایت کرنے کے اعتبار سے تمام محدثین پر فوقیت حاصل ہے یہی حال ثلاثیات کا بھی ہے آپ کی جتنی ثلاثیات ہیں اتنی تعداد شاید ہی کسی امام کی ہوں

تعداد ثلاثیات :

ثلاثیاتِ امام اعظم پر تحقیق کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کی ثنائیات تین کتب میں ہیں جن کی تعداد یہ ہے

1 : جامع المسانيد للامام خوارزمی " 277 "

2 : کتاب الآثار للامام ابی یوسف " 251 "

3 کتاب الآثار للامام محمد الشیبانی " 198 "

ان تینوں کی مجموعی تعداد " 1126 "

ان میں ایک روایت بطور نمونہ یہ ہے

روی ابی حنیفة عن اسماعیل عن ابی صالح عن ام هاني قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا عائشة لیکن شعارك العلم و القرآن

(مسند امام اعظم ص 60)

ان سیکڑوں مرویات سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کا بلند درجہ اور امام الائمہ فی الحدیث ہونے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

عرس مبارک امام آئمہ سراج الامہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللّٰہ علیہ 2 شعبان المعظم خوب ایصال ثواب فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا صدقہ عطاء فرمائے آمین

حوالہ جات :

مسند امام اعظم
امام اعظم امام الائمہ فی الحدیث
نقيب المناقب علوك لإمام المذاهب
كتاب الآثار للامام محمد الشيبانى
كتاب الآثار للامام ابی یوسف
جامع المسانيد للامام خوارزمی

لفظ مسجد اقصیٰ کا اطلاق

احادیث میں مسجد الحرام، مسجد النبوی ساتھ مسجد الاقصی تین بافضیلت مساجد میں شمار ہوتی ہیں مسجد الاقصی، مسجد الحرام اور مسجد النبوی کے ساتھ سب سے بافضیلت تین مساجد میں سے ایک ہے۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے مسجد اقصیٰ کو " اقصیٰ " کیوں کہتے ہیں ؟

روح البیان میں ہے کہ الی المسجد الأقصا مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس مراد ہے اور اسے اقصیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اقصیٰ بمعنی ابعد اور چونکہ مسجد حرام سے یہاں تک سوائے اسی مسجد اقصیٰ کے اور کوئی مسجد نہیں تھی اسی لئے اسے اقصیٰ بمعنی ابعد کے نام سے موسوم کیا گیا یعنی اقصیٰ بمعنی أبعد المساجد من مكة مکہ سے مساجد میں بعید ترین مسجد. مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی درمیانی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے لیکن آج کل کے دور میں ہوائی سفر گھنٹوں کا اور بسوں اور کاروں کا چند دنوں کا ہے

مسجد اقصیٰ کا اطلاق اس اس پورے احاطہ پر ہوتا ہے جو حرم قدسی کی چار دیواری کے اندر ہےاور مسجد اقصی ہی بیت المقدس ہے(تفسیرات احمدیہ ، تفسیر مدارک، روح البیان ، بیت المقدس از فیض ملت وغیرھا) جو 144000 مربع میٹر پر مشتمل ہے جیسے جامع قبلی ، قبةالضخراء کی عمارت ، مصلی مروانی ، حائط البراق وغیرہا شامل ہیں اور اس احاطہ میں بہت سے اسلامی شعائر موجود ہیں جن کی تعداد تقریباً 200 (دو سو) تک پہنچتی ہےایک قول کے مطابق یہاں ایک مقام وہ بھی ہے جہام امام غزالی علیہ رحمہ

نے احیاء العلوم کا آغاز فرمایا اور وہیں ایک کتاب " القدس " تحریر کی فقیر اس احاطہ میں موجود مساجد کا تزکرہ کرے گا

مسجد اقصیٰ میں سات مساجد و مصلے (عربی میں مسجد کو مصلیٰ بھی کہتے ہیں) آتے ہیں جن کے نام یہ ہیں

1 مسجد القِبْلِیْ / جامع القبلی

2 مسجد مروانی / مصلی مروانی

3 مسجد اقصیٰ قدیم

4 مسجد قبۃالضحراء

5 مسجد البراق

6 مسجد مغاربہ

7 جامع النساء

1 مسجد قبلی / جامع القبلی

یہ حرم اقصی کے جنوب میں قبلہ کی جانب واقع ہے قبلہ کی جانب ہونے کی وجہ سے الجامع القبلی نام دیا گیا اسی مسجد کو مرکزی مسجد سمجھا جاتا ہے اسی میں مرکزی محراب اور منبر ہیں جہاں سے نماز جمعہ و عیدین ہوتی ہیں بعض افراد مسجد اقصیٰ کا اطلاق خاص اسکی طرف کرتے ہیں جو درست نہیں

اس میں کو سب سے پہلے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے 15 ھجری میں فتح کے موقع پر بنوایا تھا اُس وقت اس کے اندر تقریباً ایک ہزار (1000) نمازیوں کی گنجائش تھی اِس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مزید توسیع و تجدید فرمائ تو تقریباً تین ہزار (3000) نمازیوں کے لئے کافی ہوگئ جب صلیبیوں نے قُدس پر قبضہ کیا تو انہوں نے مسجد کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا: ایک حصہ دفاتر دوسرا سپاہیوں کے قیام کے لیے تیسرا کنیسہ (چرچ) کے لیے

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے تک یہی حالت برقرار رہی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فتح کے بعد 538 ھجری میں مسجد کی ترمیم کی پھر دور عثمانی تک بارہا ترامیم ہوتی رہیں موجودہ زمانے میں فلسطین پر یہودیوں کے قبضے کے بعد یہ مسجد مسلسل بے حرمتی اور نقصان شکار ہے العیاذ باللہ

2 مسجد مروانی

یہ مسجد اقصیٰ کے جنوب جانب مشرق واقع ہے مسجد اقصیٰ کا یہ حصہ پہلے " التسوية الشرقية " کے نام سے معروف تھا
صلیبیوں نے مسجد اقصیٰ پر قبضہ کرنے کے بعد مصلے مروانی کو گھوڑوں کا اصطبل بنادیا تھا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو آزاد کرادیا البتہ اس میں باقاعدہ نماز کا سلسلہ نہیں ہوا

اہل قدس اور مضافات کے مسلمانوں نے غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس وقت سے مسلسل اس حصے کو بھی نماز و عبادت کے زریعے آباد رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور یہ حصہ بھی ہمیشہ نمازیوں سے بھرا رہتا ہے خاص طور پر رمضان المبارک اور جمعہ المبارک کے موقع پر

3 مسجد اقصیٰ قدیم

یہ مسجد قبلی کے متصل نیچے واقع ہے یہ وہ ہی مسجد ہے جسے جنات نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر تعمیر کیا مسجد قبلی سے ایک راستہ (یا سیڑھی) وہاں پہنچے کے لیے بنایا گیا ہے یہ جنوبی جانب دو دروں پر مشتمل ہے ایک عمارت ہے ان دروازوں کو امویوں نے اس لیے بنایا تھا تاکہ جنوبی جانب شاہی محلات سے براہِ راست مسجد میں آنا آسان ہوجائے اسی حصے میں مسجد قبلی میں موجود گنبد کے لئے مضبوط ستون ہیں اس میں نمازیوں گنجائش کی تعداد تقریباً آیک ہزار (1000) ہے

4 مسجد قبۃالضخراء

یہ مسجد اقصیٰ کا ایک اہم جزء ، شہر ودس کی مسجدوں میں اہک ممتاز ترین مسجد ہے اور فن معماری میں دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک اهم عمارت ہےاس مسجد اور گنبد کو 72 هجری میں عبدالملک بن مروان نے تابعی بزرگ حضرت رجاء بن حیوہ الکندی رضی اللہ عنہ اور یزید بن سلام (مولی عبدالملک بن مروان) کی نگرانی میں از سر نو تعمیر کرایا قبۃالضخراء آٹھ کونوں پر مشتمل ایک خوبصورت عمارت ہے اس کے چار دروازے ہیں اس کے درمیان میں وہ پتھر (ضخراء) ہے جہاں سے حضور علیہ السلام کو سفر معراج پر لے جایا گیا حضور علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی اس پھتر پر موجود ہیں اور یہیں سے آسمانوں کے دروازے ہیں حدیث پاک میں وارد ہے صخرہ بیت المقدس بہشت کے پھتروں سے ہے کم علم حضرات کا یہ گمان ہے کہ قبۃالضخراء ہی مسجد اقصیٰ ہے یہ درست نہیں فیض ملت حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " بیت المقدس " صحفہ 114 پر رقمطراز ہیں اقصی کے معنی دور کے ہیں اور اس لحاظ سے مسجد الاقصیٰ کا مطلب دور کی مسجد ہوا مسجد سے یہاں مراد بیت المقدس کے حرم مقدس کا پورا رقبہ ہے نہ کہ مسجد کی خاص عمارت کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور واقعہ معراج کے وقت موجود نہ تھی

5 مسجد البراق

یہ مسجد اقصیٰ کے جنوب مغرب کی جانب واقع ہے اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کیونکہ حضور علیہ السلام نے سفر معراج کے موقع پر اپنی سواری " براق " اسی جگہ باندھی تھی یہود اس جگہ کو ہیکل سلیمانی کا ایک اہم جزء مانتے ہیں اور اسے دوسرے جانب " دیوار گریہ " ہے اس مسجد کو جمعہ کے دن صبح اور بعض اهم مواقع پر کھولا جاتا سے سخت نمی اور پانی وجہ سے اس کے بعض پتھروں میں دڑاریں پڑچکی ہیں مسجد البراق کے دروازے پر ہمیشہ اسرائیلی فوج موجود رہتے ہیں جس سے نمازیوں کو وہاں پہنچنے میں دشواری ہوتی ہے

6 مسجد مغاربہ

یہ مسجد اقصیٰ کے جنوب مغرب کونے میں " حائط البراق " کے جنوب میں واقع ہے اس کے دو دروازے ہیں آج کل اس کا استعمال اسلامی میوزیم کی مختلف چیزوں کی نمائش کے طور پر ہوتا ہے یہ بات معروف ہے کہ اس کو حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بنوایا تھا اس میں مالکی مسلک کے مطابق نماز ادا کی جاتی ہے

7 جامع النساء (یہ فقط عورتوں کے نماز کے لیے ہے)

یہ مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصے میں واقع ہے اس کے جنوب کے مغربی حصے کو اس کے لیے خاص کیا ہے آج یہ تین حصوں میں تقسیم ہے

1 مغربی حصہ اسلامی میوزیم کے تابع ہے

2 درمیانی حصہ میں الاقصیٰ کا مرکزی مکتبہ ہے

3 مشرقی حصہ قبلی کے تابع ہے جس کو اسٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

اسے عورتوں کے لیے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے خاص کیا تھا

تحریر لکھنے کا سبب :

یہ بنا کہ قبلہ ثانی (یعنی کعبہ معظمہ) و مسجد النبوی کے متعلق معلومات عوام و خواص کو ہوتی ہے مگر افسوسناک بات یہ ہے کہ قبلہ اول اور مسجداقصیٰ کے متعلق معلومات نہ ہونے کے برابر ہے مسجد اقصیٰ کے متعلق ناقص معلومات کو دور کرنا مقصود تھا

اللّٰہ بیت المقدس اور فلسطین و اھل فلسطین کی حفاظت فرمائے آمین

حوالہ جات :

شہر قدس تہزیبی چیلنج کے نشانہ پر

ہزارہ سوم کی قیامت صغریٰ

کاروان زندگی

سانحہ مسجد اقصیٰ

تاریخ بیت المقدس
ویکیپیڈیا
بیت المقدس از فیض ملت

فلسطین کے شہر

گزشتہ تحریر بنام " لفظ مسجد اقصیٰ کا اطلاق " میں حرم قدسی میں موجود مساجد کا تعارف لکھا تھا جسے دوست و احباب نے پسند فرمایا الحمدللہ میرا دلی طور پر رغبت فلسطین کی طرف زیادہ ہے اور چند دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ فلسطین پر مزید کچھ لکھیں بتوفیق اللہ " فلسطین کے شہر " موضوع پر لکھنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے

فلسطین جغرافیائی لحاظ سے چھوٹا علاقہ ہے مگر دنیا کے اکثر علاقوں کے مقابلے میں رقبے کے اعتبار سے اس میں آبادی کا تناسب سب سے زیادہ پایا جاتا ہے 1948ء میں فلسطین میں تقریباً 27 شہر اور 935 دیہات اور بیسیوں قبائل آباد تھے فلسطین کے اھم شہر یہ ہیں القدس، الخلیل، نابلس، غزہ ،یافہ، بیت لحم،الناصرۃ ،اریحا،رام اللہ، لُد، عسقلان ، یہاں ان شاءاللہ ان شہروں کا مختصر تعارف اور ان میں موجود مبارک مقام اور مزارات اور اسلامی تاریخ بیان کرنے کی کوشش کروں گا

القدس / بیت المقدس / یروشلم :

مسلمانوں کے یہاں القدس کو بیت المقدس اور ایلیاء بھی کہاجاتا ہے یہودیوں اور عیسائیوں کے یہاں یروشلم یا یروشلیم سے معروف ہے یبوسیوں نے اسے پانچ ہزار (5000) سال پہلے آباد کیا تھا اور اس وقت سے فلسطین کے دارالسلطنت کی حیثیت سے ہے ویسے اسے ناجائز جبری ریاست نے اپنا دارالحکومت بنایا جیسے الحمدللہ ہم مسلمان قبول نہیں کرتے اور بین الاقوامی لحاظ سے ایک دینی ، تاریخی، اور ثقافتی مرکز کے طور پر معروف رہا یہ فلسطین کا مرکز اور تاریخی شہر ہے بلکہ یوں کہیے کہ یہ شہر مسلمانوں ، عیسائیوں ، یہودیوں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد تیسرا اہم شہر ہے مسلمانوں کے قبلہ اولی مسجد اقصیٰ کی وجہ سے اس کو یہ اہمیت و مقام حاصل ہے یہ شہر فلسطین کے قلب میں واقع ہے مرکز میں ہونے کی وجہ سے بھی دیگر

شہروں سے سب سے زیادہ مربوط شہر یہی ہے (شہر قدس پر الگ سے تحریر کا ارادہ رکھتا ہوں جس وجہ تعارف کو پر اکتفاء کیا)

الخلیل / حبرون :

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی طرف یہ شہر منسوب ہے اسے حبرون بھی کہتے ہیں حضرت ابرھیم علیہ السلام ،اور ان کی زوجہ حضرت سارہ رحمۃ اللہ علیہا اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کی زوجہ حضرت رابقہ رحمۃ اللّٰہ علیہا حضرت یعقوب علیہ السلام اسی شہر کی مسجد الخلیل میں آرام فرما ہیں منقول ہے حرم کی زمین حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے انتقال پر خریدی گئ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کی مزار مبارک کے گرد جو احاطہ ہے وہ وحی الہٰی کے زریعے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا مسجد کی چار دیواری کے باہر ایک غار میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مزار مبارک ہے یہ شہر حضور علیہ السلام نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا تھا اسی شہر میں شمالی افریقہ کے والی اور فاتح اندلس قائد موسی بن نصیر کی جائے پیدائش ہے

نابلس :

اسے سامرہ بھی کہا جاتا ہے فلسطین کا قدیم شھر سامرہ یہودیوں کا شہر ہے جن کا عقیدہ ہے کہ قدس شہر مقدس نہیں بلکہ نابلس ہے اور اگر کسی سامری کو قدس جانا پڑے تو وہ شہر میں داخل ہونے سے قبل ایک پتھر اٹھا کر شہر کر کو مارتا ہے پھر شہر میں داخل ہوتا والحمدللہ آج کل اس عمل ہوتا نہیں دیکھا گیا یہ شہر قدس اور مغربی پٹی کے شمال میں جبل عیبال اور جبل جرزیم دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے نابلس شہر میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا کھودا ہوا کنواں ہے اور شہر سے باہر ایک مسجد جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے یہاں سجدہ کیا تھا اسی طرح یہاں حضرت خضر علیہ السلام کا چشمہ اور حضرت یوسف

علیہ السلام کے کھیت بھی ہیں اس شہر کو صحابی رسول حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نےفتح کیا تھا یہاں معروف علماء کرام کی پیدائش بھی اسی شہر میں ہوئ جیسے ابن قدامہ مقدسی ، علامہ المرداوی ، امام سفارینی ،اور محمد عزہ دروزہ رحمھم اللہ

غزہ :

جنوبی فلسطین کا سب سے بڑا اور اہم شہر ہے مصر و فلسطین اور جزیرۃالعرب کے درمیان ہمیشہ تجارتی اور گزرگاہ کی حیثیت سے ممتاز رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے جد امجد ہاشم بن عبد مناف کا انتقال اسی شہر میں ہوا وہی مدفن ہیں اسی لیے اس شہر کا مکمل نام " غزة ہاشم " رکھا گیا امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی پیدائش بھی اسی شہر میں بتائ جاتی ہے

جافہ/ یافہ :

اس کو عروس البحر المتوسط (یعنی درمیان والی سمندر کی دلہن) کہا جاتا ہے یافہ اصل میں " یافی " ہے جو کہ کنعان زبان کا لفظ ہے جسکا معنی خوبصورت کے ہیں اور یافہ یافی کی بدلی ہوئ شکل ہے اسے جافہ بھی کہتے ہیں

بیت لحم :

یہ شہر القدس کے جنوب میں واقع ہے جہاں زیتون کے درخت اور باغات بکثرت ہیں یہاں کی آبادی اکثر عیسائیوں کی ہے اسی شہر میں وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئ جسے " المہد " اور " Basilica of the nativiy " کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ مقام عیسائیوں کے انتہائی مقدس مقامات میں آتا ہے افسوس یہ کہ وہ اب چرچ میں بدل چکی ہے عیسائی اپنی رسوم حج کے لیے ہر سال یہاں آتی ہیں اسی مقام پر کھجور کا وہ درخت بھی موجود ہے جس سے حضرت مریم رحمة اللہ علیہا نے کھایا وہ آج بھی قائم ہے یہ بھی حضرت مریم رحمۃ اللّٰہ علیہا کی کرامت اور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے ورنہ کھجور کے درخت اس علاقے میں پیدا نہیں ہوتے اس درخت کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی موجود ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا مزار بھی اسی شہر میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شہر میں آئے اور نماز ادا کی بعد میں اسے خوبصورت مسجد سے بدل دیا قدس سے بیت اللحم جاتے ہوئے راستے میں Rachel نامی مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ حضرت راحیل رحمۃ اللّٰہ علیہا کی مزار مبارک ہے قریب ہی " بیت جلا " نامی عیسائی بستی ہے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا بچپن انہی پہاڑوں اور میدانوں میں گزرا تھا دینی و تاریخی مقام کے لحاظ سے اور القدس کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ اہم سیاحی مقام کی حیثیت رکھتا ہے

الناصرة / Nazareth :

یہ طبریا اور حیفا کے درمیان واقع ہے عیسائیوں کے نزدیک یہ شہر مقدس شہر ہے اسی میں " کنیسة البشارة " (البشارۃچرچ) ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام نے زندگی گزاری ایک قول کے مطابق نصاری کو نصاری اسی شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہتے ہیں ،یہ شہر ،انگور ،اور زیتون، کے درختوں سے مالا مال شہر ہے

اریحا / جریکو :

بحر میت کے شمال میں واقع ہےاسی شہر میں ایک غار ہے جس میں حضرت مریم علیہ رحمہ نے پناہ لی اور اسی میں ان کے والد یوسف نجار کی مزار ہے اسی مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قید رکھا گیا تل السلطان اور قصر ہشام جیسے آثار قدیمہ اسی میں موجود ہیں دنیا کا قدیم ترین شہر ہے جس کی عمر دس ہزار سال سے زائد ہے

رام اللہ :

اسے سلیمان بن عبدالملک نے بسایا اور جامع دمشق کے مقابلہ کی خوبصورت جامع مسجد تعمیر کروائی ابن بطوطہ اسے جامع ابیض کا نام دیتے ہیں مزید کہتے ہیں کہ اس مسجد کا قبلہ رو وہ مقام ہے جہاں تین سو انبیاء کرام علیہم السلام مدفون ہیں اس کے قریب حضرت صالح علیہ السلام کا مزار مبارک بھی بتایا جاتا ہے یہ شہر فلسطین کے وسطی پہاڑی سلسلے کے بیچ میں مغربی پٹی میں القدس کے شمال میں واقع ہے " رام اللہ " دوکلمات سے مرکب ہے وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ " رام " کنعانی کلمہ بمعنی بلند جگہ ہے عربوں نے اس کے ساتھ اللہ کا اضافہ کردیا اکثر حکومتی ادارے اسی شہر میں واقع ہیں

لد :

یہ فلسطین کا قدیم اور بڑا تاریخی شہر ہے قدس سے 38 کلو میٹر دور شمال مغرب کی جانب واقع ہے 1938 سے یہاں انٹرنیشنل ایئر پورٹ قائم ہے قدیم دور میں فلسطین کا پایہ تخت (دارالحکومت) تھا روایات میں ہے اسی شہر میں قیامت کی بڑی نشانی کا ظہور ہوگا کہ باب اللد کے پاس حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

عسقلان :

عبرانی میں اس کا تلفظ ریس کیلون ہے یہ شہر قدس سے 25 کلومیٹر مغرب میں ساحل سمندر پر واقع ہے یہ بھی قدیم شہر ہے جس کو کنعانیوں نے آباد کیا حضور علیہ السلام نے عسقلان کے متعلق ارشاد فرمایا " و ان افضل رباطکم عسقلان " یعنی حفاظت کی افضل ترین جگہ عسقلان ہے (معجم الکبیر) قریب ہی وادی نمل ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی کی سورۃ النمل میں آیا ہے امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جو اسی شہر کی جانب منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ ان کا قبیلہ عسقلان میں رہتا تھا جو بعد میں ہجرت کرگیا ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللّٰہ عنہ کا سر یہاں لایا گیا

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کا فقہی مذہب کیا تھا ؟

شیخ الاسلام و المسلمین سلطان الہند حضرت سیّدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مریدِ صادق اور خلیفۂ اکبر حضرت خواجہ قطبُ الدِّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام ’’ دلیل العارفین‘‘ رکھا. یہ کتاب فارسی میں ہے جس کے 57 صفحات ہیں یہ نہایت عمدہ مگر علوم و معارفت سے بھرپور ہے جس کے اردو تراجم بھی موجود ہیں

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ حنفی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جس کے شواھد " دلیل العارفین " میں جا بجا ملتے ہیں

چنانچہ دلیل العارفین میں ہے

میں (سلطان الہند حضرت غریب نواز رحمۃ اللّٰہ علیہ) نے فقہ کی معروف کتاب ھدایہ میں شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ھاتھ لکھی ہوئی یہ حدیث دیکھی اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر یعنی صبح کی نماز سفیدی میں ادا کرو تاکہ ثواب زیادہ ہو

ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ اس قدر تاخیر کی جائے کہ ہوا سرد ہو جائے اور جاڑے میں جب سایہ ڈھلے تو ادا کی جائے چنانچہ حدیث شریف میں ہے ابردوا بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم یعنی گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو

(دلیل العارفین مترجم ص 11)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللّٰہ علیہ نے درج بالا ارشاد میں فقہ حنفی کے دو مسائل بیان فرمائے ہیں

پہلا مسئلہ یہ کہ نماز فجر میں اسفار مستحب ہے یعنی جب رات کی کی تاریکی دور ہو جائے اور اجالا پھیل جائے

دوسرا مسئلہ یہ کہ سردی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تعجیل اور گرمی کے موسم میں تاخیر مستحب ہے

ھدایہ میں دونوں مسائل کا بیان یوں ہے

ویستحب الاسفار بالفجر لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر و قال الشافعی یستحب التعجیل فی کل صلاۃ و الحجۃ علیہ ما رویناہ و مانرویہ
والابراد بالظھر فی الصیف و تقدیمہ فی الشتاء لما رویناہ و لروایۃ انس رضی اللّٰہ عنہ قال کان رسول اللہ علیہ و السلام اذا کان فی الشتاء بکر بالظھر و اذا کان فی الصیف ابرد بھا
یعنی فجر کی نماز روشن کرکے مستحب ہی کیونکہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فجر کی نماز روشن کرکے پڑھو کہ اس میں ثواب زیادہ ہے
اور امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے ان پر حجت ہماری روایت کردہ حدیث ہے اور ساتھ ہی وہ حدیث بھی جو آرہی ہے
اور ظہر گرمی کے موسم میں ٹھنڈی کرکے اور سردی کے موسم میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے نیز حضرت انس رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلد ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں وقت ٹھنڈا کرکے پڑھتے
(ھدایہ ، باب المواقیت عن کتاب الصلاۃ ، ج 1 ص 82 ، 83)

ھدایہ فقہ حنفی کی نہایت ہی عظیم المرتبت اور مشہور کتاب ہے جس میں مذھب حنفی کے مسائل صحیحہ ، ترجیحیہ ، معتمدہ ہیں جو مفتٰی بہا دلائل کے ساتھ ہیں آپ کا اس کتاب کا تذکرہ کرنا حنفی ہونے پر دال ہے مزید آپ نے کتاب میں 12 سے زائد مسائل حنفیہ کے متعلق گفتگو تحریر ہے
الغرض اس کے کثیر شواہد ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیدی خواجہ غریب نواز حسن سنجری رحمۃ اللّٰہ علیہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مقلد تھے

(یہ تحریر حضرت مولانا نظام الدین مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کے مضمون سے مآخذ ہے)
آپ بھی " دلیل العارفین " کا مطالعہ فرمائیں

تاریخ گنبد خضراء

(سبز رنگ و تعمیر)

حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ سب سے افضل مقام ہے جہاں حضور علیہ السلام آرام فرما ہیں اس حجرہ مبارکہ پر پہلے کوئ گنبد نہ تھا چھت پر صرف نصف قد آدم (یعنی آدھے انسان کے قد) کے برابر چار دیواری تھی تاکہ اگر کوئ بھی کسی غرض سے مسجد النبوی الشریف کی چھت پر جائے اسے احساس رہے کہ وہ نہایت ہی ادب کے مقام پر ہے

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ خلافت عباسیہ کی ابتدائی دور میں علماء و صلحاء حضرات کے مزارات پر گنبد کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ بغداد، دمشق میں دینی شخصیات کے مزارات پر گنبد بنانا باقاعدہ حصہ بن گیا
بغداد میں امام اعظم رحمة اللہ علیہ کے مزار مبارک پر گنبد سلجوقی سلطان ملک شاہ نے پانچویں صدی میں تعمیر کروایا تھا اس طرح کی طرز تعمیر کو مصر میں خوب رواج ملا اور وہاں قلیل مدت میں بہت سے مزارات پر گنبد بن گئے پھر جب قلاوون خاندان کا دور آیا تو گنبد تمام مسلم علاقوں میں عام ہوچکا تھا

(1) سلطان قلاوون نے جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اس وقت پہلی مرتبہ گنبد بنانے کا فیصلہ کیا سلطان چونکہ مصر سے تھے اور یہ فن تعمیر وہاں بہت مقبول تھا سلطان نے مصری معماروں کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے اپنے ہنر کو کام میں لاتے ہوئے 678 ہجری بمطابق

1269 ء میں حجرہ مبارکہ پر سیسہ پلائے ہوئے لکڑی کے تختوں کی مدد سے خوبصورت گنبد بنایا

پہلا گنبد تقریبا ایک صدی تک عاشقان رسول کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہچاتا رہا پھر وقت گزرنے ساتھ ساتھ لکڑی کے تختوں میں سے چند ضعیف ہوگئے چنانچہ

(2) سلطان ناصر بن قلاوون نے گنبد اقدس کی خدمت کی

(3) بعد ازاں سلطان اشرف شعبان بن حسین بن محمد نے 765 ہجری میں خدمت سعادت حاصل کی پھر ایک صدی گزری ہی ہوگی

(4) کہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئ کہ گنبد شریف اور پنج گوشہ (یہ وہ مقام ہے جہاں حضور علیہ السلام اور شیخین کریمین کی مزارات ہیں اسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تعمیر کروائ تھی) احاطے کی تعمیر نو یا توسیع کی جائے سلطان اشرف قایتبائی نے اولا اپنا ایک نمایندے کو اس کی تحقیقات پر مامور کیا نمایندے کی رپورٹ کے مطابق حجرہ مطہرہ کی دیواد کی خدمت (مرمت) کی اشد ضرورت کی حاجت محسوس ہوئی اور خاص طور پر پنج گوشہ شریف کی شرقی دیوار جس میں دراڑیں پڑنی شروع ہوگئی تھیں چنانچہ 14 شعبان المعظم 881 ہجری کو پنج گوشہ کے متاثرہ حصے کو نکال لیے گئے ساتھ ہی حجرہ اقدس کی پرانی چھت بھی ہٹا لی گئی اور شرقی جانب تقریبا ایک تہائی حصے پر چھت ڈال دی گئی جس سے یہ ایک تہ خانے کی ماند نظر آنے لگا جب کہ باقی کے دو تہائی حصے پر چھت نہیں بنائی گئ بلکہ اس کے اوپر تینوں مبارک قبروں کے سرہانوں کی جانب منقش پتھروں سے ایک چھوٹا سا گنبد حجرہ اقدس پر تعمیر کردیا گیا اس پر سفید سنگ مرمر لگایا گیا اور پیتل کا ہلال نصب کردیا گیا مزید یہ کہ مسجد نبوی کی چھت کو مزید بلند کردیا گیا تاکہ یہ چھوٹا سا گنبد ہلال سمیت مسجد نبوی کی چھت کے نیچے آجائے پھر اس کے اوپر بڑے گنبد کی تعمیر نو کا کام 17 شعبان المعظم 881 ہجری کر شروع ہوا یہ کام دوماہ جاری رہا پھر 7 شوال المکرم 881 ہجری کو اختتام پر پہنچا پھر

(5) 13 رمضان المبارک 886 ہجری مؤذن آذان کی غرض سے منارہ رئیسہ پر گئے اس وقت مائک وغیرہ کا کوئ سسٹم نہ تھا مطلع ابر آلود تھا اچانک بجلی منارہ رئیسہ پر گری مؤذن بھی شھید ہوگئے اور منارہ رئیسہ مسجد نبوی قدیم کی طرف جاپہنچا جس سے آگ لگ گئ ساتھ ہی گنبد کو بھی نقصان پہنچا جس سے کچھ ملبہ حجرہ اقدس میں حاضر ہوا فوری طور پر تعمیری خدمت تو کردی گئ مگر مکمل تفصیل سلطان قایتبائی کو 16 رمضان المبارک کو قاصر کے ذریعے آگاہ کیا گیا

(6) سلطان نے سو (100) معمار مصر سے روانہ کیے سلطان کے حکم سے جس گنبد کو نقصان پہنچا سے مکمل ہٹا دیا گیا اس کی جگہ 892 ہجری کو ایک نیا گنبد بنایا گیا جو صدیوں تک قائم رہا

(7) پھر عثمانی سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید خان اول نے قایتبائی سلطان کا بنایا ہوا گنبد شہید کروا کر از سر نو 1233 ہجری بمطابق 1818 ء کو نیا گنبد تعمیر کروایا

گنبد خضراء پر رنگوں کی تاریخ :

(1) سب سے پہلا گنبد 678 ہجری بمطابق 1269 ء کو تعمیر ہوا جس پر زرد رنگ کروایا گیا جس سے یہ" قبة الصفراء " سے مشہور ہوا

(2) پھر 888 ہجری بمطابق 1483 کو کالے پتھر لگادیے گئے پھر اسے سفید رنگ سے رنگ دیا گیا پھر یہ " قبة البیضاء " یعنی سفید گنبد کہلانے لگا

(3) 980 ہجری بمطابق 1572 ء میں انتہائی حسین گنبد بنایا کہ اس پر رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا شاید میناکاری کا کام تھا جس سے دلکش و جاذب منظر کے سبب " رنگ برنگا گنبد " کہلانے لگا

(4) 1253 ہجری بمطابق 1873ء کو عثمانی سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید خان اول نے اسے سبز رنگ کروا دیا اسی باعث اسے " گنبد خضراء " (یعنی سبز گنبد) کہتے ہیں

جو انتہائی دل فریب دلکش ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ رہے گا

(ملخصا از فیضان سنت)

(ملخصا از عاشقان رسول کی 130 حکایات)

کتب فی معرفة الصحابة

(صحابہ کرام کی سیرت پر لکھی گئ کتب کا تعارف)

اس میں کوئ شک نہیں کہ جو کتابیں سیرت صحابہ کرام پر تصنیف کی گئ ہیں وہ مختلف گوشوں اور پہلوؤں سے بڑی اہمیت کی حامل اور مرکۃ الآراء تصانیف ہیں یہ نہایت مفید اور اہم ترین کام ہے

تراجم صحابہ تصنیف کردہ کتابیں بے شمار ہیں ان میں مشہور ترین کتابیں یہ ہیں :

الإستيعاب في معرفة الاصحاب

تالیف :

ابن عبد البر رحمة اللہ علیہ

یہ کتاب معرفت صحابہ کے موضوع پر اہم ترین کتاب ہے اس کتاب کا نام مصنف نے " الاستیعاب " رکھا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ انہوں نے تمام صحابہ کرام کے احوال کا احاطہ کر لیا ہے حالاں کی ایسا نہیں ہے بہت ساری ضروری چیزیں ان سے دور ہوگئ

اس کتاب میں کتب صحابہ کرام کے تراجم و حالات قلمبند کیے گئے ہیں ان کی تعداد ساڑے تین ہزار (3500) ہے اور صحابہ کرام کے ناموں کو حروف معجم کے ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جن میں نام کے پہلے حروف کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن اس کے بعد باقی حروف کا اہتمام متروک ہے ناموں سے فراغت کے بعد مشہور کنیتوں کو ذکر کیا گیا اور کنیت کو بھی حروف معجم کی ترتیب پر رکھا گیا ہے پھر صحابیات کے اسماء پھر ان کی مشہور کنیتوں ذکر کی گی ہیں

أُسْدُ الغابة في معرفة الصحابة

تالیف :

عز الدین ابی الحسن علی بن محمد ابن الاثیر جزری رحمة اللہ علیہ

یہ کتاب اسماء صحابہ کی معلومات کے لیے بے حد عمدہ کتاب ہے اس کے مؤلف نے اس کتاب کی ترتیب و تنسیق اور جمع و تہذیب میں کافی محنت کی ہے اس کتاب میں سات ہزار پانچ سو چون (7554) صحابہ کے تراجم کو ذکر فرمایا ہے چنانچہ حروف معجم کی ترتیب پر اسمائے صحابہ کو ذکر فرمایا ہے حرف اول اور ثانی کی نسبت کرتے ہوئے اسم کے آخر تک اسی طرح حروف معجم کی ترتیب پر ذکر کیا ہے

مؤلف کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں : اس کتاب کو میں نے الف باء تاء ثاء کی ترتیب پر مدون کیا ہے اور ناموں میں حرف اول حرف ثانی اور حرف ثالث کو لازم پکڑا ہے اسی طرح آخر اسم تک کیا ہے باپ اور دادا کے ناموں میں بھی اسی طرح ہے اور ان دونوں کے بعد میں بھی یہی کیا ہے اور قبائل میں بھی یہ طریقہ اپنایا ہے کہ اسماء صحابہ کو ذکر کیا پھر صحابیات کا تذکرہ فرمایا

الإصابة في تمييز الصحابة

تالیف :

حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کتاب اسمائے صحابہ میں جامع تدوین اور کامل و اکمل کتاب ہے مؤلف نے ان تمام کتابوں سے استفادہ کیا ہے جو متقدمین علماء کرام نے اس موضوع پر تصنیف فرمائ ہیں

اس کتاب میں تمام تر ضروری معلومات کو مرتب فرمایا ہے اور اوہام سے کنارہ کشی کی اور ایسے اضافے بھی لیے ہیں جو بعض طرق حدیث میں انہوں نے مناسب سمجھا یا دوسری تصانیف سے اخذ فرما اس طرح یہ کتاب نہایت مفید اور جامع ہے

مصنف علیہ رحمہ نے اس کتاب کو حروف معجم کی ترتیب پر ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اچھی طرح مرتب فرمایا جس میں پہلے اسمائے صحابہ لائے ہیں پھر ان کی کنیت پھر اسمائے صحابیات پھر ان کی

کنیت البتہ اسم اور کنیت میں ہر حرف کی چار کی تقسیم کی ہے جو حروف معجم کی ترتیب پر ایک اضافہ کیا ہے
تو ہر حرف کی چار (4) اقسام بنائی ہیں

قسم اول :

یہ قسم ان کے بارے میں ہے جن کی صحابیات بطرق روایت ثابت ہے خواہ خود راوی نے نقل کیا ہو یا دوسرے کے نقل کرنے اے معلوم ہو یا ان کا ذکر ان الفاظ و عبادات سے ہوا ہو جو صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کریں

قسم ثانی :

یہ قسم ان حضرات کے بارے میں ہے جو صحابہ ہیں لیکن دوسرے صحابہ کے مقابلے میں بچے ہیں حضور علیہ السلام کے عہد میں پیدا ہوئے اور آپ علیہ السلام کے انتقال کے وقت ان کی تمییز تک نہ پہنچ سکے

قسم ثالث :

یہ قسم ان حضرات کے بارے میں ہے جو کتابوں میں ہے جن کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے پہلے کی کتابوں میں ہے اور وہ مخضرمیں میں سے ہیں یعنی وہ صحابہ کرام جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے اور ان کے بارے میں کوئ ایسی حدیث مروی نہیں ہے جس میں یہ کلام ہوکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے یا انہوں نے حضور علیہ السلام کی زیارت کی ہے یہ حضرات بالاتفاق صحابہ میں نہیں ہیں ان کا ذکر تو صرف اس لیے ہوتا ہے کہ یہ طبقہ صحابہ سے ملے ہوئے ہوتے ہیں

قسم رابع :

یہ قسم ان لوگوں کے بیان میں ہے جن کا ذکر قدیم کتابوں میں صحابہ کرام کے ناموں کے ضمن میں غلطی سے بطور وہم آگیا ہے اور اس وہم اور غلطی کا اس قسم میں بیان کیا گیا ہے

لہذا مذکورہ چاروں قسموں کے ناموں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے بالخصوص اس وقت جبکہ صحابہ کرام کے ناموں کی تحقیق کا سلسلہ چل رہا ہو تاکہ تحقیق کرنے والے کو معلوم ہوجائے کہ یہ شخص صحابی ہے یا نہیں یہ جانا بھی ضروری ہے کہ یہ اقسام اکثر و بیشتر سب سے اھم مانی جاتی ہیں

اس کتاب میں تراجم و حالات صحابہ کی تعداد بارہ ہزار دوسو سڑسٹھ (12266) جن میں سے نو ہزار چار سو ستتر(9477) تراجم ان رجال کے ہیں جو اپنے اسماء سے جانے جاتے ہیں اور بارہ سو ارسٹھ (1268) تراجم کنیت سے پہچانے جانے والے رواۃ کے ہیں اور پندرہ سوبائیس (1522) تراجم خواتین کے اسماء اور کنیت والے ہیں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں کتب کو صحیح معنی میں سمجھ کر پڑہنے کی توفیق عطاء فرمائے

شوہر کی کتاب

محدث مغرب عبدالحی الکتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " فھرس الفھارس " میں لکھتے ہیں کہ : " مسالک الھدایة " میں ہے کہ بعض دوستوں نے ابو سالم عیاشی قاھرہ میں بنت باعونی جو کہ بیوی تھیں قسطلانی کی . ان کی بیوی کے اشعار سنائے جو انہوں نے اپنے شوہر کی کتاب " المواھب " کے بارے میں کہے :

کتابُ المواھبِ مامثلُهُ
کتابٌ جليلٌ وکم قد جمع
إذا قال عُمرٌ له مشبهٌ
يقول الوَرَى مِنكَ لايُستَمَعْ

کئی کتابیں جمع ہوچکی ہیں مگر مواھب جیسی کوئی کتاب نہیں
جس وقت وہ بولتی ہے بحر معلوم ہوتی ہے
لوگ کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو نہیں سنی جاسکتی (یعنی یہ تو بہت ضخیم کتاب ہے)

(فھرس الفھارس ج 2 ص 968)

عموماً عورتیں شوہر حضرات کے لیے تعریفی کلمات سے نہیں نوازتی جو تحریرا ہوں اگر نواز دیں تو وہ تاریخ اور کتب میں محفوظ ہو جاتی ہیں جیسا کہ مذکورہ اشعار

درس حدیث آخر کس عمر میں ؟

حدیث شریف پڑھنے اور پڑھانے کے لیے عمر کا جاننا بھی ضروری ہے
پڑھنے کے متعلق متعدد اقوال ہیں
(1) جمہور محدثین کے نذدیک کم از کم پانچ (5) سال کی عمر ہونا ضروری ہے جیسا کہ آج کل ہمارے یہاں بچوں کو نورانی قاعدہ یا مدنی قاعدہ پڑھانے کے لیے مدرسہ بھیج دیا جاتا ہے

(2) بعض علماء کرام کے نذدیک تیس (30) سال کی عمر میں درس حدیث لینا مستحب ہے

(3) امام محمد بن خلاد الرامہرمزی رحمة اللہ علیہ اپنی کتاب " المحدث الفاضل بین الراوی و الواعی " میں امام ابو عبداللہ الشافعی رحمة اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ : بیس (20) سال کی عمر حدیث پڑھنا چاہیے کیونکہ اس وقت عقل پختہ ہونے کا زمانہ ہے اسی طرح امام سفیان ثوری رحمة اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ جب بیس سال تک مبادیات پر محنت کرنے کی اور شرعی احکام پر عمل کرنے کی عادت ہوجائے تو اس کے بعد حدیث کا درس لینا چاہیے

(المحدث الفاضل بین الروای و الواعی ص 188.187)

(4) البتہ راجح اور اصح قول یہ ہے کہ جب تمام مبادی علوم میں پختگی حاصل ہونے کے بعد صلاحیت اور استعداد پیدا ہوجائے اس وقت حدیث کا درس لینا چاہیے اس سے پہلے نہیں

(شرح شرح نخبة الفکر ص 792 . 793)

اسی طرح پڑھانے کی عمر کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں

امام رامہرمزی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : شیخ بننے کے لئے کم از کم چالیس (40) سال کی عمر ہونا ضروری ہے اور اگر پچاس سال ہوجائے تو زیادہ مناسب ہے

(المحدث الفاضل بین الراوی و الواعی ص 352)

یاد رہے مذکورہ قاعدے کے تحت تو بڑے امام داخل نہیں ہورہے یعنی بیان کردہ عمر میں پہچنے سے قبل ہی ان حضرات امام شافعی اور امام مالک رحمهم اللہ نے درس حدیث دینا شروع کردیا تھا امام مالک رحمة اللہ علیہ نے تو اکیس (21) سال کی عمر میں درس حدیث دیتے تھے(فتح المغیث ج 3 ص 229)

امام رامہرمزی رحمة اللہ علیہ نے عمومی طور پر ایک عام قاعدہ کلیہ و ضابطہ بیان کیا ہے جس سے آئمہ حضرات مستثنی ہوسکتے ہیں نیز ہر قاعدہ کلیہ سے مستثنیات کا باب کھلا رہنا خد ایک قاعدہ کلیہ ہے دراصل بات

یہ ہے کہ جب صلاحیت و استعداد حاصل ہو اور ضرورت بھی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے پھر بھی مبادی علوم میں پختگی حاصل ہونے کے بعد درس حدیث دینا شروع کرنا چاہیے الحمدللہ ہمارے اکابرین اہلسنت کا تو معمول تھا کہ پختگی کے بعد ہی درس حدیث دیتےتھے تاکہ درس حدیث کی پوری حلاوت اور لذت محسوس کرسکیں
اللہ ہمیں علم دین کا حق ادا کرنے توفیق عطاء فرمائے

سقوط بغداد اور علم کا نقصان

1258ء میں منگولوں کے ہاتھوں بغداد کی تباہی اور خلافت عباسیہ کے خاتمے کو سقوط بغداد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بغداد کا محاصرہ جو 1258ء میں ہوا ایک حملہ، جارحیت اور بغداد شہر کی بربادی تھا، اس حملہ نے بغداد کو مکمل طور پر برباد کر دیا وہ باشندے جن کو شہر کے حملے کے دوران قتل کیا گیا ان کی تعداد 100000 (ایک لاکھ) سے 1000000 (دس لاکھ) تھی ، یہاں تک کہ بغداد کے کتب خانے بھی چنگیزی افواج کے حملوں سے محفوظ نہ تھے جس میں بیت الحکمة بھی شامل ہے انہوں نے مکمل طور پر کتب خانے تباہ برباد کر ڈالا کر ڈالے

قتل و غارت :

ہلاکو خان کی زیر قیادت منگول افواج نے خلافت عباسیہ کے دار الحکومت بغداد کا محاصرہ کرکے شہر فتح کر لیا اور عباسی حکمران مستعصم باللہ کو قتل کر دیا شہر میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور کتب خانوں کو نذر آتش اور برباد کر دیا گیا. جنگ کے بعد منگولوں نے شام پر حملہ کیا اور دمشق، حلب اور دیگر شہروں پر قبضہ کر لیا اس شکست کے ساتھ ہی امت مسلمہ کے عروج کا دور اول ختم ہو گیا

علم اور علم دوست کا نقصان :

بیت الحکمہ، جو بے شمار قیمتی تاریخی کتب اور مخطوطات اور طب سے لیکر علم فلکیات، علم حدیث، علم رجال، علم فقہ، علم تفسیر، علم

نحو، علم صرف وغیرہا تک کے موضوعات پرلکھی گئی کتب کا گھر تھا کو تباہ کر دیا گیا زندہ بچ جانے والوں نے کہا کہ دریائے دجلہ کا پانی ان کتب کی سیاہی کے ساتھ سیاہ پڑ گیا جو بہت زیادہ تعداد میں دریا میں پھینک دی گئی تھیں نہ صرف یہ مگر کئی دنوں تک اس کا پانی علماء و مشائخ سائنسدانوں اور فلسفیوں کے خون سے سرخ رہا شہریوں نے فرار ہونے کی کوشش کی مگر منگول سپاہیوں نے کسی کو نہیں چھوڑا مزید یہ کہ مرنے والوں کی تعداد 90000 (نوے ہزار) ہو سکتی ہے دیگر تخمینے کافی زیادہ ہیں دیگر کا دعوی ہے کہ انسانی زندگی کا نقصان کئی لاکھ تھا

مؤرخین کا کہنا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد تقریباً 200000 (دولاکھ) سے 1000000(دس لاکھ) ہے منگولوں نے لوٹ مار کی اور پھر مساجد،مدارس، محلات، لائبریریوں اور ہسپتالوں کو تباہ کر ڈالا شاہی عمارتوں کو جلا دیا گیا خلیفہ کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کے اپنے شہریوں کا قتل عام اور اپنے خزانے کی لوٹ مار دیکھنے کے لیے مجبور کر دیا گیا منگولوں نے ایک قالین میں خلیفہ کو لپیٹ کر اپنے گھوڑوں کے نیچے کچل دیا

حوالہ جات :

سقوط بغداد

سقوط بغداد سے سقوط ڈھاکہ تک

سقوط بغداد کے اسباب

اگر نبی ہوتو اس کا ترجمہ کرو

جب مسیلمہ پنجاب کذاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کلام کے اعجاز کا چیلنج اور نبوت کا دعویٰ کیا تو ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ ،محقق اہلسنت حضرت علامہ ابوالفیض فیضی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے 13 فروری 1899ء کو مسجد " حکیم حسان الدین" سیالکوٹ میں پہنچے اور مرزا قادیانی کو اپنا غیرمنقوط (جس میں کوئی نقطہ نہ ہوں) قصیدہ پیش کیا آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے عربی میں ایک ایسا قصیدہ مہملہ لکھا کہ جس میں کوئی بھی

نقطہ نہ تھا جس میں تحریر تھا اگر تم نبی ہو اور تجھ پر وحی نازل ہوتی ہے تو اس قصیدہ مہملہ (بغیر نقطوں والے) کو حاضرین مجلس کے سامنے ترجمہ کرکے سنا اور سمجھا دیں گے تو میں (ابو الفیض فیضی) آپ کو سچا نبی تسلیم کرلوں گا، مرزا قادیانی نے کچھ دیر اس قصیدہ غیر منقوطہ کو دیکھا پھر اپنے ایک پیروکار کو دے دیا، بات اس سے بھی نہ بن سکی تو خلف نابلد نے پریشانی کی حالت میں فبہت الذي كفر کا مصداق بن کر یہ قصیدہ صاحبِ قصیدہ کو واپس کیا اور مرزا قادیانی نے کہا یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے آپ خود ہی اس کا ترجمہ کردیجیے، یہ قصیدہ اکتالیس (41) اشعار پر مشتمل حسین گلدستہ ہےجو پنجاب لائیبریری میں محفوظ ہے . اس کے شروع کے اشعار اردو ترجمہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں:

لمالک ملکه حمد ، سلام علی رسوله علم الکمال

حمودٍ أحمد و محمدٍ و طهور مع أولاد وآل

بادشاہت کے مالک کے لیے تمام تر تعریف اور ان کے رسول پر سلام ہو جن پر علم اپنی انتہا کو پہنچا، جو حمود (سب سے زیادہ تعریف کرنے والے) احمد اور محمد ہیں اور اپنے اصحاب اور آل سمیت پاک ہیں

حضرت امام جلال الدین محلی حیات و خدمات

آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد الانصاری المحلی القاھری ہے

القاب :

جلال الدین ، جلال المحلی ، شمس الدین و الملت

محلِی کہنے کی وجہ :

محلی قاہرہ کے علاقے محلی کبری میں پیدائش کی وجہ سے محلی کہا جاتا ہے

آپ مسلکا شافعی ہیں مسکنا اور مولدا قاھری ہیں

ولادت :

شوال 791 ھ بمطابق 1389ء کو میں"محلہ کبری " قاھرہ میں پیدا ہوئے

تعلیم :

امام سخاوی رحمۃ اللّٰہ علیہ الضوء الامع میں فرماتے ہیں
فقہ و اصول فقہ امام شمس الدین برماوی ، ابراھیم بیجوری ، امام بلقینی ،عز الدین ابن جماعہ رحم اللّٰہ علیہم سے ،
نحو امام شھاب العجیمی ، شمس شطنوفی رحم اللّٰہ علیہم سے ،
علم الفرائض و حساب ناصر بن انس المصری رحمۃ اللہ علیہ سے ،
منطق و بلاغت امام بدر اقصرائی سے ، تفسیر امام بساطی رحمۃ اللہ علیہ سے
اور حدیث و اصول حدیث امام ولی عراقی اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحم اللّٰہ علیہم سے حاصل کیے یہو آپ علوم و فنون کے جامع ہوئے

اساتذہ وشیوخ :

حسن المحاضرہ اور دیگر کتب میں آپ کے اساتذہ کی تعداد اٹھائیس (28) سے زائد بتائی گئی ہے جن میں مشہور و معروف یہ ہیں
سراج الدین بن ملقن المعروف امام ابن ملقن رحمۃ اللّٰہ علیہ
سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ
عز الدین ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ
محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ علیہ
شمس الدین محمد بن ابراھیم شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
ابراھیم بیجوری رحمۃ اللّٰہ علیہ

تلامذہ :

آپ نے قاھرہ کے بعض مدارس میں تدریس بھی کی جن کے نام یہ ہیں
مدرسہ برقوقیہ ، مدرسہ مؤیدیہ یہ وہ مدرسہ ہے جس میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ تدریس فرمایا کرتے تھے

آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے آئمہ کرام ہیں جن میں چند کے نام یہ ہیں
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللّٰہ علیہ
امام سخاوی رحمۃ اللّٰہ علیہ
ابراھیم بن مقدسی رحمۃ اللّٰہ علیہ
نور الدین سمودی رحمۃ اللّٰہ علیہ
احمد بن محمد منوفی المعروف قاضی منوفی رحمۃ اللّٰہ علیہ
عبدالحق بن محمد سنباطی رحمۃ اللّٰہ علیہ

تفسیر جلالین :

ابتداءً امام جلال الدین محلی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اس تفسیر کی تالیف کا آغاز کیا تھا،آپ نے سورہ کہف سے شروعات کی اور آخر قرآن تک تفسیر کر لی پھر سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی اور اس کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور یہ تفسیر ادھوری رہ گئی. امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا اور سورہ بقرہ سے سورہ اسراء کے آخر تک تفسیر لکھ کر اس کتاب کو مکمل کردیا،چونکہ سورہ فاتحہ کی تفسیر محلی صاحب کے قلم سے تھی اس لیے اس کو کتاب کے اخیر میں سورۃ الناس کی تفسیر کے بعد رکھ دیا تاکہ محلی صاحب کی پوری تفسیر ایک جگہ رہے او ران کی تحریر کردہ تفسیر ایک جگہ،یہی وجہ ہے کہ تفسیر جلالین کی شروعات سورہ بقرہ سے ہوئی ہے نہ کہ سورہ فاتحہ سے یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ بقرہ سے سورہ اسراء کے آخر تک یعنی نصف قرآن کی تفسیر صرف چالیس دن کے اندر تحریر کی جیسا کہ خود سورہ اسراء کی تفسیر کے خاتمہ پر لکھتے ہیں: وألفتہ فی قدر میعاد الکلیم‘‘ کلیم اللہ یعنی حضرت موسی علیہ السلام کے لئے مقرر کردہ میعاد (یعنی چالیس دن) میں میں نے یہ کتاب تالیف کی. آگے لکھتے ہیں :

فرغت من تأليفہ يوم الأحد عاشر شهر شوال سنۃ سبعين وثمان مائۃ وكان الابتداء فيہ يوم الأربعاء مستهل رمضان من السنۃ المذكورة (تفسير جلالين ص 240)

یعنی یکم رمضان 870 ھ سے دس شوال 870 ھ کے بیچ کل چالیس دن میں یہ کتاب تالیف ہوئی

تصانیف :

امام محلی نے قیمتی کتابیں تصنیف فرمائیں جو نہایت مختصر اور عمدہ عبارت پر مشتمل ہیں

(1) تفسیر جلالین

(2) البدر الطالع في حل جمع الجوامع

(3) كنز الراغبين شرح شرح المنہاج الطالبين

(4) مختصر التنبيه للشيرازی

(5) شرح تسهيل الفوائد فی النحو

(6) الجهر بالبسملة

(7) شرح الاعراب عن قواعد الاعراب

(8) شرح مقصورة ابن حازم

(9) كنز الذخائر فی شرح التائية

(10) مناسك حج

(11) القول المفيد في النيل السعيد

(12) الانوار المرضية شرح مختصر البردة

(13) الطب النبوي

(14) كتاب الجهاد

(15) شرح الشمسية فی المنطق لنجم الدين القزوينی

(16) حاشية على شرح جامع المختصرات في فروع الشافعية

(17) تعليقة على جواهر البحرين في الفروع

(18) شرح عروض اندلسي

(19) شرح الورقات في اصول الفقه

نوٹ :

مذکورہ کتب میں بعض ناتمام ہیں اور بعض مطبوع ہوچکی ہیں

وفات:

مرض اسہال کے سبب آپ کی وفات 15 رمضان المبارک 864ھ بمطابق 1459 مصر کے شہر قاہرہ میں ہوئی آپ کو اپنے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا

حوالہ جات :

حسن المحاضرہ

شذرات الذہب

الضوء الامع

تفسیر جلالین

محدث مغرب حضرت سید عبدالحي الکتانی

امام اہلسنت کے خلفاء کی تعداد بیشمار تھی جو برصغیر اور حرمین شریفین اور دیگر بلاد تک پھیلے تھے رسالہ اَلاِجَازَاتُ المَتِيْنَة لِعُلَمَاءِ بَكَّة وَالْمَدِيْنَة کے سر سری مطالعے سے آپ کے خلفاء کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے آپ کے متعین خلفاء کی تعداد کا اندازہ لگا مشکل ہے تاہم انہی میں سے ایک محدث مغرب حضرت علامہ عبد الحی بن عبد الکبیر الکتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ ہیں

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدث ، فقیہہ ، مؤرخ ، مصنف ، شاعر ، عظیم مبلغ ، اور سلسلہ کتانیہ کے پیشواہ تھے آپ کو تفسیر ، حدیث ، فقہ ، اصول فقہ ، تصوف تاریخ اور لغت پر مکمل عبور حاصل تھا تاہم خاص شغف علم حدیث و اسماء الرجال میں تھا آپ کی مشہور و معروف کتب فہرس

الفھارس اور التراتیب الاداریۃ ہیں آپ کو پانچ سو (500) سے زائد مشائخ سے اکتساب فیض اور اجازت و خلافت کا شرف حاصل ہے

آپ کو اس لحاظ سے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں کہ عرب میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جس عظیم محدث کو سب سے پہلے شرف خلافت و اجازات سے نوازا وہ آپ کی ہی ذات گرامی تھی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ سے محدث مغرب کی ملاقات مکہ مکرمہ میں 1323ھ بمطابق 1905 ایام حج کے دوران ہوئی اس ملاقات میں امام اہلسنت نے اجازت عامہ فی السلوک کی اجازت طلب کرنے پر دی

امام اہلسنت آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں :

محدث المغرب جلیل المنصب السید الفاضل العالم الکامل مولانا السید عبدالحی ابن السید الکبیر الشریف عبد الکبیر الکتانی الفاسی

(اَلاِجَازاتُ المَتِیْنَۃ لِعُلَمَاءِ بَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃ ص 4)

مزید دوسری جگہ ارشاد فرمایا

المحدث الفاضل العالم الکامل السید النسیب الحسیب الاریب مجمع الفضائل مبنع الفواضل مولانا السید الشیخ محمد عبدالحی ابن الشیخ الکبیر السید عبد الکبیر الکتانی الحسنی الادریسی الفاسی محدث الغرب بل محدث العجم والعرب انشاء الربث

(اَلاِجَازاتُ المَتِیْنَۃ لِعُلَمَاءِ بَکَّۃ وَالْمَدِیْنَۃ ص 15)

امام اہلسنت کا القاب سے ذکر کرنا محدث مغرب کی علمیت و جلالت کا ظہور ہے

مزید یہ کہ محدث مغرب رحمۃ اللّٰہ علیہ امام اہلسنت کی علمی وجاہت اور روحانی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ زندگی بھر ان کا تذکرہ ادب و احترام سے کرتے رہے یہی جھلک آپ کا تحریروں میں بھی نظر آتی ہے جہاں آپ نے امام اہلسنت کا تذکرہ انتہائی عقیدت و احترام اور القاب سے کیا جیسا

کہ اپنی کتاب " الاجوبة النبعة عن الاسئلة الاربعة " میں امام اہلسنت کے بارے میں ارشاد فرمایا :

صاحب التأليف العيديدة العلامة الكبير الشهاب احمد رضا علي خان البريلوي الهندي

(الاجوبة النبعة عن الاسئلة الاربعة ص 70)

اسی طرح دوسری جگہ مسلسل بالاولیہ کا ذکر کرتے ہوئے " فهرس الفهارس " میں ان القاب سے ذکر خیر کیا :

وحدثنا به الفقيه المسند الصوفى الشهاب احمد رضا علي خان البريلوي الهندي و هو اول حديث سمعته منه بمكة

(فهرس الفهارس ج 1 ص 86)

علامہ کتانی نے اپنی کتاب " اداء الحق الفرض الذين يقطعون ما امر الله به ان يوصل و يفسدون فی الارض " میں اپنے بعض مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے امام اہلسنت کا بھی ذکر خیر فرمایا مولانا مفتی محمد اسلم رضا شیوانی دام ظلہ العالی کہتے ہیں کہ یہ کتاب ابھی طبع تو نہیں ہوئی البتہ مخطوط سے امام اہلسنت کا تعارف علیحدہ طور پر مکتبہ دار الامام یوسف النبهانی سے " ترجمة امام اهل السنة احمد رضا خان البريلوي " کے نام سے کتابی صورت میں طبع ہوچکا ہے

شیخ کتانی نے امام اہلسنت کی خدمات کا ذکر اپنی کتاب " اليواقيت الثمينة فی الاحاديث القاضية " میں کیا اور " المباحث الحسان المرفوعة الی قاضی تلسمان " میں امام اہلسنت کو بطور شیخ تصوف ذکر کیا

(المباحث الحسان المرفوعة الی قاضی تلسمان ص 252)

الله ان صدقے ہماری مغفرت فرمائے آمین

حوالہ جات :

خلیفہ امام اہلسنت شیخ سید عبدالحی الکتانی ادریسی حسنی فاسی رحمۃ اللّٰہ علیہ (مخلصا)

فهرس الفهارس

المباحث الحسان المرفوعة الی قاضی تلسمان

الاجوبة النبعة عن الاسئلة الاربعة
الإجازات المتينة لعلماء بكَّة وَالمدينة

تعارف برادر اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ محمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ

خاندان رضویت کے گمانیوں کی زندگی گزارنے والی شخصیت ، جی ہاں خاندان رضویت کا ایک ایسا فرد جو ممتاز عالم دین ،مفتی اسلام ، ماہر علم الفرائض ، ادیب ، تھے جن کا تذکرہ کمیاب ہے ان کا نام برادر اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد رضا خان بریلوی

ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے

نام :

محمد رضا عرف ننھے میاں

والد :

رئیس المتکلمین حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ رئیس المتکلمین کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں

تعلیم :

رسم بسم اللہ والد محترم نے ادا کی آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی کم سنی کے عالم میں والد محترم کی وفات ہوگئی حالت یتیمی میں پروان چڑھے جب شعور آیا تو برادر محترم (امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ) کی درس گاہ اور شخصیت ساز تربیت گاہ سے وابستہ ہوئے برادر مکرم کی شفقت اور بہترین تعلیم و تربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ ممتاز علم ربانی ، بالغ نظر مفتی ، دور اندیش مفکر بن کر عالم اسلام پر ابھرے

اساتذہ :

رئیس المتکلمین حضرت مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃ اللّٰہ علیہ) حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ نے رئیس المتکلمین کے

تلامذہ میں محمد رضا خان کا نام اس وجہ سے لکھا کہ آپ نے ان کو رسم بسم اللّٰہ پڑھائی)
امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ

فتویٰ نویسی :

علوم معقول و منقول خصوصاً علم الفرائض میں آپ مہارت تامہ اور ید طولیٰ رکھتے تھے دارافتاء بریلی شریف کا جب شہرہ ہوا اور کثرت سے استفتاء (سوالات) آنے شروع ہوگئے تو علم الفرائض و میراث کے متعلقہ مسائل کے فتوے حضرت مولانا محمد رضا رحمۃ اللّٰہ علیہ ہی لکھا کرتے تھے

تقریب نکاح :

غلام علی خان کی صاحبزادی سکینہ بیگم کے ساتھ عقد نکاح ہوا شادی خانہ آبادی کے موقع پر استاذ زمن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے سہرا لکھا

ہے مجھے تار رگ جان کے برابر سہرا
دیکھیں پھولوں کا جو نوشاہ کے سر پر سہرا

مکمل سہرا استاذ زمن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ کے دیوان " ثمر فصاحت " میں موجود ہے

اولاد :

عین جوانی میں وفات کے سبب آپ کے یہاں ایک بیٹی ہوئی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ کے صاحبزادے مفتی اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ کے نکاح میں آئیں مفتی اعظم ہند رحمۃ اللّٰہ علیہ سے سات بیٹیاں اور ایک بیٹا انور رضا خان ہوئے مگر چار برس ہی گزرے تھے کہ قاصد اجل آپہنچے انوار رضا خان کو اپنے پردادا حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللّٰہ علیہ کے پائنتی میں دفن کیا گیا

انتظامی و دینی مصروفیات :

آپ علم و فضل کے ساتھ ساتھ خاندان اور حسن انتظام میں اپنی مثال آپ تھے جب برادر مکرم کو علمی مشاغل اور فتاواجات میں مستغرق دیکھا تو خانگی (خاندانی) اور جاگیری (زمین کے معاملات) ذمے داریوں کو اپنے کاندھوں پر لے لی گویا کہ آپ اعلیٰ حضرت کے قوت بازو بن کر اپنی جاگیر کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی جاگیر کا انتظام بھی کرنے لگے اعلیٰ حضرت کو بس خدمت دین اور فروغ علم دین کے لیے آزاد کی کردیا امام اہلسنت بھی آپ پر جملہ امور میں مکمل اعتماد کرتے اس کے علاوہ آپ کی دینی دل چسپی بھی برقرار رہی عملی معاملات میں مشغول رہے فتوجات کے علاوہ امام اہلسنت کے مُسودَّوں کو بھی دیکھتے رہے جس کا ثبوت ان کی لگائی ہوئی مہر سے ملتا ہے

ایک اہم خاصیت :

آپ کو قریب سے دیکھنے والوں کا بیان ہے مصروف ترین زندگی گزارنے کے باوجود آپ سے کوئی نماز ترک نہ ہوئی زندگی بھر تمام نمازیں باجماعت ادا فرمائیں جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کوئی نماز و روزہ قضا نہ تھا

وفات :

عین جوانی کے عالم میں 21 شعبان المعظم 1358ھ بمطابق 5 اکتوبر 1939ء کو رات بعد نماز عشاء دنیا سے رخصت ہوئے نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالعزیز خان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے پڑھائی. جنازہ میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی، مفتی امجد علی اعظمی، مولانا سردار احمد خان ، مولانا احمد یار خاں نعیمی رحمھم اللہ ان ہستیوں نے شرکت کی. آپ کو اپنے آبائی قبرستان میں والدین کریمین کے پاس سپردِ خاک کیا گیا مفتی اعظم ہند نے مزار تعمیر کروایا

حوالہ جات : مولانا نقی علی خاں حیات اور علمی و ادبی کارنامے
حیات اعلیٰ حضرت-ثمر فصاحت
حضرت علامہ و مولانا محمد رضا خان بریلوی (از افروز قادری چریاکوٹی)

تعارف ڈاکٹر الشیخ عبدالعزیز الخطیب الحسنی الجیلانی

نام : عبدالعزیز الحسنی

مسلکا شافعی ہیں اور مشربا شازلی قادری ہیں

ولادت کی بشارت :

1956ء میں دمشق میں پیدا ہوئے ولادت کی بشارت پہلے ہی مل گئی تھی مزید آپ

(شیخ عبدالعزیز الخطیب) اپنی کتاب " غرر الشام فی تراجم آل الخطیب " میں لکھتے ہیں کہ عارف باللہ شیخ احمد الحارون رحمۃ اللّٰہ علیہ نے میری والدہ سے میری ولادت سے قبل فرمایا ان شاءاللہ تم ایک بیٹا پیدا کروگی اس کا نام عبد العزیز رکھنا اور وہ عبد العزیز دباغ جیسا ہوگا میری ولادت ہوئی پھر والدہ ماجدہ کے پاس لایا گیا اور لڑکے کی خوشخبری سنائی گئی تو وہ بہت خوش ہوئی شیخ احمد الحارون رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فرمان کے مطابق میرا نام عبد العزیز رکھا گیا .

والد ماجد مجھے حفظ قرآن کی ترغیب دیتے رہتے۔ شاید یہ سب شیخ احمد الحارون کی بشارت کے سبب سے ہوا ہو لہذا میں نے چھوٹی سی عمر میں عم پارہ یاد کرلیا اور جب دس سال کا ہوا تو بڑی سورتوں کو یاد کرنا شروع کر دیا

سلسلہ نسب :

آپ 25 واسطوں سے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ سے ملتے ہیں آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے

فضيلة الشيخ الدكتور السيد عبد العزيز بن العلامۃ الشيخ محمد سهيل بن الشيخ عبد الفتاح ابن العلامۃ الشيخ محمد بن العلامۃ الشيخ عبد الله بن الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الشريف محمد الخطيب القادري الحسنی و الحسین الجیلانی الشافعی الاشعری الدمشقی

الخطیب کہنے کی وجہ :

آپ کے پانچویں دادا شیخ علامۃ محمد الخطیب رحمۃ اللّٰہ علیہ ہیں جن کا نام محمد اور لقب الخطیب ہے ان کو سب سے پہلے خطیب کے لقب سے نوازا گیا اس وجہ سے آپ کے خاندان کو " آل الخطیب " کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ کا خاندان علمی و روحانی رہا ہے اور شیخ عبدالعزیز الخطیب نے اپنے خاندان کے تمام افراد کے تراجم (تعارف) کے لیے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام " غرر الشام في تراجم آل الخطیب " ہے

اساتذہ :

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے جامع الاموی الکبیر دمشق میں حاصل کی پھر مختلف کبار مشائخ شام سے تعلیم کا سلسلہ جاری رہا جن میں چند مشہور معروف مشائخ کرام نام درج ذیل ہیں

1 علامة المحدث الفقيه الشيخ محمد صالح بن أحمد الخطيب الحسني

2 علامة الشام محدث الشام الاكبر الشيخ بدر الدين الحسني

3 شيخ الطريقة الشاذلية وأمام أهل عصره في الأذواق والمعارف العلامة العارف بالله تعالى سيدي الشيخ عبد الرحمن الشاغوري

4 علامة الشيخ عبد الرحمن بن أحمد التلمساني

5 علامة الفقيه الحنفي الشيخ أديب الكلاس

6 شيخ الطريقة القادرية بمكة المكرمة العلامة الشيخ وهاج الصديقي

7 علامة المحدث الشيخ نور الدين عتر رحمهم اللہ تعالیٰ

بیعت و خلافت :

آپ کو علوم و فنون اور سلسلہ قادریہ ، نقشبندیہ ، شاذلیہ،مولویہ ،بدویہ ، کے علاوہ 40 سے زائد سلسلوں کی اجازت حاصل ہیں آپ کو دمشق میں " شيخ الشازلية القادرية " سے معروف ہیں

سلسلہ رفاعیہ میں شیخ عبد الحکیم عبد الباسط سے اور

سلسلہ شاذلیہ میں شیخ الشاذلیہ فی بلاد الشام عبدالرحمن الشاغوری اور الشیخ شکری لطفی

سلسلہ قادریہ و نقشبندیہ میں شیخ الطریقین شیخ احمد الوهاج سے

اور اسی طرح آپ کو شیخ احمد نصیب المحامید ، شیخ محمود قویدر ، شیخ محمد ریاض ، شیخ یاسین سوید ، شیخ ریاض المالح ، آپ کے چاچا شیخ محمد طہ الخطیب سے بھی اجازات حاصل ہیں

تدریس :

جامع مسجد الدرویشیة میں شیخ عبد الوکیل الدوبی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے زیر سایہ نماز ظہر کے بعد فقہ اربعہ کی تدریس فرمائی

فقہ حنفی میں :

حاشیہ ابن عابدین ، طحطاوی علی المراقی

فقہ شافعی میں :

شرح ابن قاسم ، کفایة الاخیار ، روضة المحتاجین

فقہ مالکی میں :

مختصر ابن عاشر (والنور المبین للکافی) ، العشماویة علی ابن ترکی ، شرح الصاوي علی الجالین

یونہی فقہ حنبلی میں بھی :

الروض المربع ، الجمع بین الإقناع و المنتهی

اور حدیث میں : جامع الاصول کا درس دیا یہوں کہا جاسکتا ہے آپ مذاھب اربعہ میں اچھی گرفت رکھتے ہیں جو کہ آپ کی تدریس کی مہارت پر دال ہے مدرس حضرات جانتے ہیں مذاھب اربعہ میں تدریس کرنا کمال در کمال ہے 1995ء 1416میں مدرسة التهذیب والتعلیم کا آغاز کیا جس میں آپ نے تدریس بھی کی. اس کے علاوہ جامع الجارح بالمهاجرین میں بھی تدریس کرتے رہے ہیں

فی الحال تدریس موقوف ہے

دنیاوی تعلیم :

دنیاوی تعلیم کویت اور بیروت سے حاصل کی آپ کے MA کے مقالے کا نام " میزان الاخیار فی تجارة و التجارة علی المذاهب الاربعة " اس مقالے کے مشرف ڈاکٹر مصطفیٰ البغا تھے

آپ کے Diploma کے مقالے کا نام " میزان الاخیار فی تجارۃ و التجارۃ علی المذھب الحنفی " ہے

اشاعت دین :

آپ نے اشاعت دین کے لیے بغداد ، عراق ، مصر ، کویت، ترکی ،جزائر ، امیریکا ، افریقہ ، پاکستان بنگلادیش ، ھندوستان ، سنگاپور سفر بھی کیے ہیں

اشاعت دین کے لیے آپ نے مدرسۃ التھذیب و التعلیم قائم کیا ہے اور مزید " ادارۃ السلوک الصوفیہ " کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جو مختلف ممالک میں اپنا کام کررہی ہے اس تنظیم کے تحت عالمی صوفی کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے الحمدللہ یہ کانفرنس ملک پاکستان میں 2 مرتبہ ہوئی ہے

مشائخ پاکستان سے محبت :

آپ سیدی مرشدی امیر اہلسنت مولانا الیاس عطارقادری دام ظلہ اور قبلہ محافظ ختم نبوت بابا رضوی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے بڑی محبت فرماتے ہیں امیر اہلسنت محبت کا اظہار یوں فرمایا کہ 2017 کی عالمی صوفی کانفرنس مِیں شریک تمام مشائخ کرام کو فیضان مدینہ لاۓ آپ نے اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ سے فرمایا کہ : سِیدی شیخ الیاس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اگر پوچھا کہ کیا کسی نیک آدمی کی صحبت میں کوئی وقت گزارا تو میں عرض کروں گا میں نے الیاس قادری کی صحبت میں کچھ وقت گزارا ہے

یقیناً اتنی بڑی شخصیت کا سیدی و مرشدی کے متعلق اس طرح کے الفاظ کہنا کسی سند سے کم نہیں

بابا جی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے متعلق محبت کا اظہار ان کے چہلم پر ان شہزادے حضرت مولانا سعد رضوی دام ظلہ سے ان الفاظ میں کیا : اخی سعد یا سعد السعود اھل الشام یبایعوک میرے بھائی سعد اے سعد سعادتوں والے اہل شام آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں

آپ کا باباجی کے شہزادے سے محبت کا اظہار کرنا یقیناً انہی سے محبت ہے

امتیازیت و خصوصیات :

■آپ نے مذاهب اربعہ میں تدریس فرمائی

■آپ مذاهب اربعہ کے مفتی بھی ہیں آپ کا مجموعہ فتاویٰ بنام " الفتاویٰ علی المذاهب الاربعة " ہے

■آپ نے فقہ حنفی میں تجارت کے موضوع پر Diploma کیا مقالہ کا نام " " میزان الاخیار فی تجارة و التجارة علی المذهب الحنفی " یاد رہے آپ مسلکا شافعی ہیں

■آپ کا سلسلہ نسب سرکار غوث الاعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ سے 25 واسطوں سے ملتا ہے

■آپ کو ثلاثیات بخاری 16 واسطوں سے اجازت حاصل ہے۔

مؤلفات :

آپ مفتی ، مصنف ، محقق ، مؤلف بھی ہیں آپ کی تألیفات سے آپ کی علمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

آپ کی سات (7) موسوعات حدیث ،فقہہ ، تصوف ، عقائد ، خطبات ، تاریخ السلامیہ ، دروس کے موضوعات پر ہیں

موسوعة الحدیث الشریف (4 مجلد)

موسوعة الفقة الشافعی (20 مجلد)

موسوعة التصوف (9 مجلد)

موسوعۃ العقائد (5 مجلد)

موسوعة خطب المنبریه (12 مجلد)

موسوعة الشخصیات الاسلامیه (7 مجلد)

یہ تمام الگ الگ ہیں ان سابقہ موسوعات کا علیحدہ سے مجموعہ بھی تیار کیا گیا ہے " موسوعة الاعمال الکاملة " کے نام سے جو 33 (تینتیس) جلدوں پر مشتمل ہے

موسوعة الدورس البدریه (5 مجلد)

یہ موسوعہ محدث الشام الاکبر حضرت امام بدر الدین الحسنی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے دیے ہوئے درس ہیں جن کو ان والد محترم حضرت محمد سہل الخطیب الحسنی نے قلم بند کیا پھر شیخ عبدالعزیز الخطیب نے تحقیق و تخریج کی

مزید آپ کے والد محترم محمد سہل الخطیب نے چار (4) کتابیں تحریر کی ہیں (جن پر شیخ عبدالعزیز الخطیب نے تحقیق و تخریج کی ہیں) چند کی تصاویر کمنٹ میں ہیں

1 کتاب الاسراء و المعراج

2 کتاب مناسک الحج و العمرۃ

3 کتاب الدعوات

4 الوصية الواجبة

(1) ضم ثلاثة اقمار على متن غاية الاختصار فی الفقه على المذاهب الاربعة

(2) مناسک الحج و العمرة على المذهب الشافعی

(3) سور من القرآن و ادعية مختارة من الكتاب و السنة

(4) تنبيه الابرار الى كفاية الاخيار فی المذهب الشافعی

(5) النفحة العليه فی اناشيد الحضرة الشازليۃ

(6) مع الله فی الاذكار و الاوراد

(7) زاد المسلم من اذكار الكتاب السنة

(8) احكام الصيام على المذاهب الاربعة

(9) اربعون حديثا فی خصائص سيدنا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

(10) شرح ابن قاسم الغزی

(11) صرخات منبرية فی تاريخ المئة الاولى الهجرية

(12) السيرة النبوية بإكمالہا ثم تاريخ الخلفاء حتى سيدنا عمر بن عبدالعزيز رضی اللّٰہ عنہ

(13) غرر الشام فی تاريخ آل الخطيب الحسنی و معاصرهم

(14) مراقي العبودية فی توحيد رب البرية

(15) ديوان الشيخ عبد القادر الحمصى
(16) مذكورة فى عقيدة اهل السنة و الجماعة
(17) نفخات منبرية فى سيدة آئمة المذاهب الفقهية
(18) الادلة المؤتلفة فى مبيت مزدلفة
(19) صفة الصلاة النبى بين الشريعة و الطريقة
(20) فقه العبادات على مذهب الامام مالک رضى اللّٰہ عنہ
(21) تحقيق كفاية الاخيار للعلامة تقى الدين الحصنب فى الفقہ الشافعي
(22) الفتاویٰ على المذاهب الاربعة
(23) حاشية على مفيد العوام للجردانى فى الادلة
(24) مختصر حاشية الامام الباجورى على شرح ابن قاسم
(25) مدار الفتویٰ فى المذهب الشافعى
(26) رسالة فى مصطلح الحديث النبوى الشريف
(27) مختصر الاسرائيليات فى تفسير و الحديث الشريف
(28) مختصر تربية الاولاد فى الاسلام
29 الخطيب الجمعية
(30) براعة الاستدلال فى الخطابة
(31) آيات المجالس
(32) مختصر خصائص اللغة العربية و ظرق تدريسها
(33) الحكام تجويد القرآن
(34) امهات المؤمنين
(35) البدر فيمن حضر غزوة بدر
(36) مختصر تاريخ المذاهب الاسلامية فى العقائد
(37) نفخات منبرية فى القضايا الايمانية
(38) نفخات رمضانية
(39) الدروس الجمعية
(40) شرح عمدة السالک لابن النقيب

(41) نفخات المنبرية فی السيرة النبوية (یہ رسالہ موسوعۃ المنبریۃ یہ مآخد ہے)
(42) الجوهرة شرح الجوهرة
(43) الخطب الناجح (یہ رسالہ موسوعۃ نفخات منبریۃ یہ مآخد ہے)
(44) سلسلة صحح صيامک
(45) رسالة فی ترجمة الامام العلم الشيخ عبد القادر الجيلانى قدس الله سرہ
(46) عمدة المفتى مختصر المجموع للامام النووى (مجلد 2)
(47) الطريقة الشازلية فی الديار الشامیۃ (یہ رسالہ موسوعة التصوف یہ مآخد ہے)
(48) نفخات منبرية فی الاوامر و النواهى الشرعية
(49) سجل اسرة الحسينة آل الخطيب
(50) مقدمة فی مصطلح (شرح ابيات البيقونية)
(51) نصوص مختارة من الكتاب الشعراء الاسلاميين
(52) نصوص تطبيقية منتقاء على الهمزات الاملائيةوغيرها
(53) كتاب الهداية المرشدة
(54) مقتطات من الخطاب النبوية والصحابة و التابعين
(55) نفخات منبرية فی سيرة اعلام المذاهب الفقهية

حوالہ جات :

غرر الشام فی تراجم آل الخطيب
احباب شیخ عبدالعزیز الخطيب الحسنى (فیس بک پیج)
نسیم الشام (ویب سائٹ)
D-Abdulaziz-alkhatib.com (ویب سائٹ)

خلیفہ اعلی حضرت برہان ملت مفتی عبد الباقی محمد برھان الحق جبل پوری رحمۃ اللّٰہ علیہ
(المعروف برہان الحق جبل پوری)

برھان ملت کی عظمت وشان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ کے چہیتے شاگرد اور منہ بولے بیٹے تھے
آپ عموماً سفید عمامہ سر پر زیب فرماتے چہرا نہایت خوبصورت اور نورانی تھا گفتگو فرماتے تو یو معلوم ہوتا گویا پھول جھڑ رہے ہوں گستاخانِ رسول کا معاملہ آتا تو مداہنت کو راہ نہ دیتے مسلک اہلسنت و جماعت کے نہایت معتبر اور مستند ترجمان کی حیثیت سے رہے تحریر و تقریر اجلاس ومحفل ہر جگہ فکر رضا کے امین و پاسبان تھے آپ کا تعارف اگر لکھا جائے یہ تحریر ایک مکمل کتاب بن جائے مگر فقط تحریر کو تحریر کی راہ دے رہا ہوں تاکہ ان عظیم شخصیات کے نام پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ ان کی سیرت کا مطالعہ ہوجائے تاکہ اکابرین اھلسنت سے شناسی رہے اور ان کا تعارف عام ہوں

نام و نسب :

عبد الباقی محمد برھان الحق بن عید الاسلام مولانا عبدالسلام بن مولانا عبدالکریم یوں
آپ کا سلسلہ نسب اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ سے ملتا ہے یعنی آپ نسباً صدیقی ہیں

القاب :

برھان الملت ، برھان الاسلام ، برھان الطب و الحمکۃ
امام اہلسنت کی جانب سے عطاء کردہ القاب و خطاب :
ناصر الدین المتین ، کاسر رؤس المفسرین ، قرۃ عینی و درۃ زینی ،برھان السنہ ،یا وادی و راحتہ کبدی

ولادت باسعادت :

بروز جمعرات 21 ربیع الاوّل 1310 ھ بمطابق 1894ء بروز جمعرات کو بعد نماز فجر ہندوستان کے شہر جبل پور میں ہوئی ہوا کچھ یوں کہ آپ کے دادا جان فجر کے بعد تلاوت قرآن پاک فرما رہے تھے تو دادی جان نے ولادت کی خبر سنائی تو اس وقت آیۃ کریمہ " قد جاء کم برھان من ربکم " ورد زبان تھی سنتے ہی فرمایا برھان آگیا

تعلیم و تعلّم :

1315ھ میں رسم بسم اللّٰہ سے تعلیم کا آغاز ہوا آپ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں " میری تعلیم صبح 12 بارہ بجے اور ظہر کے بعد عصر تک اور عشاء کے بعد سے 10 بجے رات تک ہوتی عربی والد ماجد سے فارسی چچا بشیر الدین صاحب سے پڑھتا " 1329ھ میں آپ نے علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت پیدا کرلی 9 سال کی کم عمری میں پہلی بار مرتبہ بارگاہ عزت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت رسول تحریر فرمائی جس مطلع کا مصرعہ یہ ہے

" نام تیرا یا نبی میرا مفرح جان ہے "

آپ نے فتوی نویسی کی ابتداء 1329ھ کو فتویٰ لکھنا شروع کی پھر 1335ھ سے دارافتاء عیدالاسلام کی پوری ذمہ داری سنبھال لی

بیعت و خلافت :

1335ھ میں نے ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے پھر 26 جمادی الثانی 1337 ھ کو جبل پور میں جلسہ عام میں امام اہلسنت نے 45 علوم اور گیارہ سلاسل طریقت اور آحادیث کی اجازت مرحمت فرمائی

ازواج و اولاد :

آپ کی اولاد میں 3 صاحبزادے اور 2 صاحبزادیاں تھیں

مولانا محمد انور احمد صاحب

مولانا مفتی محمود احمد صاحب

مولانا محمد حامد احمد صدیقی صاحب

نعت گوئی :

یوں تو شاعری کی ابتداء آپ نے کم عمری سے کردی تھی کما سبق جوانی میں ایسی ایسی نعتیں لکھیں کہ بارگاہ امام علم و ادب میں جن کو مقبولیت سے نوازا گیا تعریف و مدح کی سند جاری کی گئی بائیس 22 سال کی کی عمر آپ کا لکھوا ہوا فارسی کلام بریلی شریف میں امام کے سامنے پڑھا گیا تو اس سے قبل امام پاؤں کھینچ کر باادب بیٹھ گئے پھر درج ذیل کلام کے اشعار پڑھے گئے

" حضور سید خیر الوڑی سلام علیک
بارگاہ شفیع الوڑی سلام علیک
روم بسوئے تو بر ہر قدم کنم سجدہ
نوائے قلب شود سیدا سلام علیک الخ "

کلام کے مکمل اشعار سن اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ " یہ اشعار برھان میاں نے لکھے ہیں ماشاءاللہ بارک اللہ پھر فرمایا میں غور کررہا تھا کہ جامی کے طرز پر کس نے طبع آزمائی کی ہے کہاں ہیں برھان میاں حضرت برھان ملت دارافتاء میں بیٹھے تھے حکم سن کر حاضر بارگاہ ہوئے سامنے دیکھ کر سرکار اعلی حضرت نے ارشاد فرمایا 'حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللّٰہ عنہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے نعت پیش کرنے کی اجازت چاہی حضور نے منبر پر کھڑے ہوکر سنانے کی اجازت دی (آپ نے) نعت شریف کو بہت پسند فرمایا جسم اقدس پر شامی چادر تھی اتار کر حضرت حسان رضی اللّٰہ عنہ کے جسم پر اڑھادی فقیر کیا حاضر کرے اتنا فرما کر عمامہ اتار کر حضرت برھان ملت کے جھکے ہوئے سرکو سرفراز فرما کر دعائے درازی عمر و ترقی علم و عمل و استقامت فرمائی

امام اہلسنت کا عطاء کردہ عمامہ شریف آج بھی تبرکات میں محفوظ ہے اور عید میلاد النبی و جلوس غوثیہ قادریہ میں تقریر کر دوران صاحب سجادہ اسے زیب سر کرتے ہیں

اشعار میں آپ کا تخلص " برھان " ہے آپ کی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ عقیدت دیوان جس کا نام " جذبات برھان " ہے

اساتذہ کرام :

جد امجد حضرت مولانا شاہ عبدالکریم رحمۃ اللّٰہ علیہ

والد محترم حضرت عید الاسلام مولانا عبدالسلام قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ

عم محترم حضرت قاری بشیر الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

مولانا ظہور حسین مجددی رحمۃ اللّٰہ علیہ

مولانا جلال میر پیشاوری رحمۃ اللّٰہ علیہ

مولانا رحم الہی رحمۃ اللّٰہ (مدرس اول منظر الاسلام بریلی شریف)

صحبت امام اہلسنت :

علوم ظاہری کے بعد باطنی علوم (علوم شریعت و طریقت) کے حصول کے لیے آپ بریلی شریف روانہ ہوئے کم وبیش 3 سال 1333ھ سے 1335ھ تک امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی صحبت میں رہے

خانوادہ رضویہ کی محبت :

مجدد دین ملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی ان حضرات سے محبت و عقیدت و سعادت مندی کی بنیاد پر جبل پور کو ثانی بریلی فرماتے رہے اور ایک موقع پر آپ نے خانوادہ سلامیہ میں ایک ماہ چار دن قیام بھی فرمایا مزید یہ کہ شہزادہ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بھی ایک ماہ سے زائد قیام فرما کر ان کو شرف بخشتے رہے اور پوری زندگی جبل پور کو اپنا دوسرا گھر بتاتے رہے

خاندانی امتیاز :

پروفیسر مسعود احمد صاحب رقم طراز ہیں : یہ امتیاز صرف آپ کے خاندان کو حاصل ہے کہ آپ کے خاندان کے تین جلیل القدر شخصیات کو امام

اہلسنت احمد رضا سے خلافت حاصل ہے

اور آپ کے خاندان کو یہ بھی امتیاز حاصل ہوا کہ امام احمد رضا کے خاندان کے باہر آپ کے پہلے خلیفہ حضرت عید الاسلام مولانا عبدالسلام قادری رضوی ہوئے اور حضرت مفتی محمد برهان الحق قادری رضوی آخری خلیفہ ہوئے

جبکہ خاندان کے اندر یہ امتیاز صرف حجۃالاسلام مولانا حامد رضا خان قادری رضوی کو حاصل ہوا کہ وہ پہلے خلیفہ ہوئے اور حضرت مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان قادری رضوی آخری خلیفہ ہوئے

مزید یہ کہ آپ کے چچا جان کو بھی فاضل بریلوی سے خلافت حاصل تھی بحمد اللہ خانوادہ سلامیہ برهانیہ کو خانوادہ رضویہ سے جو قرب و فضل حاصل ہوا کسی اور خانوادے یا فرد کو حاصل نہ ہوا

خلفاء :

آپ کے خلفاء کی فہرست طویل ہے چند مشہورخلفاء یہ ہیں

حضرت مولانا مفتی محمود احمد قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ

حضرت مولانا محمد انور صاحب

تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ

توصیف ملت حضرت مولانا توصیف رضا خان دام ظلہ

شمس العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین ابن حافظ مبارک صاحب

حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ (مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ)

حضرت مولانا شمس الهدیٰ قادری رضوی دام ظلہ (استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ)

یوں ہی آپ کے مریدین و احباب کی فہرست بہت طویل ہے ان میں سے پاکستان کا ایک بہت بڑا نام جانشین مفتی اعظم پاکستان ،مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، استاذ العلماء ، فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمدابراهیم القادری دام ظلہ بھی آپ کے مریدین میں سے ہیں

تقرر بحیثیت مفتی بریلی شریف :

1339 کو امام اہلسنت نے آپ کو بریلی شریف میں مفتی شرح کے منصب کے لیے تقرری فرمائی

برھان ملت ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ " اعلیٰ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے مولانا مصطفیٰ رضا خان اور مولانا امجد علی صاحب ہم تینوں ساتھ کھانا کھاتے اور ہم تینوں کا زیادہ وقت دارافتاء ہی میں گزرتا "

زیارت حرمین شریفین :

پہلی بار زیارت حرمین کے لیے حضرت عید الاسلام مولانا عبدالسلام علیہ الرحمہ کے ہمراہ تشریف لے گئے پھر دوسری بار 1376ھ زیارت کے لیے روانہ ہوئے

تحریک پاکستان :

آپ آل انڈیا سنی جمیعت العلماء کے صدر بھی رہے 1385ھ میں مسلم متحد محاذ چھتیس گڑھ کے صدر ہوئے 1940ھ میں قرار داد پاکستان کی منظوری کے بعد ملک کے عرض و طول میں دورے کیے سندھ ،پنجاب ،خیبر پختونخواہ میں تقاریر فرمائیں تحریک پاکستان کے لیے سخت جدو جہد کی قائد اعظم محمد علی جناح نے آپ کی کوشش کو بہت سراہا اظہار تشکر کے لیے خط بھی لکھا

تصانیف :

حضرت برھان ملت رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 26 ہے اور 9 خطبے جو ملک کی مختلف کانفرنسوں میں بحیثیت صدر و سرپرست بذات خود تحریر فرمائے خوش آئین بات یہ بھی ہے کہ آپ کی مطبوع و غیر مطبوع کتب محفوظ ہیں

(1) المواھب البرہانیه بالفتاویٰ السلامیه و البرہانیه یہ فتاویٰ 19 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جس کے ہزاروں صفحات ہیں بعض فتاوے تو اتنے اہم ہیں اور تفصیلی ہیں کہ ایک ہی فتویٰ میں ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے

(2) البرہان الاجلی فیما یجوز بی تقبیل امکان الصلحاء

(3) درة الفکر فی مسائل الصیام و عید الفطر
(4) قیامت کبریٰ گولہ باری برگنبد خضراء
(5) اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین (اس کتاب پر سید اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تقریظ بھی موجود ہے)
(6) سوافل وہابیہ کی تصویر
(7) اتمام حجۃ
(8) سو الف وہابیہ کی تصویر
(9) چھپے تھانوی کے پرخچے
(10) روح الوردہ فی نفخ سوالات ہردہ
(11) اسلام اور ولایتی کپڑا
(12) چہار فقہی فتوے
(13) المسلک الأظہر في تحقیق آزر
(13) فقہ الہلال الشہادات رویة الہلال
(14) المعجزة العظمی المحمدیه
(15) تعلیم الاسلام في تمییز الاحکام
(16) إکرام امام احمد رضا
(17) صیانة الصلوات عن حیل البدعات
(18) حیات اعلی حضرت کا ایک ورق
(19) سوانح امام دین مجدد مأہ حاضرہ
(20) إکرامات مجدد اعظم
(21) نیر جلال مجدد اعظم
(22) حالات ارتقاء عیدالسلام
(23) مسئلہ گائے قربانی
(24) چاند کی شرعی حیثیت
(25) زبدة الاصفیاء صدر الشریعه مولانا امجد علی اعظمی رضی اللّٰہ عنہ
(26) حیات حضرت مولانا عبدالکریم صاحب

وصال :

26 ربیع الاول 1405 ھ بمطابق 20 دسمبر 1985ء شب جمعہ بعمر 95 سال دار فانی کو رخصت کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا نماز جنازہ وصیت کے مطابق حضرت مولانا مفتی محمود احمد رحمۃ اللّٰہ علیہ نے پڑھائی اس وقت آپ کی مزار مبارک جبل پور شریف میں مرجع خلائق ہیں

عاقبت برھان کی فیض رضا سے بن گئی

ہے یہی اپنا وسیلہ بس خدا کے سامنے

اللہ عزوجل ان پر کڑوروں رحمتوں کا نزول فرمائے آمین

حوالہ جات :

تذکرہ برھان ملت

برھان ملت سے ایک انٹرویو

حیات برھان ملت

جذبات برھان

مفتی سید محمد افضل حسین رضوی

بحر العلوم مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری علیہ الرحمہ

(سابق مفتی دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف)

نام و نسب:

بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی بن میر سید حسن بن میر سید جعفر علی میر سید خیرات علی بن میر سید منصور علی علیہم الرحمہ

تاریخ ولادت:

ہندوستان کے علاقے بورنا (صوبہ بہار) میں 14/رمضان المبارک1337ھ،13/جون1919ء، بروز جمعۃ المبارک صبح صادق کے وقت ولادت ہوئ

تحصیلِ علم:

آپ نے درسِ نظامی کی کتب ِمتداولہ مدرسہ فیض الغرباء آرہ صوبہ بہار، شمس العلوم بدایوں اور جامعہ رضویہ منظرِ اسلام بریلی شریف میں حضرت مولانا محمد اسماعیل آروی، حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی، حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی، حضرت مفتی محمد ابراہیم سمستی پوری، حضرت مولانا مفتی ابرار حسین، حضرت مولانا احسان علی مظفر پوری اور شیخ المحدثین علامہ مولانا مفتی نور الحسین مجددی رامپوری شارح قاضی مبارک سے پڑھنے کے بعد شعبان 1359ھ ستمبر 1940ء میں جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف سے سندِ فراغت حاصل کی.

بیعت وخلافت:

جمادی الاخریٰ 1367ھ,اپریل 1948ء میں حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور 1372ھ,1953ء میں حضور مفتی اعظم نے جمیع سلاسل طریقت اور تمام اوراد و وظائف کی اجازت دے کر خلافت سے مشرف فرمایا.

سیرت وخصائص:

بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ ایک بلند پایہ محقق، بے مثال مفتی اور علم و عرفان کا منبع تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ کی علمی شخصیت جو بیک وقت علمی طبقہ میں محدث و مفسر ،فقیہ العصر، متکلم و محقق، مصنف و مدقق اور عملی طبقہ میں صاحب ِتدبر اور صائب الرائے تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ کی ذات شریعت و طریقت کا حسین میل جول تھی.آپ وہ پر وقار شخصیت تھے کہ ہر دیکھنے والا اپنے سینے میں ٹھنڈک پاتا تھا ،اور ایک مرتبہ ملاقات کرنیوالا بار بار ملنے کی تمنہ رکھتا، اور ایسا کیونکر نہ ہو تا کہ یہ تمام فیض شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے شرفِ تلمذ اور خلافت کی شکل میں حاصل ہوا تھا.

علمی قابلیت :

آپ کی علمی صلاحیت و وقار کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ آپ فراغت کے فوراً بعد جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں منصب افتاء پر فائز ہوئے۔ بعد ازاں تدریسی فرائض بھی انجام دینے شروع کردیئے۔ جامعہ میں آپ نے شیخ الحدیث، صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے کام کیا. اس کے ساتھ عملی زندگی میں بھی بھر پور حصہ لیا. آل انڈیا سنی کانفرنس ، تحریکِ پاکستان اور بالخصوص آپ کی تحریری خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا.

اساتذہ و شیوخ :

حضرت مفتی محمد ابراہیم فریدی سمستی پور ی رحمۃ اللّٰہ علی

حضرت مولانا احسان علی مظفرپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ

حضرت مفتی ابرار حسین رحمۃ اللّٰہ علیہ

شارح قاضی مبارک حضرت مفتی نور الحسن مجددی رامپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ

حضرت مولانا محمد ابراہیم آروی رحمۃ اللّٰہ علیہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل آروی رحمۃ اللّٰہ علیہ

تلامذہو شاگرد:

حضرت ریحان رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ

تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللّٰہ علیہ

حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رحمۃ اللّٰہ علیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابو الخیر محمد حسین قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ (مدفن جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات علی شاہ سکھر)

فقیہ العصر حضرت مفتی محمد ابراہیم القادری اطال اللّٰہ عمرہ

(شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات علی شاہ سکھر)

حضرت پروفیسر جلال الدین احمد نوری رحمۃ اللّٰہ علیہ

عمدۃالمحققین مولانا بدر الدین احمد رضوی رحمۃ اللّٰہ علیہ
حضرت مولانا مظفر حسین رضوی بہری رحمۃ اللّٰہ علیہ
حضرت مفتی محمد احمد جہانگیر خان رضوی رحمۃ اللّٰہ علیہ
حضرت مولانا عبد اللطیف غزنوی رحمۃ اللّٰہ علیہ
حضرت شیر علی قندہاری رحمۃ اللہ علیہ

تصانیف وتالیفات :

1 زبدۃ التوقیت علم توقیت
2 توضیح الافلاک علم ہیئت
3 معیار التقویم علم توقیت
4نعیار الاوقات علم توقیت
5 مساحۃ الدائرۃ و
6 البراہین الہندسیہ علی مقادیر الخطوط العشرہ
7مصباح السلم شرح سلم
8 گھڑیاں اور ان کے اوقات کی کہانی
9 معین البیب فب حل شرح التہذیب
10 مفتاح التہزیب
11 اسلعی المشکور في بحث الشک و المشہور
12 تعلقات علی القطبی
13 عمدۃالفرائض فقه
14 مرقاۃ الفرائض فقه
15 عید میلاد اور چراغاں
16 وصیت کے مسائل عسیرہ کا حل بطریق جبر و مقابلہ
17 رد خلافت یزید
18 منظر الفتاویٰ
19 مصباح المنطق
20 زبدۃالقواعد

21 وقایۃالنحو فی ہدایۃ
22 الجواہر الصافیه من من فوائد الکافیه
23 منار التوقیت
24 میزان الدائر و البس‌یر
25 ہدایۃالحکمة
26 ہدایۃالمنطق
27 توضیح الحجة الاولی
28 التوضیح المنیر فی مبحث الثناۃ بالتکریر
29 تکمیل الصرف
30 ہدایۃالصرف
31 دراسة النحو
32 ہدایۃ النحو
33 البیان اسلامي في شرح دیباجة الجامي
34 التوضیح المقبول في الحاصل و المحصول
35 القول الاسلم في مبحث الحسن و القبح من السلم
36 ترجمة عبد الرسول شرح مئة عامل منظوم
37 صبح و شفق
38 احس الفتاوی
39 احسن الاحادیث فی تعد و التلامیذ

وصال :

20 رجب المرجب 1402ھ، بمطابق 1982ء کو آپ کا وصال ہوا

آپ کی مزارمبارک پرانہ سکھر کے مشہور بابن شاہ قبرستان میں ہے

حوالہ جات :

تزکرہ علماء اہلسنت (محمود احمد قادری)

ضیاء طیبہ (ویب سائٹ)

myislamicinfo (ویب سائٹ)

Afkararaza.com (ویب سائٹ)

MuftiMuhammadakhtarrazakhan.com (ویب سائٹ)

یاحضرت سلطان

سلاطین عثمانیہ میں ہر سلطان اپنی حیثیت آپ ہے مگر ان سلاطین میں جس کی سیرت سے میں متأثر ہوا وہ ہیں
خانم خان سلطان المعظم حضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہ

نام و نسب :

حضرت سلطان عبد الحميد الثاني ابن سلطان عبد المجيد الأول ابن سلطان محمود الثاني ابن سلطان عبد الحميد الأول ابن سلطان أحمد الثالث ابن سلطان محمد خان ابن سلطان إبراهيم خان ابن سلطان أحمد خان ابن سلطان محمد خان ابن سلطان مراد خان ابن سلطان سليم خان ابن سلطان سليمان خان القانونی ابن فاتح مصر و شام سلطان سليم خان ابن سلطان بایزید خان ابن فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان العظمی الفاتح ابن سلطان مراد خان ابن سلطان محمد خان ابن سلطان یلدرم بایزید ابن سلطان مراد خان ابن سلطان أورخان غازی ابن سلطان عثمان خان الغازي ابن ارتغرل غازی رحهم اللہ

آپ مشرباً شاذلی نقشبندی ہیں آپ کے پیر کا نام شیخ محمود آفندی ابو الشامات رحمۃ اللّٰہ علیہ تھا جو شام کے بہترین عالم دین اور صوفی بزرگ تھے

ولادت :

چونتیس 34 سال کی عمر میں تخت نشیں ہوئے آپ کا سن پیدائش 16 شعبان المعظم 1258ھ بمطابق 1842ء ہوا

دورہ حکومت :

1293ھ تا 1326ھ بمطابق 1876ء تا 1909

سلطان عبد الحمید ثانی دولتِ عثمانیہ کے سلاطین میں چونیتیس ویں (34) سلطان ہیں

والدہ کا انتقال :

دس سال کی عمر میں والدہ انتقال کرگئیں ان سوتیلی ماں نے آپ کی دیکھ بھال کی ان کی سوتیلی ماں بانجھ تھیں انہوں نے ان کی بہترین طرز پر ترتیب دی او سگی ماں کی طرح ان کی پرورش کرنے کی کوشش کی وہ سلطان سے بے حد محبت کرتی تھیں حتی کہ جب فوت ہوئیں تو اپنی ساری جائیداد اپنے بیٹے کے نام وصیت کرگئیں سلطان عبد الحمید ان کی تربیت سے بہت متأثر تھے سن کے وقار ، دین داری ،اور ان کی پرسکون مدہم آواز کو بہت پسند کرتی تھیں ساری عمر اس خاتون کی شخصیت کا عکس سلطان کی شخصیت پر نمایاں رہا

تعلیم و مہارت :

سلطان عبد الحمید نے قصر سلطان میں اپنے دور کے اخلاق اور علم میں مایہ ناز اساتدہ سے تعلیم حاصل کی انہوں نے عربی ، فارسی زبانوں کی تحصیل کی تاریخ کا مطالعہ کیا علم و ادب، صرف ، نحو ، منطق ،بلاغت ، علم عروض و قوافی میں دسترس حاصل کی تصوف کے رموز و معارف سے آگاہی حاصل لی اور ترکی عثمانی زبان میں اشعار بھی کہے اور ان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا

اور اپنی باتوں کا سمجھانا اور دوسرے کا اسے ناچاہتے ہوئے قبول کرنا بھی سلطان کی مہارت سے تھا

سلطان اپنی دور اندیشی کی وجہ سے بھی جانے جاتے تھے

عشقِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم :

سلطان ہمیشہ باوضو رہتے حتی جب نیند سے بیدار ہوتے تو بستر سے نیچے اتر نے سے قبل پتھر سے تیمم کرکے اترتے پھر وضو کرتے فرماتے ہیں ہمیشہ

باوضو رہنا اسلام کی سنت ہے

سونے سے قبل درود شریف پڑہنا آپ کا معمول تھا ایک بار کی بات ہے کہ آپ ایک رات سلطنت کے معاملات میں الجھ گئے اور درود شریف نہ پڑھ سکے حضور علیہ السلام نے ایک شخص کے خواب اسے اپنا دیدار کرایا اور فرمایا کہ عبد الحمید کو جاکر کہو کہ تم کل مجھ پر درود پڑہنا بھول گئے اس شخص نے یہ خواب جب سلطان کو سنا سلطان نے اسے سونے سے بھری ایک تھی دی اور پوچھا کہ حضور نے خواب کیا کہا اس نے دوبارہ خواب بیان کیا سلطان نے پھر سے سونے کی تھیلی دی اور پوچھا کہ حضور نے کیا فرمایا اس نے خواب بیان کیا سلطان نے پھر سے ایک تھلی اور دی قریب کھڑے آپ کے انتہائی قریب دوست اور وزیر محمد پاشا نے جب یہ دیکھاکہ آپ پر کیفت طاری ہوگئ تو پاشا نے کہا حضور کیا ہوا ؟؟

سلطان نے جواب دیا میں حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے نام کی لذت محسوس کررہا ہوں سلطان مزید کہتے ہیں اگر آپ مجھے متوجہ نہ کرتے تو میں اپنی پوری سلطنت اس نام سننے پر لٹا دیتا

یادر 1326 ھ میں مسجد النبوی الشریف میں پہلی بار الیکٹرونک بلب آپ نے ہی روشن کیا جو آج تک محفوظ رکھا گیا ہے

آپ سلطان ہونے کے باوجود خد کو حجاز مقدس کا خادم کہلواتے اور خد کو خادم حرمین شریفین کہتے

مزید کہ آپ محل کے ایک کمرے میں بڑہائی کا کام بھی کرتے تھے

اپنے دور حکومت میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کے حقوق کا مکمل خیال رکھتے

سلطان عبد الحمید روضہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفائی کےلیے اپنے ہاتھ سے جھاڑو بنایا کرتے تھے.اللہ اکبر. فرمایا کرتے تھے کاش میں بادشاہ کی جگہ روضے کی صفائی کرنے والا ھوتا. موت سے بھی زیادہ خوبصورت میرے آقا سے محبت ھے کاش دنیا کے سارے پردے ہٹ جائیں اور آقا

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مبارک چہرہ سامنے آجائے کاش میں ان کی آواز سن سکوں میں اکثر
لمبا سانس لیتا ھوں کہ شاید میں آقا کی خوشبو پا سکوں.
اللہ ھمیں آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے.

آپ کے دورِ خلافت میں استنبول سے مدینہ شریف جانے کے لئے ٹرین سروس شروع کی گئی....

آج بھی وہ ریلوے لائن مدینہ شریف میں بچھی ہوئی ھے۔ اور ترکی ریلوےاسٹیشن کے نام سے مشہور ھے....

اُس زمانے میں ٹرین کا انجن کوئلہ کا ھوا کرتا تھا، مکمل تیاریاں ھونے کے بعد مدینہ شریف میں ترکی اسٹیشن پر سلطان عبدالحمید ثانی کو اوپنگ (افتتاح) کے لیے بلایا گیا تو سلطان نے دیکھا.

کہ کوئلہ والا انجن بھڑ بھڑ آوازیں نکال رہا ھے۔ تو سلطان عبدالحمید غضبناک ھوگئے۔ اور کچرا اٹھا کر انجن کو مارنا شروع کر دیا. اور کہا.

حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے شہر میں اتنی تیز آواز تیری....؟

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

تقریبا 100 سال کا عرصہ ھونے کو آیا،
اس وقت جو انجن بند ھوا تھا.
وہ آج بھی ایسے ھی مدینہ شریف میں رکھا ھوا ھے.
جو ترکی اسٹیشن سے مشہور ھے،

حجاز ریلوے کیا ہے ؟؟

حجاز ریلوے حرمین شریفین کے ساتھ ساتھ عظیم " سلطنت عثمانیہ " کی تاریخ کا بھی ایک روشن اور تابناک باب ہے۔ یہ وہ سروس تھی کہ جس نے زائرین حرمین کا دو ماہ کا سفر کم کر کے یکایک 55 گھنٹوں تک محدود کردیا تھا اور اس مناسبت سے سفری اخراجات بھی دس گنا گھٹا دیے تھے۔ " حجاز

ریلوے " کی تعمیر کا آغاز یکم ستمبر 1900ء میں عثمانی فرمانبردار سلطان عبدالحمید ثانی کے تخت نشین ہونے کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر کیا گیا

آٹھ سال بعد اسی تاریخ یعنی یکم ستمبر 1908ء کو دمشق سے مدینہ منورہ تک 1320 کلو میٹر طویل ریلوے لائن مکمل ہوئی اور پہلی ٹرین عثمانی عمائدین سلطنت کو لیے دمشق سے روانہ ہوئی۔ مکمل منصوبہ دمشق سے لے کر مکہ مکرمہ تک ریلوے لائن بچھانے کا تھا. مگر پہلی جنگ عظیم کی وجہ سے یہ لائن مدینہ منورہ سے آگے نہ بڑھ سکی

صحیح البخاری نسخہ حمیدیہ :

1311 ھجری میں غیر مسلم قوتوں نے بخاری شریف پایہ تخت (استنبول) میں فری بانٹے اس کی اطلاع سلطان عبد الحمید خان ثانی رحمة اللّٰہ علیه کو دی گئی کہ چند فراد بخاری شریف پایہ تخت میں بانٹ رہے ہیں ایک نسخہ سلطان تک پہنچایا گیا چونکہ سلطان رات سونے سے قبل پابندی سے بخاری شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے رات تلاوت کے دوران سلطان کو ایسی روایات نظر سے گزریں جو پہلے بخاری شریف میں نہ تھیں صبح اٹھتے ہی سلطان نے شیخ الاسلام کو بلوایا اور اس بخاری شریف کے نسخے کی تحقیق کا حکم جاری کیا بعد از تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان نسخوں میں تحریف ہوئی ہے ان میں موضوع روایات وغیرھا داخل کی گئی ہیں مزید یہ کہ سلطان کے حکم سے ان تحریف شدہ تمام نسخوں کو تحویل میں لے کر شیخ الاسلام کے مشورے سے ان کو جلوا دیا پھر 1311 ھ میں بڑے پیمانے پر درست بخاری شریف کی طباعت کا کام ہوا اور عوام وخواص میں اسے تقسیم کیا یاد رہے سلطان ہمیشہ علماء و مشائخ کا ادب و احترام کرتا تھا حتیٰ کہ سلطان کا صدر اعظم بھی اس وقت کے شیخ الاسلام صاحب تھے سلطان کی شاید ہی کوئی مجلس علماء سے خالی ہو

تعلیمی اداروں اور عورت کی بد پردگی پر سلطان کی گرفت :

سلطان جب تخت نشیں ہوئے تو دیکھا کی تعلیمی ادارے اور ان کا نظام مغرب کلچر سے کافی حد تک متاثر تھے

پھر سلطان نے ان تعلیمی اداروں میں دخل دیا اور انہیں اپنی پالیسی میں اسلامی تعلیمات کی طرف توجہ کرنے کی کوشش کی

ان تعلیمی اداروں میں سلطان نے جو اھم نکات مرتب کیے وہ یہ ہیں

1 : جنرل ادب اور جنرل تاریخ کے مضامین کو نصاب تعلیم سے خارج کرنا کیونکہ یہ دونوں مضامین مغربی ادب اور دوسری قوموں کی تاریخ کے وسائل کا ایک ذریعہ بن رہے ہیں اور ان سے مسلمان طلباء منفی اثر قبول کررہے ہیں

2 : نصاب میں فقہ، تفسیر، اور اخلاقیات کو شامل کرنا

3 : صرف اسلامی تاریخ کی تدریس پر اکتفاء کیا جس میں عثمانیوں کی تاریخ بھی شامل ہے

سلطان عبد الحمید نے بعض ایسے مدارس قائم کیے جن کی نگرانی وہ خود کرتے تھے اور ان مدارس کو انہوں نے اسلامی اتحاد تک پہنچنے کا ایک اہم زریعہ خیال کیا

سلطان نے خواتین کی تعلیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے الگ ادارے قائم کیے اور عورتوں کے ساتھ مردوں کے اختلاط پر پابندی عائد کردی

پھر اس بات کا بھی حکومت کو حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں کو مکمل شرعی نقاب پہننے کا پابند کریں اور جب وہ سڑکوں پر آئیں تو مکمل اسلامی نقاب اوڑھ کر آئیں

اس دوران مجلس الوزراء کی میٹنگ ہوئی

جس میں درج ذیل فیصلے صادر کیے گئے

1 : صرف ایک ماہ کی مہلت دی جائے اگر اس کے بعد بھی یہ بے پردگی باقی رہے تو عورتوں پر باہر نکلنے کی پابندی لگادی جائے گی اور ان عورتوں کو نکلنے کی اجازت ہوگی جو باپردہ ہوں اور ضروری ہے کہ یہ نقاب ہر طرح کی زینت اور بیل بوٹوں سے خالی ہوں

2 : باریک ریشی نقابوں پر پابندی عائد کردی جائے اور ایسے نقاب اوڑھنے کا عورتوں کو دوبارہ پابند کیا جائے جن سے چہرے کے خدو خال نظر نہ آئیں
3 : اس بیان کی تشہیر کے ایک ماہ بعد پولیس بازور ان فیصلوں پر عملدرآمد کروائے اور انتظامی فورس ان ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے پابند ہوں
4 : حکومتی فیصلوں کے زریعے سلطان کے اس بیان کی تصدیق کی جائے
5 : یہ بیان اخباروں میں شائع کیا جائے اور سڑکوں پر آویزاں کیا جائے

یہودی اور فلسطین :

سلطان عبد الحمید ثانی اور یہودیوں کے درمیان چپقلش تھی اور یہ غیّور مسلمان سلطان کی تاریخ کے اھم ترین واقعات میں سے ہیں یہودیوں کی اسلامی دشمنی اور اہل اسلام کی خلاف ان کی سازشوں کی تاریخ بہت پرانی ہے ظہور اسلام سے جب کہ اسلام کو جزیرہ عرب میں کامیابی ہوئی . ان کی بار بار خیانت اور مسلمانوں کے ساتھ ان دائمی عداوت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کرنے کا حکم دیا اس دن سے انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو ہر موقع پر ڈسنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی

عالمی صیہونی یہودی تحریک کا لیڈر "تھیوڈور ہرزل" یہودی مسئلے میں یورپ کے عیسائی ممالک اٹلی، روس، جرمنی، برطانیہ،اور فرانس سے تائید حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور ان ملکوں سے سلطنت عثمانیہ پر دباؤ ڈلوایا تاکہ سلطان عبد الحمید خان سے ملاقات کرے اور اس سے فلسطین کا مطالبہ کرے

ہرزل کی ہزاوں کوشش کے بعد 1901ء میں سلطان سے خوفیہ براہِ راست ملاقات طے ہوئی چنانچہ قصر یلرز کے بڑے ملازمین کی معیت میں موقع دیا گیا اس نے سلطان سے دو گھنٹے کی ملاقات کی ہرزل نے سلطان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ وہ دولتِ عثمانیہ کی مدد سے یورپ میں بہت زیادہ مالدار بینک قائم کرے گا بشرطیکہ سلطان فلسطین میں یہودیوں کو

بسنے کی اجازت دے دیں اس کے علاوہ اس نے اس بات پر زور دیا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کے تمام قرض بھی ادا کرے گا اور یہ بات 1881ء سے لیکر اب تک کہ قرضہ کے بارے میں تھیں اور ہرزل نے وعدہ کیا کہ وہ عبد الحمید کے ساتھ ہونے والی اس خوفیہ ملاقات کو کسی پر عیاں ہونے نہیں دیگا

سلطان عبد الحمید اس ملاقات کے دوران خاموش رہے اور تھیوڈور ہرزل کو کھل کر بات کرنے کا موقع دیا عبد الحمید دراصل یہ چاہتے تھے کہ اس کے اندر جو کچھ بھی خیالات تجاویز منسوبے وہ باتوں باتوں میں کہہ ڈالے تاکہ اس کے ما فی الضمیر کی آگاہی ہوجائے سلطان کی اس خاموشی سے ہرزل کو یہ غلط فہمی ہوگئ کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب ہوگیا ہے لیکِن آخر میں اسے یہ معلوم ہوا کہ عبدالحمید کے ساتھ اس کی گفتگو ناکام رہی ہے اور وہ اس کے ساتھ ایک بندراہ پر چلتا رہا

القدس شریف (فلسطین) کے بارے میں سلطان کہتے ہیں " ہم القدس کو کیوں چھوڑ دیں یہ سرزمین ہمیشہ ہماری ملکیت رہی ہے اور یہ ہمیشہ ہماری ملکیت رہے گی یہ مقدس شہر ہمارے ہیں ہمارے اسلامی سرزمین پر ہیں اور ضروری ہے القدس ہمیشہ ہمیشہ ہمارا رہے

سلطان عبد الحمید نے فلسطین میں یہودی سلطنت کے قیام کے ہدف کو پورا نہ ہونے دیا انہوں نے اس سلسلے میں حد سے بڑھ کر ذمہ داری قبول کی حتی کہ اپنی حکومت کو دائو پر لگا دیا بعد میں یہ چیز (یہودی سلطنت کا قیام) پوری دولتِ عثمانیہ کی تباہی کا باعث بن گئ حالانکہ وہ جانتے تھے جیساکہ نظام الدین اوغلو اپنے ایک لیکچر " دولتِ عثمانیہ کے خاتمے میں یہودیوں کا کردار " میں کہتے ہیں کہ یہودی کافی وسائل رکھتے تھے وہ بڑے منظم طریقے سے کام کرتے تھے اور ہرکام میں کامیابی حاصل کرلیتے تھے مال ودولت کی ان کے پاس کمی نہیں تھی مختلف ممالک کہ مابین ہونے والی تجارت ان کے ہاتھ میں تھی یورپ کی صحافت ان کی ملکیت میں تھی

جب فلسطین کی زمین کے بدلے میں بھاری لالچ دیا گیا تو آپ نے فرمایا فلسطین میرا نہیں بلکہ امّت کا ہے اور امّت نے اس کے لئے اپنا خون بہایا ہے اگر میرے جسم کے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں تو میں پھر بھی فلسطین کا ایک انچ بھی یہودیوں کو نہیں دوں گا

وفات :

عظیم الشان سلطان عبد الحمید خان ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہ 75 برس کی عمر

میں 10 فروری 1918ء کو اس دارفانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کرگئے

سلطان پر لکھی گئی کتب :

سابقہ سلاطین میں ایسے چند حضرات ہیں جن کی سیرت پر کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں چند یہ ہیں :

1 : خلاصة البيان في بعض مآثر السلطان عبدالحميد الثاني و اجداده آل عثمان

یہ کتاب عظیم عاشق رسول ، محدث ، محقق ، حضرت علامہ امام یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے سلطان کی سیرت پر لکھی ہے جو اس وقت مکتبۃ المدینہ العربیہ فیضان مدینہ کراچی پر دستیاب ہے

2: السلطان عبدالحميد الثاني فی الذاكرة العربية

3: محي الدين المؤامرة رواية تاريخية قصة سلطان عبد الحميد الثانی

4: السلطان عبدالحميد الثانی حياتہ و احداثہ عهده

5: السلطان عبدالحميد الثاني و الاطماع الصيهونية فی فلسطين

6: السلطان عبدالحميد الثاني

یہ کتاب سلطان کے وزیر تحسین پاشا نے لکھی

7: مذكرات السلطان عبدالحميد آخر السلاطين العثمانين الكبار

8 : الخط الحديدي الحجازي

یہ کتاب سلطان کی حجاز ریلوے کی تعمیر کے متعلق ہے

9: رفيق شاكر السنة عبدالحميد الثاني و فلسطين

10 : وکالۃ یلدز

یہ کتاب سلطان پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات میں لکھی گئی ہے

اللہ تعالیٰ ان کے صدقے ہمیں غیرت ایمانی عطاء فرمائے

حوالہ جات :

السلطان عبد الحمید الثانی

السلطان عبد الحمید حیاته و احداث عہدہ

سلطنتِ عثمانیہ (عربی)

دولت عثمانیہ (عربی)

الیہود و الدولة العثمانية

حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی

نعمان ثانی حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی رحمۃ اللّٰہ علیہ

نام و نسب :

مخدوم عبد الواحد سیوستانی بن مخدوم دین محمد بن عبد الواحد کبیر پاٹائی صدیقی آپ کا اصل نام محمد احسان تھا اور مکمل نام یہ ہے مخدوم عبد الواحد قاضی محمد احسان ہے

والد محترم :

آپ کے والد دین محمد پاٹ سے نقل مکانی کرکے سہون قیام فرمایا اور یہیں شادی فرما جس سے ان کے دو صاحبزارے ہوئے ایک مخدوم عبد الواحد اور دوسرے محمد حسن آپ کے والد مخدوم دین محمد اپنے وقت کے بلند پایہ عالم اور صوفی بزرگ تھے سندھ کے مشہور صوفی بزرگ شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے بڑے گہرے اور دوستانہ تعلقات تھے اس وقت سندھ میں کلہوڑوں کی حکومت تھی اور حاکم وقت میاں نور محمد کلہوڑو آپ کا معتقد خاص تھا

القاب :

نعمان ثانی ، شیخ الاسلام ، صوفی باصفا ،فقیہ الدین

ولادت :

مخدوم عبد الواحد سیوستانی کی ولادت سہون میں 1150 ھ کو ہوئ فرغ سیر (1150ھ) کے لفظ سے آپ کا سنہ ولادت نکلتا ہے اور اسی وجہ سے آپ کو سیوستانی کہا جاتا ہے یہ سہوانی تھا عربی میں سیوستانی ہوگا

تعلیم و تربیت :

جس وقت حضرت مخدوم کی ولادت ہوئ اس وقت سہون علم و فضل کا گہوارہ تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ گر ہوئے اور خود آپ کا خاندان بھی صوفیاء سے بھرپور تھا ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد شیخ الاسلام حضرت علامہ مخدوم دین محمد صدیقی سے حاصل کی اور انہیں کے زیر سایہ آپ نے علم کی تکمیل کی

بیعت و خلافت :

تحصیل علم کے بعد اس وقت کے نامور شیخ طریقت عارف باللہ خواجہ صفی اللہ مجددی قندھاری رحمۃ اللّٰہ علیہ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت خواجہ صفی اللہ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جب حج بیت اللہ کا ارادہ فرمایا راستے میں آپ کا گزر سہون شریف سے ہوا جب یہاں قیام فرمایا تو رات خواب میں امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے فرمایا صفہ اللہ میرے بیٹے عبد الواحد کو اپنے سلسلے مِیں داخل کرلیں جب صبح ہوئ خواجہ صاحب نے مخدوم عبد الواحد سے ملاقات کرکے انہیں خواب سنایا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل کرکے روحانی اور باطنی دولتوں سے مالامال کردیا اور خرقہ خلافت عطا کر تحریری اجازت نامہ سے سرفراز فرمایا

علمی و فقہی مقام :

حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی کو فقہ حنفی میں تمام بلند مقام حاصل تھا سیکڑوں مسائل آپ کی تحقیقات کا انمول خزانہ ہیں آپ اپنے وقت میں اہلسنت کے امام اور مرجع علماء تھے آپ کی علمیت کے سامنے بڑے بڑے علماء آپ کے قول پر خاموش ہو جاتے اور آپ کے ارشاد کو بغیر کسی حیل و حجت کے تسلیم کرلیتے

آپ کی تحریرات نادرہ فتاوی نایاب کو آپ کے شاگرد مولانا محمد فضل نقل کرلیا کرتے تھے وہ جمع ہوتے ہوتے تہن ضخیم جلدوں کی صورت اختیار کرگیا جس کا نام " جمع المسائل علی حسب النوازل " رکھا گیا

نامور ادیب حکیم فتح محمد سہوانی کی نانی صاحبہ جن کا نام ماہ بی بی تھا وہ آپ کی سگی نواسی تھیں. کیونکہ آپ کا کوئی صاحبزادہ نہیں تھا اس لیے آپ نے اپنی زندگی میں اپنے بھتیجے اور مخدوم محمد حسن کے صاحبزادے مخدوم محمد عارف کو اپنا سجادہ نشیں، فتویٰ اور تصوف کا وارث مقرر کر دیا تھا

نعمان ثانی کی وجہ :

فقہ حنفی میں درجہ اجتہاد پر فائز تھے اور فقہ حنفی میں بلند مقام و مرتبہ اور حد درجہ ادراک کی وجہ سے آپ کو " نعمان ثانی " کے لقب سے یاد کیا جانے لگا

ہم عصر علماء :

نبیرہ شیخ الاسلام و المسلمین مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حضرت مخدوم محمد ابرہیم ٹھٹھوی اور حضرت عارف باللہ حضرت فقیر اللہ علوی و حضرت محمد معین ٹھٹوی رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ کے ہم عصر تھے اور آپ پیر و مرشد کے خلیفہ بھی تھے حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی نے ایک فتویٰ میں ثابت کیا کہ ان کے ہم عصر امام العارفین حضرت سید محمد راشد شاہ روضے دہنی قدس سرہ الاقدس موجودہ دور (یعنی تیرھویں صدی) کے مجدد برحق ہیں

خلفاء و تلامذہ :

یوں تو آپ سے بے شمار فیضیاب ہوئے لیکن جو لوگ بیعت ہو کر راہ سلوک کے اعلی مقام پر پہنچے اور آپ نے ان خلافت و اجازت عنایت فرمائ ان میں سے بعض کے نام

محمد حسین سیوستانی

آخوندرزاق ڈنو

رئیس محمد حسین کھاوڑ

میاں محمد امین خیرپوری

غلام رسول افغان خاموش

خلیفہ عبدالحکیم سیوستانی

شیخ العرب والعجم محمد عابد انصاری سیوھانی

مولانا محمد افضل (جامع بیاض واحدی)

خلیفہ محی الدین سیوستانی رحھم اللّٰہ تعالیٰ

تصانیف :

تحریر المسائل علی حسب النوازل (بیاض واحدی)

دیوان واحدی

انشاء واحدی

اصدق التصدیق بالفضلیہ الصدیق

غاية الصراحة فی تحریم النیاحة

مجموعہ رسائل سیوستانی

حواشی اشباہ والنظائر

رش الانوار حاشیہ الدر المختار

الاستدراک للدوراک

کشف الکامن فی علم الباطن

تھدید الغافر بتعذیب الکافر

تیسر القدیر فی اضحيةالفقير

القول الجلی فی تذکیر البغی
ارشاد الصواب لمن وقع فی بعض الاصحاب
انوار الفیوضات الباطنیة فی امتیاز اهل الباطن من الباطنیة
ازالة الاشتباہ فی قطع همزة یااللہ
الازهار المتناثرة في الاخبار المتواترة
اربعین بروایت سواج المسلمین
اربعین فی فضل المجاهدین
لطف اللطیف فی اعطاء الرغیف
مرأة الحلیة
ایضاح الخافیة فی سوال العافیة (درالمختار کی ایک عبادت کا جواب)
طریق السداد فی وجوب الاعتداد
جبر التسکیں فی کسر التنوین
تسهیل الصعب فی ابیات الکعب
بسط المقال فی حل الاشکال
حسن الفهم و التعقل فی جمع الکسب و التؤکل
السبیل الواسطین
فضائل ربیع

وفات :

حضرت مخدوم عبد الواحد سیوستانی رحمۃ اللّٰہ علیہ 74 سال کی عمر میں 14 رمضان المبارک 1224ھ / 1809ء کو دار فناء سے دار بقاء کی طرف کوچ فرمایا

" آفتاب دین بودوباد بار رحمت " کے نام سے آپ کا تاریخ وفات نکلتی ہے

خلیفہ محی الدین سیوستانی نے اس شعر سے آپ کی تاریخ وصال کو نکالا

"جستم از ہاتف کہ هاں وصلش ربگو "
" آفتاب دین برود بار بار رحمت "

حوالہ جات :

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی جلد ششم
تزکرہ اولیاء سند
انوار علمائے اہلسنت سندھ
بیاض واحدی (سندھی زبان میں)

محدث حرم حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللّٰہ علیہ

نام و نسب :

سفیان بن عیینہ بن ابی عمران الھلالی الکوفی ثم المکی
کنیت : ابو محمد
القاب : محدث حرم ، امام الکبیر ، حافظ العصر ، شیخ الاسلام

ولادت :

آپ کی ولادت 107 ھ کو کوفہ میں ہوئ آپ کے والد اس وقت کے والیِ کوفہ یوسف بن عمر ثقفی کے عتاب کی وجہ سے گھربار چھوڑ کر مکہ منتقل ہوگئے اور حرم مکہ کے جوار میں مستقل سکونت اختیار فرمالی اس وقت آپ کی عمر 13 سال تھی اور آپ کے نو (9) بھائ تھے جن میں پانچ (5) بھائ اہل علم و علماء میں شمار ہوتے تھے

تحصیل علم :

چار سال کی عمر میں مکمل حفظ کرلیا اور سات سال کی عمر میں حدیث کی کتابت و روایت کرنے لگے یہ سلسلہ 15 سال تک جاری رہا مگر طبیعت اس طرف مائل نہ ہوئ چنانچہ والد نے ارشاد فرمایا کہ پیارے آپ کے بچپن کا زمانہ ختم ہوا اب چونکہ آپ باشعور ہو گئے ہو لہذا مکمل طور پر تحصیل علم میں لگ جائو مگر اس راہ میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہےکہ اہل علم کی اطاعت و خدمت کی جائے اگر تم اھل علم کی اطاعت و خدمت کرتے ہو تو ان کے علم و فضل کی دولت سے فیض یاب ہوگے آپ پوری عمر اس نصیحت پر عمل کرتے رہے مکہ اس وقت آئمہ تابعین کا مرکز تھا حضرات

امام زھری ابن جریج علیہ رحمہ اور بہت سے آئمہ کی مجالس قائم ہوتی تھیں جب باضابطہ تحصیل علم کے لیے آمادہ ہوئے تو تمام علماء مکہ بالخصوص حضرات ابن شہاب زھری اور عمرو بن دینار علیہ رحمہ کی مجلس درس میں شریک ہونے لگے جب تک یہاں قیام رہا پھر کوفہ آگئے اور وہاں کے اہل علم سے استفادہ کیا آپ نے ستاسی (87) تابعین کی زیارت سے مشرف ہوئے

قوت حافظہ :

اللہ پاک نے ابن عیینہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کو کمال کا حافظہ اور فھم عطاء فرمایا تھا آپ کا خد بیان ہے کہ " ما کتب شیئا حفظتہ " میں جس چیز کو تحریر میں لایا وہ مجھے یاد ہوگئ

اساتذ و شیوخ :

آپ کے شیوخ حدیث اور اساتذہ کی فہرست طویل ہے چند معروف و مشہور کے نام یہ ہیں :امام ھشام بن عروہ

امام یحییٰ بن سعید انصاری

امام سلیمان اعمش

امام سفیان ثوری

امام ابن جریج

امام شعبہ

امام حمید طویل

امام ابو الزناد

امام شہاب زہری

امام سلیمان احول رحمھم اللہ

تلامذہ و شاگرد :

امام سلیمان اعمش

امام ابن جریج

امام شعبہ
مزکورہ بالا تینوں حضرات آپ کے اساتذہ ہیں جو کہ آپ کے تلامذہ میں بھی شمار ہوتا ہے
امام شافعی
امام یحییٰ القطان
امام یحییٰ بن معین
امام عبد اللہ بن مبارک
امام علی بن مدینی
امام احمد بن حنبل
امام عبد الرازق
امام اسحاق بن راہویہ رحمھم اللہ

عبادت و ریاضت :

آپ علم کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے آپ قائم اللیل اور زہد و قناعت میں اپنے معاصرین میں خاصی شہرت رکھتے تھے ساٹھ (60) سال تک جو کی روٹی بغیر سالن کے تناول فرمائ عمر بھر ستر (70) حج فرمائے
آپ کے متعلق حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ما فی اصحاب الزھری اتقی من ابن عیینہ " امام زھری کے شاگردوں میں ابن عیینہ سے بڑا متقی کوئ نہیں

امام ابن عیینہ بحیثیت محدث :

آپ کے علم حدیث وفہم حدیث میں تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے اور فن حدیث اور مہارت میں تمام محدثین کے نزدیک مسلم الثبوت ہیں ابن عیینہ علمی جلالت اور کثرت روایت کے لحاظ سے دوسرے بہت سے اتباع تابعین پر آپ فوقیت رکھتے ہیں چنانچہ

امام احمد بن عبداللہ رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کا شمار حکماء حدیث میں ہوتا ہے
امام عبد الرحمن بن مھدی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کو حدیث کی تفسیر اور حدیث کے متفرق الفاظ کے جمع کرنے میں مہارت حاصل تھی
امام شعبہ اپنے شاگردوں سے کہتے جس کو عمرو بن دینار کی مرویات معلوم نہ ہوں اسے ابنِ عیینہ کے پاس جانا چاہیے
ابن عیینہ کا درس حدیث کا حلقہ بہت وسیع تھا مگر ایام حج میں جب عالم اسلام کے محدثین و علماء حرمین طیبین حاضر ہوتے تو ان کا حلقہ درس میں بڑا ازدحام ہوتا تھا

امام ابن عیینہ بحیثیت مفسر و فقیہہ :

امام ابن عیینہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کی حدیث کے ساتھ ساتھ تفسیر اور فقہ میں بھی ید طولی رکھتے تھے
چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ما رأیت احدا من الفقہاء اعلم بالقر و السنن منہ " میں نے فقہاء میں سے کسی کو ابن عیینہ سے زیادہ قرآن وسنت کا عالم نہیں دیکھا

امام اعظم اور ابن عیینہ :

آپ جب کوفہ پہنچے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اپنے اصحاب درس سے فرمایا تمہارے پاس عمرو بن دینار کی مرویات کا حافظ آگیا چنانچہ ان کی مرویات سے استفادہ کے لیے آنے لگے چناچہ آپ (یعنی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللّٰہ علیہ) کا بیان ہے کہ جس نے مجھے سب سے پہلے محدث بنایا وہ ابوحنیفہ ہیں
امام ابن عیینہ رحمۃاللّٰہ علیہ کے علم وفضل کے متعلق اقوال علماء :
آپ کے ذوق علم و وسعت مندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ علم تفسیر وحدیث کے بڑے امام ہوگئے اکابر آئمہ آپ کی عظمت کے معترف ہوگئے

امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ لولا مالک و سفیان لذھب علم الحجاز اگر امام مالک و سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہوجاتا

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کان اعلم الناس بحدیث اھل الحجاز وہ اہل حجاز کے حدیثوں کے سب سے بڑے عالم تھے

امام بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ھو احفظ من حماد بن زید ابن عیینہ حماد بن زید سے بڑے حافظ الحدیث تھے

امام ابن حبان رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کان من الحفاظ المتقنین و اھل الورع و الدین ابن عیینہ متقن حفاظ حدیث میں سے تھے و صاحب تقوی اور دیندار تھے

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ما رأیت اعلم بالسنن منہ میں نے ان سے زیادہ حدیث کا جاننے وال کوئی نہیں دیکھا

ملفوظات سفیان بن عیینہ رحمۃ اللّٰہ علیہ :

آپ علم و عمل کے پیکر اور کم گو تھے مگر جب بھی گفتگو فرماتے زبان اقدس سے علم و حکمت کے موتی جھڑتے

جس کی عقل زیادہ ہوتی ہے اس کا رزق کم ہوتا ہے

زہد دراصل صبر اور موت کے انتظار کا نام ہے

علم نفع نہ دے تو ضرر پہنچائے گا

جو شخص علم اس پیے حاصل کرتا ہے کہ اس سے لوگوں کو نفع پہنچے اس کا درجہ خدا کے یہاں اس غلام کاسا ہے جو آقا کے سامنے ایسا کام کرتا ہے جس سے آقا خوس ہو

جب کوئ عالم لا ادری کہنا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اپنی ہلاکت کا سامان کرتا ہے

وفات :

حسن بن عمران رحمۃ اللّٰہ علیہ کا بیان ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھا مزدلفہ میں آپ نے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ مزدلفہ کی اس زیارت کو میری آخری زیارت مت بنا پھر ہم لوگوں کی

طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ میں ستر سال سے برابر یہ دعا کرتا رہا ہوں مگر اب مجھے اللہ تعالی سے شرم آرہی ہے کہ کس قدر زیادہ میں نے خدا سے اس کا سوال کیا چنانچہ آپ اس حج سے واپسی ہوئے تو پھر حج کا موقع نہ ملا اور اسی سال یکم رجب المرجب 198 ھ کو دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کیا اور مکۃالمکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت نازل فرمائے آمین

حوالہ جات :

سیر اعلام النبلاء

تہذیب الاسماء

تاریخ بغداد

تہذیب التہذیب

تذکرۃ الحفاظ

وفیات الاعیان

صفوۃالصفوۃ

اولیاء رجال حدیث

شیخین کون کون ؟؟

علوم دینیہ میں شیخ وقت کے امام اورپیشوائے دین کے لیے استعمال ہوتا ہے شیخین دوپیشواؤں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خلفاء راشدین میں حضرات ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضوان اللہ علیہم کو شیخین کہتے ہیں

جبکہ حضرات عثمان غنی اور علی المرتضی رضی اللہ عنھم کو خَتنَین کہتے ہیں

صحابہ کرام میں شیخین سے مراد حضرات ابوبکر صدیق اور عمرفاروق رضی اللہ عنھم ہیں۔

محدثین کی اصطلاح میں شیخین سے مراد حضرات امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللّٰہ علیھم ہیں۔

متقدمین شافعیہ کے نزدیک اس سے مراد حضرات ابو حامد احمد بن محمد اسفرائینی اورقفال عبد اللہ بن احمد مروزی رحمۃ اللّٰہ علیھم ہیں
متاخرین شافعیہ کے نزدیک شیخین سے مراد حضرات امام رافعی اور امام نووی رحمۃ اللہ علیھم ہیں
فقہ حنفی میں شیخین سے مراد حضرات امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللّٰہ علیھم ہیں۔
یار رہے یہ اصطلاحات شرعی نہیں ہیں، عرف خاص میں علماء و آئمہ کرام کی اصطلاحات ہیں جو بالعموم عوام کو معلوم نہیں ہیں
فقہ مالکی میں شیخین سے مراد حضرات ابو محمد عبد اللہ بن ابو زید القیروانی اور ابو الحسن علی القابسی رحمۃ اللّٰہ علیھم ہوتے ہیں
فقہ حنفی میں امام ابویوسف اور امام محمد کو صاحبین کہتے ہیں جس کے معنی ہیں دو ساتھی
احناف کے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللّٰہ علیہ کے دو خاص شاگرد ہیں جو فقہ حنفی کے امام بھی ہیں حضرات امام قاضی ابو یوسف یعقوب امام محمد بن الحسن شیبانی رحمھم اللہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ سے بھی علم حاصل کیا ہے، اس لیے ان کے استاد حضرات امام اعظم اور امام ابویوسف رحمھم اللہ دونوں حضرات ہیں۔ جب کہ حضرات امام ابویوسف اور امام محمد رحمھم اللہ کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو انہیں صاحبین کہتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات امام صاحب کے شاگرد ہونے کی نسبت سے آپس میں ساتھی ہیں۔ اور جب حضرات امام اعظم اور امام ابویوسف رحمھم اللہ کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو شیخین کہتے ہیں کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ کی بہ نسبت یہ دونوں حضرات شیخ اور استاذ ہیں۔ اور جب امام اعظم اور امام ابویوسف رحمھم اللہ درمیانی حیثیت کے حامل ہیں کہ ایک طرف امام اعظم رحمۃ اللّٰہ کے شاگرد ہیں، تو دوسری طرف امام محمد کے استاذ اور امام اعظم رحمۃ اللہ دونوں حضرات کے لحاظ سے استاذ ہی ہیں۔ اور امام

محمد رحمۃ اللہ دونوں حضرات کے لحاظ سے شاگرد ہی ہیں۔ احناف ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو صاحبین نہیں کہتے

حوالہ جات :

موسوعہ فقہیہ

بہار شریعت

مصطلحات الألقاب عند فقہہ المذاہب الأربعہ

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی پڑپوتی جبکہ امام حسن کے پوتے حضرت حسن انور بن زید کی بیٹی ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت مکۃ المکرمہ میں 145ھ میں ہوئی ، آپ رحمۃ اللہ علیہا نہایت نیک ، پرہیزگار ، حافظہ ، محدثہ ، عالمہ ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں.

امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ جیسے عظیم فقیہ و محدثین نے آپ علمی استفادہ اور سماع حدیث کیا

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتیں ، نیز آپ نے 30 حج کئے۔ آپ کی بھتیجی کا قول ہے میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نفیسہ کی 40 سال خدمت کی ، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا ، ایک بار میں نے ان سے عرض کی : آپ آرام کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا : کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے دشوار منزلیں ہیں جو کامیاب لوگ ہی طے کرسکتے ہیں۔ سیدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی بھتیجی سے پوچھا گیاکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھا لیا کرتی تھیں

مصر میں آپ سے کئی کرامات کو ظہور ہوا ان میں سے چند ایک یہ ہیں

1 : آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سیدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا جہاں نمازیں پڑھتی تھیں وہاں ایک ٹوکری تھی ، جب وہ کسی چیز کی خواہش کرتیں تو وہ چیز ٹوکری میں خود بخود مل جاتی ، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں ، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا ، ایک بار میں نے ان سے حیرت کا

اظہار کیا تو فرمانے لگیں : زینب! جو اللہ پاک پر بھروسا کرلیتا ہے ، دُنیا اس کی فرمانبردار ہوجاتی ہے

2 : گر کسی شخص کو کوئی سخت حاجت در پیش ہو تو اسے چاہئے کہ نذر مانے کہ اگر میرا کام بن گیا تو سیّدہ نفیسہ کے ایصال ثواب کے لئے نیاز کا اہتمام کروں گا ، اِنْ شآءَ اللہ اس شخص کا جیسا بھی مشکل مسئلہ ہوگا حل ہوجائے گا ، یہ بہت ہی مجرّب عمل ہے

3 : 201ھ ،آپ کے زمانہ میں دریائے نیل رک گیا اور قحط کا خطرہ درپیش ہوا۔ لوگ آپ کی جناب میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی .سیدہ نے انہیں اپنی چادر دی .وہ آپ کی چادر لے کر دریا پر آئے اور اسے دریا میں ڈال دیا . ابھی گھروں کو واپس نہ پہنچے تھے کہ دریا ٹھاٹھیں مارتا بہنے لگا

آپ رحمۃُ اللہِ علیہا یکم رجب کو بیمار ہوگئیں اور رمضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں رمضان میں جب مرض بڑھا تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں آپ نے فرمایا 30 سال سے میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ جب موت آئے اس وقت میرا روزہ ہو اور اب یہ خواہش پوری ہونےوالی ہے تو میں روزہ کیوں توڑوں؟ یہ فرما کر سیدہ نفیسہ قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہوگئیں اور اسی حالت میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کا وصال شریف 208ھ میں رمضانُ المبارک کے پُر نور مہینے میں مصر میں ہوا۔ آپ کے مزارِ پُر انوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللّٰہ علیہ

کنیت ابو المواھب نام عبدالوھاب القاب قطب ربانی، ہیکل صمدانی ، عارف باللہ شعرانی کہلانے کی وجہ یہوں تو یہ نسبت ایسے حضرات کے ساتھ لگائی جاتی ہے جن کے لمبے گھنے بال ہوں مگر آپ کے ساتھ ساقیہ ابی شعرہ علاقے کی وجہ ساتھ لگائی گئی ہے جہاں آپ پلے بڑھے حنفی اس وجہ سے کہلائے کہ آپ کا سلسلہ نسب محمد بن الحنفیہ سے جاملتا ہے سلسلہ نسب کچھ یوں ہے عبدالوھاب بن احمد بن علی بن احمد بن علی بن زوفا بن ابی الشیخ موسیٰ

آپ کی ولادت 911ھ کے ابتداء میں مصر میں ہوئی

آپ کی علمی مصروف زیادہ تر تصوف میں رہی لیکن علوم شرعیہ از قبیل علوم قرآن و حدیث ، عقائد ، ، فقہ اور دیگر معاون علوم میں آپ کی دلچسپی ناقابل تردید حقیقت ہے چنانچہ مختلف علوم و فنون کی کتب کا مطالعہ اس قدر وسیع ہے کہ انسان حیران رہ جائے آپ فرماتے ہیں ہیں کہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے ایک انعام یہ ہے کہ میں نے کتب شریعت اور اس کے حل کے معاون علوم کا خود کثرت سے مطالعہ کیا ہے پھر اس سے استفادہ میں اپنے فہم پر اعتماد نہیں بلکہ مشکل مقامات کو حل کے لیے علماء کرام کی طرف رجوع بھی کیا کیونکہ میرے فہم میں خطاء کا احتمال ہوسکتا ہے مطالعہ کی بات کی جائے تو آپ کے تعارف میں یہ بات واضح ملتی ہے کہ آپ نے کتب تفسیر ، کتب حدیث ،کتب لغت ،کتب اصول و کلام ، کتب فتاویٰ ،کتب قواعد ، کتب سیرت ، کتب تصوف میں کئی کتب کا مطالعہ ایک دفعہ سے زائد بار کیا

آپ کے مشائخ میں حضرت شیخ علی الخواص ، حضرت شیخ ابراھیم المتبولی ، حضرت شیخ صالح افضل الدین احمدی ، شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمھم اللہ کے نام بھی ملتے ہیں

تصانیف کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انعام فرمایا کہ میں نے شریعتیں بے شمار کتابیں تالیف کیں اکثر اپنے موضوع کے اعتبار سے نئی ہیں مجھ سے پہلے کسی کی ایسی کاوش نہیں ملتی

چند ایک نام یہ ہیں

الاجوبۃ المرضیۃ عن أئمۃ الفقہا والصوفیۃ

ادب القضاۃ

ارشاد الطالبين الى مراتب العلماء العالمين

الانوار القدسيۃ فی معرفۃ آداب العبودیّۃ

البحر المورود فی المواثیق والعهود

البدر المنير

بہجۃ النفوس والاسماع والاحداق فيما تميز به القوم من الآداب والأخلاق

تنبیہ المغترين فی آداب الدين

تنبیہ المفترين فی القرن العاشر، على ما خالفوا فیہ سلفهم الطاهر

الجواهر والدرر الكبرى

الجواہر والدرر الوسطى

حقوق اخوة الإسلام

الدرر المنثورۃ فی زبد العلوم المشہورہ

درر الغوّاص من فتاوى الشيخ علی الخوّاص

ذیل لواقح الانوار

القواعد الكشفيۃ فی الصفات الإلهیہ

الكبريت الاحمر في علوم الشيخ الاكبر

كشف الغمۃ عن جميع الامۃ

لطائف المنن يعرف بالمنن الكبرى

لواقح الانوار فی طبقات الاخيار

لواقح الانوار القدسيۃ فی بيان العهود المحمدیۃ

مختصر تذكرة السويدى

مختصر تذکرۃ القرطبی
ارشاد المغفلین من الفقہا والفقراء، الی شروط صحبۃ الامراء
مدارك السالکین الی رسوم طریق العارفین
مشارق الانوار
المنح السنيۃ شرح وصیۃ المتبولی
منح المن التلبس بالسنہ
المیزان الکبری
الیواقت والجواہر فی عقائد الاکابر
آپ کا وصال 973ھ بمطابق 1565ء کو ہوا

امام عبدالرؤف مناوي رحمة اللّٰه عليه

نام عبدالرؤف القاب زین الدین ، شیخ المحدثین اور مسلکا شافعی ہیں اور مناوی علاقے کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہلائے سلسلہ نسب کچھ یوں ہے عبدالرؤف بن تاج عارفین بن علی بن زین العابدین المناوی الشافعی
آپ ولادت 952 ھ قاھرہ میں ہوئی
آپ اپنے وقت کی ایک غیر معمولی اور جامع علوم و معارف شخصیت تھے، صوفی کامل ، علم تفسیر و حدیث کے ماہر مرجع علماء تھے آپ نے حدیث ،اصول حدیث ، فقہ ، بلاغت ، تصوف ، تاریخ ، طب ، شمائل ،اخلاق ، مناقب اہل بیت ، علم الکلام ،منطق پر قلم اٹھایا اور حق ادا کرکے رکھ دیا

شب بیداری اور قلت طعام کو لوگوں نے آپ کا معمول بتایا ہے زیادہ تر زندگی کا حصہ قاھرہ مصر میں گزاری اور یہیں انتقال ہوا
تصانیف کی بات کی جائے تو آپ نے 80 سے قریب کتب لکھیں جن میں فیض القدیر شرح جامع الصغیر اہم ترین تصنیف ہے اور تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام آتے ہیں
الفکر فی شرح نخبة الفکر
كنوز الحقائق في الحديث

الروض الباسم فی شمائل مصطفیٰ ابی القاسم
التيسير في شرح الجامع الصغير
تاريخ الخلفاء
بغية المحتاج فی معرفة اصول الطب و العلاج
شرح الشمائل للترمذي
الكواكب الدرية في تراجم السادة الصوفية
سيرة عمر بن عبد العزيز
اليواقيت والدرر في الحديث
الفتوحات السبحانية في شرح ألفية العراقي
الصفوة في مناقب آل البيت
الطبقات الصغرى
الدرر الجوهرية في شرح الحكم العطائية

آپ کا وصال 23 صفر المظفر 1031ھ قاھرہ مصر میں ہوا آپ مزار شارع باب البحر پر زیارت عوام خواص ہے

امام احمد بن عطاء اللہ السکندری رحمۃ اللّٰہ علیہ

نام احمد کنیت ابو الفضل قبیلہ جزام سے تعلق کی وجہ سے جازمی کہلائے نسب کچھ یوں ہے تاج الدین ابو الفضل احمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد بن عیسی ابن الحسین بن عطاء اللہ السکندری الجازمی

آپ کے آباء واجداد اسلامی فتوحات کے بعد مصر آئے

ابن عطاء السکندری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی ولادت 658 هجری میں ہوئی

آپ فقیہ ،مصنف،مدرس ، محقق ، صوفی ، شیخ الشازلیہ ہیں القاب قطب العارفین ، ترجمان الواصلین ، مرشد السالکین ، ہیں آپ کا شمار اپنے وقت کے بااثر افراد میں ہوتا تھا عموماً کرسی پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرماتے اکثر دروس تصوف اور طریقت پر ہوتے

امام ابن المبلق السکندری ، امام تقی الدین سبکی رحمھم الله کیسے عظیم ہستیوں کے نام آپ کے تلامذہ میں آتے ہیں

یوں تو آپ کی کئی کتب چند کے نام یہ ہیں لطائف المنن في مناقب الشيخ ابي العباس و شيخه ابي الحسن ،اصول مقدمات الوصول ، الحكم العطائية ، تاج العروس الحاوي التهذيب النفوس ، مفتاح الفلاح و مصباح الارواح في ذكر الله الكريم الفتاح

آپ کا انتقال 709 هجری قاہرہ میں جامعہ منصورہ میں ہوا آپ کی تدفین المقطم مقام

پر ہوئی جہاں آپ عبادت کیا کرتے تھے المقطم کی مغرب کی جانت امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے استاد ابو الوفاء امام لیث بن سعد رحمۃ اللّٰہ علیہ کی مزار مبارک ہے 1973 میں آپ مزار کے ساتھ مسجد تعمیر کی گئی جس کانام مسجد احمد بن عطاء اللہ السکندری رکھا گیا

ت‏عارف علامہ محمد عل‏ی ن‏قشبندی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت موضع حاجی محمد، مضافات شہر لالہ موسی ، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں 1933ء میں ہوئی اس زمانے میں آپ کے والدین کی مالی حالت کچھ اچھی نہ تھی خود فرماتے ہیں : جب میری عمر سات برس کی ہوئی اور ہوش سنبھالا تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہایت تنگدستی کا دور دورہ تھا

آپ کی والدہ ماجدہ ولیہ تھیں جو روزانہ ایک هزار (1000) رکعت نوافل ادا کرتی تھیں

آپ مذہباً سنی ، حنفی ، بریلوی ، مشربا نقشبندی ، ساکنا لاھوری اور مولدا گجرات سے تھے

ت‏عل‏ی‏م :

قرآن کریم کے پندرہ پارے میانہ گوندل ضلع گجرات میں حافظ غلام مصطفیٰ کے پاس حفظ کیے اور باقی حفظ حافظ فتح محمد صاحب کے پاس

مکمل کیا ابتدائی کتب قانونچہ ، نحو میر ، شرح مائۃ عامل حضرت مولانا بشیر احمد سرگودھوی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے پڑھیں مزید درس نظامی حزب الاحناف لاہور میں مولانا غلام رسول رضوی کے پاس مکمل کیا پھر رضوی صاحب اکتساب حدیث اور سند حدیث کے لیے آپ کو محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ کے پاس بھیجا

اولاد :

آپ کے چار (4) صاحبزادے اور چار (4) صاحب زادیاں ہیں

علامہ محمد طیب نقشبندی صاحب

حافظ رضائے مصطفٰی صاحب

حافظ احمد رضا صاحب

محمد رضا صاحب

امامت وخطابت :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اٹھارہ (18) سال نارووال ضلع سیالکوٹ مرکزی جامع مسجد شاہ جماعت میں انجام دیے اس مسجد کی بنیاد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے رکھی تھی

بیعت و خلافت :

آپ کو بیعت سراج السالکین حضرت پیر سید نورالحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کیلیانوالہ سے کی اور اجازت وخلافت اپنے مرشد کریم کے علاوہ سیدی قطب مدینہ مولانا ضیاءالدین مدنی و ابو البرکات سید احمد شاہ قادری رحمھم اللہ تعالی سے حاصل تھی

اساتذہ کرام :

آپ نے جن نامور اساتذہ سے اکتساب فیض کیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد خان چشتی رحمۃ اللہ علیہ

شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی فیصل آبادی رحمة اللہ علیہ
خلیفہ اعلی حضرت مفتی غلام جان ہزاری رحمة اللہ علیہ
استاذ المحدثین حضرت سید ابو البرکات احمد شاہ قادری رحمة اللہ علیہ
حضرت علامہ مہر الدین رحمة اللہ علیہ
حضرت علامہ بشیر احمد سرگودھوی رحمۃ اللّٰہ علیہ
حافظ الحدیث حضرت علامہ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ (بھکھی شریف)
حضرت مولانا حافظ محمد نواز گیلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ

صفات :

آپ حافظ، محقق، مدرس، مصنف،متقی،عابد و زاہد اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے تدریس کا ذوق آپ کی عادت ثانیہ تھی

استاد محرم سے مبت :

آپ 1963 میں بلال گنج امیر روڑ لاھور زمین کا ایک ٹکرا خرید کر اپنے استاد صاحب کے نام سے دارالعلوم بنام جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ قائم کیا اور مرتے دم تک یہیں تدریس فرمائی

ذوق مطالعہ :

آپ کاحصول علم دین کا ذوق اعلی درجے کا تھا مطالعہ کی مصروفیت میں کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ انہیں بالکل خبر نہ ہوتی عشاء کی آذان ہو رہی ہے یا فجر کی،علامہ غلام رسول رضوی فرماتے ہیں کہ محمد علی نے مجھ سے علم پڑھا بھی ہے اور مجھ سے علم چھینا بھی ہے

تصانیف :

علامہ محمد علی نقشبندی رحمة اللہ علیہ کی کتب چند ایک کے سوا آپ کی زندگی میں ہی طبع سے آراستہ ہوچکی تھیں
(1) نورالعینین فی ایمان آباء سید الکونین
(2) تعارف سیدنا امیر معاویہ

(3) قانونچہ رسولیہ
(4) منکرین و جواب اللحیہ کا شرعی محاسبہ
(5) شان اہل بیت اور دشمنان اہل بیت کا محاسبہ
(6) شرح موطا امام محمد (3 مجلدات)
(7) دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ (2 مجلدات)
(8) تحفہ جعفریہ (5 مجلدات)
(9) عقائد جعفریہ (4 مجلدات)
(10) فقہ جعفریہ (4 مجلدات) شامل ہیں

ان مذکورہ کتب کے علاوہ آپ کی ایک کتاب " میزان الکتب " بھی ہے جس میں آپ نے 48 کتب پر تشیّع (مصنف کے شیعہ) ہونے یا نہ ہوتے کے اعتبار گفتگو ہے نیز جن جن عبارات پر اعتراضات ہیں ان پر کلام کیا ہے ان کتب میں سے بعض کے نام یہ ہیں

نیا بیع المودہ

فرائط سمطین

ارجح المطالب

فضائل الطالبین

شرح نہج البلاغة لابن ابی الحدید

روضة الصفا حبیب الیسر

تاریخ یعقوبی

مروج الذہب

روضة الاحباب

کفایة الطالب

وغیرھا شامل ہیں

وفات :

آپ کی وفات 28 صفر المظفر 1418ھ بمطابق 14 جولائی 1996ء کو ہوئ اور میانی قبرستان لاہور میں سپرد خاک کیا گیا

محدث عبدالرحمن بن محمد

پانچویں صدی کے نامور مالکی محدث عبدالرحمن بن محمد معروف بہ ابن فطیس رحمۃ اللہ علیہ نے درجنوں کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں چند ایک یہ ہیں :

فضائل التابعین 150 (ایک سو پچاس) جز (جلد / Vol)

کتاب المصابیح 100 (سو) جز

اسباب النزول 100 (سو) جز

مسند قاسم بن اصبغ العوالی 60 (ساٹھ) جز

مسند حدیث محمد بن فطیس 50 (پچاس) جز

کتاب الاخواۃ 40 (چالیس) جز

کرامات الصالحین 30 (تیس) جز

اعلام النبوۃ و دلالات الرسالۃ 10 (دس) جز

اور الکلام علی الاجازۃ و المناولۃ متعدد اجزاء پر مشتمل ہے

(وقت ہزار نعمت ص 120)

یعنی امام ابن فطیس کی 540 سے زائد کتب تحریر کیں

مزید حافظ الحدیث امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کی کتب کی تعداد تقریباً 150 ہے جن میں فتح الباري 14 مجلد

تہذیب التہذیب 6 مجلد

الاصابہ فی تمییز الصحابۃ 9 مجلد

لسان المیزان 4 مجلد

اور تغلیق التعلیق 5 مجلدات ہیں

مگر عاجزی کا عالم تو دیکھ فرماتے ہیں

و اکثر ذلك مما لا تساوي نسخة لغيره لكن جرى القلم بذلك

" میری اکثر تصانیف دوسرے اہل علم کی ایک کتاب کے برابر نہیں لیکن بس قلم چل گیا "

امام ابن فطیس کی 540 سے زائد کتب لکھیں امام ابن حجر عسقلانی نے 150 سے زائد اتنی کتب لکھنے کے بعد اگر ان دونوں حضرات کی تمام کتب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات نظر سے نہیں گزرے گی کہ انہوں کبھی خد کو حافظ الحدیث، محدث ، مصنف کتب کثیر ، علامۃ الدہر ، وغیرھا کے القاب سے نوازا ہو نہیں بلکل نہیں ہمیں بھی اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے ہر معاملے میں عاجزی و انکساری سے کام لینا چاہیے

حضرت مولانا محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ

نام و نسب :

محمد وصی احمد اور نسبت سورتی ہے جبکہ سلسلہ نسب اس طرح ہے مولانا وصی احمد بن مولانا محمد طیب بن محمد طاہر بن محمد قاسم بن محمد ابراھیم رحمھم اللہ

آپ کا شجرہ نسب شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللّٰہ عنہ سے ملتا ہے اسی نسبت سے آپ خد کو حنیفی ، حنفی لکھا کرتے تھے اسی طرح آپ نے اپنے ایک مضمون میں بھی خد کو حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللّٰہ عنہ کی اولاد سے لکھا

پیدائش :

آپ 1836ء میں راندیر ضلع سورت ھند میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولانا محمد طیب سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور آپ کی والدہ ماجدہ مشہور زمانہ عالم و عارف حضرت مولانا خیر الدین محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی نواسی تھیں آپ کے آباء و اجداد جن میں آپ کے دادا بزرگوار مولانا محمد قاسم ابن طاہر رحمۃ اللّٰہ علیہ مدینہ منورہ کے رہائشی تھے وہاں سے سولہویں صدی عیسوی شاہجہان کے دور حکومت میں

سورت کی بندگاہ سے ہندوستان پہنچے پھر دادا حضور نے راندیر ہی میں سکونت اختیار کی اور وہیں درس و تدریس شروع کردی

القاب :

محدث سورتی ، بحر العلوم ، شیخ المحدثین ، شیخ المشائخ ،سلطان العلماء ر الاسد الاسد الاشد الارشد وغیرھا ہیں

انقلاب 1857ء :

ابھی آپ کی عمر اکیس (21) برس کی ہوئی تھی 1857ء کے جہاد کا آغاز ہوگیا آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے خاندان کے متعدد افراد سمیت آکے دو بھائی بھی اس جنگ میں شہید ہوگئے دادا کا سامان تجارت جلادیا گیا مکان پر فوجیوں نے قبضہ کرلیا آپ اپنے والدین اور چھوٹے بھائی مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللّٰہ علیہ کو لے کر جوں توں عراق پہنچ گئے تین (3) سال کے بعد وہاں سے سفر حج کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے حج کے چندہ ماہ مدینہ منور میں قیام کیا پھر واپس راندیر آرہے تھے کہ راستے میں والد محترم انتقال کرگئے راندیر پہنچنے کے بعد والدہ ماجدہ بھی داغ مفارقت دے گئیں

تعلیم و تربیت :

تسمیہ کی رسم دادا بزرگوار نے ادا فرمائی اور والد محترم سے تحصیل علم میں مصروف ہوئے عمر اکیس (21) برس کو پہنچی تو 1857ء کا واقعہ پیش آیا (یہ واقعہ پہلے ذکر ہوچکا ہے) والدین کی رحلت کے بعد شیخ المحدثین حضرت محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنے چھوٹے بھائی مولانا عبد اللطیف رحمۃ اللّٰہ علیہ کو لے کر تحصیل علم کی غرض سے دہلی روانہ ہوگئے وہاں مدرسہ حسین بخش دہلی میں داخلہ لے لیا اس مدرسہ میں تقریباً ایک سال قیام کیا مختلف علماء کرام سے تفسیر ، تراجم ، دیگر قرآنی علوم حاصل کیے پھر جب شہید اسلام حضرت مفتی عنایت اللہ کاکوروی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مدرسہ مدرسہ فیض عام کانپور کی شہرت سنی تو آپ اپنے بھائی کو لے کانپور روانہ ہوگئے یہاں سے مختلف علوم و فنون

کی تعلیم حاصل کی پھر 1286 ھ کو مدرسہ فیض عام کانپور سے فراغت پائی

بیعت و خلافت :

ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد روحانی و باطنی علوم کے لیے گنج مراد آباد کا سفر اختیار فرمایا جہاں قطب الاقطاب حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے دست پر بیعت ہوئے چنانچہ حضرت نے آپ کو نہ صرف سلسلہ نقشبندیہ قادریہ میں بیعت میں داخل کیا بلکے خرقہ خلافت اور سند حدیث سے بھی نوازا اسی محدث بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ سے تعلق استوار ہوئے

درس و تدریس :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ تقریبا ایک سال تک اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی خدمت میں رہے پھر 1288ء کے اوائل میں کانپور پہنچے مولانا احمد حسن کانپوری نے مدرسہ فیض عام میں مدرس مقرر کردیا 1288ء میں تدریس کا آغاز فرمایا اور یہاں آٹھ (8) سال تک درس و تدریس کے فرائض سر انجام دیے اور اسی دوران آپ نے نسائی شریف کا حاشیہ تحریر فرمایا

دوبارہ سند فراغت :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے کے علم حدیث میں ذوق و شوق دیکھ کر آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے آپ کو محدث جلیل حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی خدمت میں حاضری دینے کا حکم ارشاد فرمایا اگرچہ آپ نے اپنے پیر و مرشد اور مولانا لطف اللہ علی گڑھی سے حدیث دورہ کی اسناد لے چکے تھے مگر اپنے مرشد کے حکم پر سہارنپور تشریف لے گئے اور مولانا سہارنپوری کی خدمت میں رہنے لگے لیکن تین (3) سال بعد حضرت احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ رحلت فرما گئے آپ نے 1295ھ میں مظاہرہ العلوم سہارنپور

سے سند فراغت حاصل کی آپ نے اپنے دور کے نامور اساتذہ اپنے پیر و مرشد شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی، مولانا سہارنپوری اور مولانا اللہ علی گڑھی رحمھم اللہ سے آحادیث مبارکہ کی قرائت و سماعت فرمائیں مظاہرہ العلوم میں دورہ حدیث شریف میں آپ کے ہم درجہ تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ اور حضرت پیر سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ کے ہم سبق تھے

محدث سورتی کی سند حدیث :

جیسا کہ آپ نے پڑھ چکے کہ محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تین اساتذہ سے احادیث مبارکہ کی قرائت سماعت فرمائیں اور اسناد حدیث حاصل کیں آپ کی سند حدیث مولانا لطف الله علی گڑھی اور مولانا احمد علی سہارنپوری کے ذریعے تین (3) واسطوں سے اور شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی کے ذریعے دو (2) واسطوں سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ تک پہنچتی ہے جبکہ امام آئمہ امام بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ تک آپ کی سند سترہ (17) اور اٹھارہ (18) واسطوں سے پہنچتی ہے مزید یہ مولانا لطف الله علی گڑھی کی سند مفتی عنایت اللہ کاکوروی سے شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ تک جاتی ہے

شادی و اولاد :

آپ کی شادی بیالیس (42) سال کی عمر میں مولانا احمد حسن کانپوری کی خواہش پر آپ کا عقد نکاح میر عنایت حسین کی صاحبزادی سے ہوا شادی کے بعد کچھ ایام کانپور میں قیام فرمایا پھر بھائی کے اصرار پر پیلی بھیت تشریف لے آئے اور مستقل سکونت پر رضامند ہوگئے

آپ کی اولاد کی تعداد چھ (6) ہے جن میں پانچ (5) صاحبزادیاں اور ایک (1) بیٹا حضرت مولانا عبد الاحد محدث پیلی بھیت رحمۃ اللّٰہ علیہ تھے

مدرسۃ الحدیث :

محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کو کئی علوم و فنون بالخصوص فن حدیث میں دسترس حاصل تھی لاتعداد احادیث مع اسانید یاد تھیں چالیس (40) سال تک حدیث کا درس دیا علم حدیث کے فروغ کے لیے آپ نے تقریباً 1301ھ میں اپنے مکان سے متصل زمین ایک عظیم مدرسہ تعمیر کروایا اس مدرسہ کے قبرستان اور مسجد بھی اس مسجد میں آپ نے اپنے وصال تک امامت کے فرائض انجام دیے اس عظیم الشان مدرسہ کا نام " مدرسۃ الحدیث " قائم کیا اس کے مدرسہ کی افتتاحی تقریب میں کثیر علماء کرام نے شرکت کی جن میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے افتتاح کے موقع پر 3 گھنٹے " فن حدیث " پر محققانہ تقریر فرمائی اور اس موقع پر علماء رامپور ، علماء بدایوں ، اور علماء پنجاب نے شرکت کی مدرسۃ الحدیث کا چرچہ بہت جلد عام ہوگیا

لاھور آمد :

1912 ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے 25ویں سالانہ اجلاس کے موقع پر شرکت فرمائی یہ اجلاس چار روزاہ کانفرنس پر مشتمل تھا یہ اپنے وقت کا منفرد اجلاس تھا جس میں علماء کرام و مشائخ عظام کی اتنی بڑی تعداد تھی جو اس سے قبل نہیں دیکھی گئی تھی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس اجلاس میں پاک وہند کے تین ممتاز علماء کرام حضرت وصی احمد سورتی ، قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ، مولانا دیدار علی شاہ رحمھم اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی

اجلاس کے اختتام پر محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تقریباً 15 دن لاھور میں قیام فرمایا پھر 11 مئی 1915ء کو حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کی خصوصی دعوت پر سیالکوٹ تشریف لے گئے وہاں دو (2)ہفتے قیام فرمایا

عاجزی و انکساری :

حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے پاس دوران تدریس ایک تھیلا موجود رہتا تھا جس میں قدیم کوفی طرز تحریر کا قرآن مجید کا

پہلا پارہ رکھا رہتا تھا یہ پارہ اپنی قدامت (دیرپا) کے اعتبار سے کافی بوسیدہ ہوچکا تھا جبکہ تھیلا بھی کئی جگہ سے نکل گیا جو نہایت خوبصورت قدیم پارچہ (اچھی چیزوں) کا سلا ہوا تھا دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ کسی خاص مقصد کے لیے بنایا گیا ہے شیخ المحدثین وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ اکثر اس تھیلے کی تفصیل کو چھپاتے تھے لیکن جب کوئی اصرار کرتا تو فرماتے " یہ وہ تھیلا ہے جو میری والدہ ماجدہ نے اپنے ہاتھوں سے سیا تھا اور جسے میں پہلی مرتبہ یہ سپارہ لے کر مدرسہ پڑھنے گیا تھا یہ تھیلا میری متاع عزیز ہے جہاں یہ میری والدہ کی نشانی ہے وہاں اس کی ہر وقت موجودگی مجھے احساس دلاتی ہے کہ میں بنیادی طور پر طالب علم ہوں جس دن یہ احساس میرے دل میں معدوم ہوگیا اس دن میرے علم اور جہالت میں کوئی حد فاصل نہیں رہے گی " اس واقعہ سے عصر حاضر کے ان " علماء کرام " کو درس عبرت لینا چاہیے جو اپنے آپ کو " علامہ ر مفتی ، وغیرہ سے کم نہیں سمجھتے

تصانیف :

محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ فرمائی آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تقریباً تمام درسی کتب پر حواشی تحریر فرمائے مگر افسوس حوادث زمانہ کی نظر ہو جانے وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں وہ چند کتب جن کے نام مل سکے :

حاشیه مدارک

حاشیه بیضاوي

حاشیه جلالین

تعلیقات سنن النسائي

حاشیه شرح معاني الآثار

تعلیقات شرح معاني الآثار

تعلیقات شروح اربعہ ترمذي شریف

شرح سنن ابی داؤد
شرح مشکوٰۃ المصابیح
افادات حصن حصین
التعلیق المجلی لما فی منیة المصلي
الدرۃ فی عقد الایدي تحت السرۃ
کشف الغمه عن سنیه العمامه
اظھار شریعت
انفغ الشواھد لمن یخرج الوھابین عن المساجد
حاشیه مقامات حریري
حاشیه شافیه
تعلیقات شرح ملا حسن
حاشیه میبذي

حضرت محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی ملا علی قاری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی شرح شفاء اور امام محمد کی مؤطا پر مختصر تعلیقات شیخ الحدیث مفتی وقار الدین پیلی بھیتی رحمۃ اللّٰہ علیہ جامعہ امجدیہ کراچی کی ذاتی کتب خانے میں موجود ہے

تلامذہ :

شیخ المحدثین حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے علم حاصل کرنے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے یہاں چند مشہور معروف کے نام مذکور ہیں

صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی
مولانا سید محدث کچھوچھوی
مولانا ضیاء الدین مدنی
مولانا ظفر الدین بہاری
مولانا حبیب الرحمن پیلی بھیتی

مولانا عبد الحق پیلی بھیتی
مولانا سید سلیمان اشرف
مولانا مفتی عبدالقادر لاھوری
مولانا مشتاق احمد کانپوری
مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی
حافظ یعقوب علی خان رحمھم اللہ تعالیٰ

شیخ المحدثین مولانا وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور امیر المومنین فی الحدیث مولانا امام احمد رضا خان محدث بریلی شریف رحمۃ اللّٰہ علیہ :

محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی اور محدث بریلی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے درمیان گہرے تعلقات تھے محدث بریلی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے آپ کے قلمی روابط بھی تھے خط و کتابت کا سلسلہ بھی تھا آپ نے 19 کے قریب استفسارات فتاویٰ رضویہ میں موجود ہیں

شیخ المحدثین حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مشاہیر تلامذہ پر محدث بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ کی نظر انتخاب ہمیشہ رہی یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے شیخ المحدثین کے بہت سے تلامذہ کو خلافت سے نوازا بعض کے نام یہ ہیں

صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی
مولانا سید محدث کچھوچھوی
مولانا ضیاء الدین مدنی
مولانا ظفر الدین بہاری
مولانا حبیب الرحمن پیلی بھیتی
مولانا عبد الحق پیلی بھیتی
مولانا مشتاق احمد کانپوری
مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی
حافظ یعقوب علی خان رحمھم اللہ تعالیٰ

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے فرزند حضرت مولانا عبدالاحد محدث پیلی بھیت رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تمام علوم وفنون کی تکمیل اپنے والد گرامی محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے کی 13 برس کی عمر میں محدث بریلی امام احمد رضا خان علیہ رحمہ کی خدمت میں بھیج دیا دورہ حدیث بریلی شریف میں کیا امام اہلسنت نے اپنے دست اقدس سے دستابندی کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں اجازت و خلافت سے نوازا

1314 ھ میں ندوہ کے فسادات پر بریلی شریف سے " مکتوبات علماء و کلام اہل صفا " کے نام سے 80 سے زائد علماء کرام کے 100 سے زائد خطوط چھپ کر سامنے آئے جس امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اور دیگر علماء کرام کے مؤقف کی تائید و توثیق کی گئی اس میں محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اہلسنت کو ان القابات بات سے نوازا : " امام الدھر ، ہمام العصر ، بحر العلوم ، ہمام الفقہاء و المحدثین ، امام المتکلمین ، خیر اللحقه بالمرة ، السابقین ، سید العلماء ، وسند الفقہاء ، ناصر السنة و قاطع البدعة مجدد دھرنا و مجدد عصرنا مولانا بالفضل اولانا مولوی احمد رضا خان عمت فیوضاتھم اہل المشارق و المغارب "

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں :

ان کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ سے نہ صرف محبت تھی بلکہ عشق تھا اسی لیے شاید ہی کوئی مہینہ ایسا ہوتا کہ پیلی بھیت سے بریلی تشریف لاکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ سے ملاقات نہ کرتے ہوں

فاضل بریلوی کے برادر زادے مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں :

محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ جب بریلی تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے اعلیٰ حضرت کے پھاٹک قدم رکھتے تھے محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے آستانہ رضویہ پر پہنچتے وقت مسرت بار ہادیکھی اور محسوس کی ہے

وفات :

قبلہ استاذ المحدثین رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اپنی ساری زندگی راہ علم دین میں گزاری آخر میں شدید اعصابی کمزوری واقع ہوگئی اور تقریباً 4 ماہ بستر پر ہی درس وتدریس کیا مسجد نہ جاسکنے کی وجہ سے لیٹ کر نماز پڑھی 8 جمادی الاولی کی شب نماز تہجد کی نیت باندھ لی ابھی " اياك نعبد و اياك نستيعين " پر پہنچے تھے کہ 12 اپریل 1916ء بمطابق 8 جمادی الاولی 1334ھ یوم بدھ بوقت تہجد خالق حقیقی سے جاملے آپ کی نماز جنازہ شہزادہ اعلی حضرت حجۃالاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ نے پڑھائی آپ کا مزار مبارک یوپی ھند کے شہر پیلی بھیت شریف کی بیلوں مسجد سے متصل قبرستان میں زیارت عوام وخواص ہے

امام اہلسنت کا دلی حزن :

آپ کے وصال پر امام اہلسنت کے الفاظ کچھ یوں تھے وہ دنیا سے کیا رخصت ہوئے بلکہ میرا داہنا ہاتھ مجھ سے جدا ہوگیا اور میری کمر ٹوٹ گئی شیخ المحدثین کے وصال کے بعد امام اہلسنت نے تمام نمازیں بیٹھ کر ادا کیں حالانکہ امام اہلسنت ہر حال میں عصا لے کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے تھے یہ امام اہلسنت کی کے دلی حزن کا اظہار تھا کیونکہ محدث سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ امام اہلسنت کے دست راست اور امام اہلسنت کے لیے قوت تھے

حوالہ جات :

تذکرہ محدث سورتی

محدث سورتی

گلستان محدثین

رسائل محدث سورتی

مولانا وصی احمد سورتی ایک شبہ کا ازالہ

مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی

موت العالِم موت العالَم

ایک عالم دین کی موت پورے عالم کی موت ہے گزشتہ روز جماعت اہلسنت کے ایک نام رو مفتی ، محقق ، فقیہ حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللّٰہ علیہ کم وبیش پچاس (50) سال کی عمر میں دار فانی سے دار البقاء کی جانب رخت ہوگئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

یقیناً آپ رخصت ہو جانے اہلسنت میں ایک خلاء ہوگیا ہے جسے ہم مکمل نہیں کرسکتے آپ کی قدر و منزلت تعارف کے بغیر ممکن نہیں چلیں تعارف پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں

نام :

آل مصطفیٰ

القاب :

محقق مسائل عصر ، فقیہ اہلسنت ،

ولدیت و نسب :

مولانا محمد شہاب الدین اشرفی لطیفی دام ظلہ ہیں جو خلیفہ اعلی حضرت ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ کے تلامذہ سے ہیں
سلسلہ نسب کچھ یوں ہے آل مصطفیٰ بن محمد شہاب الدین بن منشئ نجابت حسین صدیقی

ولادت :

آپ کی ولادت 27 اکتوبر 1971 کو آپ کے نانیہال (نانا کے گھر) شہجنہ بار سوئی ضلع کٹیہار صوبہ بہار ھند کے ایک معروف گاؤں میں ہوئی
تعلیم و تربیت :
ابتدائی تعلیم گاؤں کے ایک مدرسہ میں حاصل کی قاعدہ بغدادی اور عم پارہ حضرت مولانا منشی محمد طاہر حسین صاحب کٹیہاری سے پڑھا عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حورا سوناپور ضلع کٹیہار میں حاصل کی درجہ ثانیہ مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ

ضلع مئو میں پڑھا پھر ثالثہ اور رابعہ الادارۃ الاسلامیہ دارالعلوم حنفیہ کھگڑا ضلع بہار میں مکمل کیا مزید تعلیم کے لیے اہلسنت کی عظیم درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کے جانب چل پڑے جہاں درجہ خامسہ تا ثامنہ (دورۃ الحدیث شریف) تک چار سال تعلیم حاصل کی پھر 1990 میں فارغ التحصیل ہوئے اسی سال میں آپ کی دستار فضیلت ہوئی اسی دوران آپ نے افتاء کی مشق کا کورس کی مکمل کرلیا

اولاد :

آپ کے تین صاحبزادے ہیں

ریحان المصطفیٰ

اتقان المصطفیٰ

لمان المصطفیٰ

اساتذہ ومشائخ :

یوں تو آپ کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے چند مشہور و معروف کے نام درج ذیل ہیں :

والد محترم حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی صاحب

فقیہ ملت و شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللّٰہ علیہ

شہزادہ صدر الشریعہ حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب

حضرت مولانا محمد اعجاز احمد مصباحی صاحب

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب

صدر العلماء حضرت مولانا محمد احمد مصباحی صاحب

سراج الفقہاء حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب

حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی صاحب

بیعت و ارادت :

آپ حضور سرکارکلاں سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے دست پر بیعت ہوئے اور شیخ الاسلام حضرت سید شاہ محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی دام ظلہ نے اجازات و خلافت سے نوازا

درس وتدریس :

جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد 1990ء کو آپ کے استاد محترم شہزادہ صدر الشریعہ حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب نے تدریس کا حکم ارشاد فرمایا آپ حکم کو بجالاتے ہوئے جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لے گئے جہاں درجات درس نظامی کے ساتھ ساتھ تخصص فی الفقہ کے طلباء پر بھی خوب توجہ دی اور افتاء کی مشقیں کراتے رہے 1990ء سے لے تادم وصال مسلسل بائیس (22) سال یہیں تدریسی فریضے کو انتہائی ذمہ دارانہ طریقے سےانجام دیا

فتویٰ نویسی :

ویسے دیکھا جائے آپ فنون و علوم میں اپنی مثال آپ ہیں لیکن آپ کی خاص دلچسپی فقہ و افتاء تھی جس میں آپ نہایت ممتاز حیثیت سے نظر آئے فتویٰ نویسی کی کی تربیت آپ نے شارح بخاری حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے حاصل کیں
آپ نے هزاروں فتوے دیے افتاء کے بعد سے آخر سلسلہ جاری رہا جو وقتاً فوقتاً " ماہنامہ جام نور " میں مستقل کالم بنام " شرعی عدالت " کے طور ایک زمانہ تک علمی و تحقیقی طور پر شائع ہوتے رہے

صفات و اخلاق :

موصوف ایک بہترین عالم دین، بالغ نظر ،
مفتی ، اللہ نے آپ کو گوناگوں اوصاف و کمالات سے نوازا تھا سادگی و عاجزی کے پیکر ،اخلاق و کردار کے دھنی تھے ،اصاغر نواز اور غریب پرور تھے جامعہ اشرفیہ گھوسی کے کتنے غریب طلبہ کا خرچہ آپ کی جیب خاص سے چلتا تھا اگر کسی طالب علم سے کوئی سودہ سلف منگواتے تو بعد میں

حساب نہ لیتے مثلا کسی کو سو (100) روپے دے کر کچھ منگوایا اور سامان پچاس (50) روپے کا ملا تو اس سے حساب و کتاب بالکل نہ لیتے بلکے اگر کوئی واپس کرتا بھی تو کہہ کر واپس کر دیتے " بیٹا رکھ لو جیب خرچی چلا لینا "

مختلف سیمیناروں میں شرکت :

آپ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سیمینار کے رکن بھی تھے اس کے علاوہ آپ نے 20 سے زائد علمی و تحقیقی سیمیناروں شرکت فرما چکے ہیں جہاں آپ کو بڑی اہمیت سے مدعو کیا جاتا رہا ہے

تصانیف و تالیفات :

تدریس و افتاء کی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کو نہ چھوڑا بلکہ بڑھ چڑھ اس میں اپنا حصہ ملایا اب تک آپ نے مختلف موضوعات و ع عناوین پر کم وبیش دوسو (200) سے زائد مضامین و مقالات آپ کے قلم سے وجود میں آئے کئی علمی و تحقیقی کتب آپ کے قلم سے تحریر ہوئی علاوہ ازیں آپ نے حواشی و تعلیقات ، تقاریظ ، مقدمات اور تأثرات تحریر کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

تصانیف :

(1) اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح و تنقیح
(2) مختصر سوانح صدر الشریعہ علیہ الرحمہ
(3) بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت
(4) کنزالایمان پر اعتراض کا تحقیقی جائزہ
(5) منصب رسالت کا ادب و احترام
(6) روداد مناظرہ بنگال
(7) خطبہ استقبالیہ صدر الشریعہ سیمینار مطبوعہ و مشمولہ صدر الشریعہ حیات و خدمات
(8) بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول
(9) نقشہ دائمی اوقات صلاۃ برائے گھوسی

(10) مسئلہ کفاءت

(11) عقل و شرع کی روشنی میں

(12) فقہ شھنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ المعروف بہ شہنشاہ کون ؟ (امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ) تقدیم و ترجمہ عربی عبارات

(13) مذاھب ارواح القدس لکشف حکم العرس (خلیفہ اعلی حضرت ملک العلماء حضرت مولانا مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ) ترجمہ و تقدیم

تعلقات و حواشی :

(14) منیر التوضیح (یہ عربی حاشیہ ہے " التوضیح فی حل غوامض التنقیح " پر)

(15) تعلیق و حاشیہ فتاویٰ امجدیہ جلد سوم (3) و چہارم (4) ان دونوں پر آپ کی علمی و قیمتی مقدمات بھی ہیں

(16) حاشیہ شرح عقود رسم المفتی (یہ زیر طبع ہے)

مقدمات :

درج ذیل کتب پر آپ نے علمی و قیمتی مقدمات تحریر فرمائے

(17) نزول آیت فرقان در رد حرکت زمین و آسمان (امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ)

(18) بہار شریعت (صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللّٰہ علیہ)

(19) جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری (ملک العلماء حضرت مولانا مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ) تحقیق شیخ الحدیث فیضان مدینہ حضرت مولانا محمد حسان عطاری المدنی دام ظلہ

(20) تعلیقات الامام احمد رضا علی تقریب التہذیب للامام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ اس کتاب پر آپ کی تقریظ تحریر فرمائی جو طویل ہے اور

مقدمے کی حیثیت رکھتا ہے (تحقیق شیخ الحدیث فیضان مدینہ حضرت مولانا محمد حسان عطاری المدنی دام ظلہ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)
(21) اجماع و قیاس کی شرعی حیثیت
(22) نور الہدیٰ فی ترجمۃ المجتبی (حضرت عبدالرحمن سرکار محبی رحمۃ اللّٰہ علیہ)
(23) روداد مناظرہ (یہ آپ نے بذات خد تحریر فرمایا ہے)
(24) رسالہ چاند کی رویت (یہ اصول افتاء پر عربی رسالہ ہے)

مضامین و مقالات :

(25) فقہی عبارات پر امام احمد رضا کا کلام اور ان کی تحقیق و تنقیح
(26) رجال حدیث پر امام احمد رضا کی نظر (27) امام احمد رضا کی شاعری میں ادب و احترام
(28) امام احمد رضا اور علم الکلام
(29) امام احمد رضا کی فقہی بصیرت پر ایک مختصر اور جامع تأثر
(30) امام احمد رضا کا جشن صد سالہ اور ہماری زمہ داریاں
(31) حضور مفتی اعظم ہند کی فقہی بصیرت (فتاوی مصطفویہ کے آئینے میں)
(32) حضور صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ ایک ہمہ گیر شخصیت
(33) تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں علیہ الرحمہ حیات و خدمات
(34) حضرت سید احمد اشرف کچھوچھہ علیہ الرحمہ حیات و خدمات
(35) محدث اعظم ہند کے علمی و فکری کارنامے
(36) حضور ملک العلماء اور علوم جدیدہ (37) کشف الاستار سے متعلق ایک مختصر جامع تأثر (کشف الاستار یہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی معانی الآثار پر حاشیہ ہے)

ان کے علاوہ بھی حضرت نے کئی قدر گراں تصانیف چھوڑی ہیں آپ ہی کتب ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی

امام اہلسنت سے محبت :

آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ سے بڑے متأثر تھے امام اہلسنت کا تذکرہ ہمیشہ آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا آپ نے امام اہلسنت کی چند رسائل پر بھی کام کیا جو مذکورہ بالا ہیں

وعظ و خطابت :

جہاں آپ نے قلم کے ذریعے اہلسنت کا پرچار کیا وہیں لسانی طور پر بھی وعظ و خطابت سے ذریعے اہلسنت کا کام جاری رکھتے رہے

حضرت فقیہ اہلسنت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور دعوت اسلامی :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ تبلیغ اسلام کی عظیم تحریک دعوت اسلامی سے بھی بڑی محبت فرماتے تھے دعوت اسلامی کے اجتماعات میں آپ نے بیانات فرمائے اور مدرسۃ المدینہ فیضان شارح بخاری کا آپ افتتاح بھی آپ نے فرمایا

دعوت اسلامی کے متعلق تأثرات :

نحمدہ و نصلی

دعوتِ اسلامی اہلسنت و الجماعت کی ایک عالمگیر اور دینی تحریک ہے جس کی خدمات کا دائرہ دینی ، روحانی ، تاریخی، سماجی معاشرتی ہر طرح سے شعبہ جات پر محیط ہے۔ اس نے اپنے قیام کے زمانے میں ایک چالیس سال ہوچکے ہیں یہ روز افروز ترقی پر ہے اور ہر شعبہ جات پر بہت محیط کام کررہی ہے۔

اس کے مختلف ادارے برصغیر پاک و ہند میں بخوبی اپنا کام سر انجام دے رہے ،اس میں مختلف علوم و فنون کی تدریج جاری و ساری ہے اور اس کے اخر اجات الحمدللہ بڑھتے ہی جار ہے ہیں اور بڑھتے ہی جائیں گے، کیونکہ دین کی اس دعوت کی بنیاد خلوص پر ہو للہیت پر ہو تو دعوت کا فیضانِ کرم عام سے عام تر ہوگا،

اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ چاند ر ہے جب تک یہ سورج رہے گا جب یہ ستارے آسمانوں پر جھلملاتے رہیں گے دعوت اسلامی کا فیضان عام سے عام ہی ہوتا رہے گا.
مختصر یہ کہ وہ ایک عظیم الشان گلدستہ ہے جس کے مختلف شعبہ جات ہیں، لوگوں کی اصلاح لوگوں کی تعلیم ، لوگوں کی تربیت اور لوگوں کی تسکین دین کے لیے وقف ہے اور اللہ تعالیٰ امیر دعوت اسلامی مجدد العالی کی خدمات کو قبول فرمائے ، اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے اور مختلف شعبہ جات پر اپنا کام کرتے رہیں ان کا ابھی تو میں دعا کا طالب ہوں طبیعت میری ناساز ہے آپ تمام حضرات سے تمام رفقا سے دعا کی درخواست ہے۔(یہ تأثرات حضرت نے علالت میں بذریعہ ویڈیو ریکارڈ کروائے تھے)

وصال :

کئی روز علالت کے سبب مورخہ 10 جنوری 2022 بمطابق 6 جمادی الثانی 1443 شب پیر رات 12 بجکر 30 منٹ پر انتقال فرمایا

جنازہ :

آپ نماز جنازہ 11 جنوری 2022ء کو آبائی گاؤں ، کشن گنج ، ضلع کٹیہار صوبہ بہار میں ادا کی گئی
آپ کے انتقال کی خبر آگ کی طرح اہل علم کے درمیان پھیل گئی جس پر تعزیتوں کا سلسلہ جاری ہوگیا

تعزیتی پیغامات :

امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے تعزیت پیغام بذریعہ ویڈیو جاری کیا گیا پیغام کچھ یہوں ہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ
آنکھیں وہ دیکھیں گی جو پہلے نہ دیکھا ہوگا

تابعی بزرگ حضرتِ یونس بن عبید رحمہ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے آپ سے فرمایا
عنقریب تیری آنکھیں وہ دیکھیں گی جو انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تیرے کان وہ سنیں گے جو انہوں نے کبھی نہیں سنا، پھر تم ایک مرحلہ یعنی اسٹیپ سے نکلو گے اور اس سے سخت مرحلے میں داخل ہوجاؤ گے یعنی زندگی کے مرحلے سے نکلو گے تو برزغ کے مرحلے میں داخل ہوجاؤ گے یہاں تک کہ پل صراط سے گزرنے کا مرحلہ آجائے گا.

(حوالہ حیلۃ الاولیا جلد ۳، پیج نمبر ۲۵)

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار
تو اچانک موت کا ہوگا شکار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضویہ عفہ عنی کی جانب سے السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ
مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ ریحان المصطفی قادری اتقان مصطفی قادری اور لمعان مصطفی قادری کے ابو جان اور محمد حبیب الرحمن رضوی صاحب الریان مصطفی قادری صاحب کے بھائی جان استاز جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، حضرت مولانا مفتی آل مصطفی قادری مصباحی طویل علالت کے بعد ۶ جمادی الاخری ۱۴۴۳ سنِ ہجری مطابق 10 جنوری 2022کو 51 سال کی عمر میں کرشن گنج بہار ہند میں انتقال فرما گئے۔

انا اللہ وانا الیہ راجعون

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین ،
الحمدللہ رب العالمین واصلوۃ والسلام علیٰ خاتم النبین
یا رب المصطفی جلاجلہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت مفتی ال مصطفی قادری مصباحی کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ پاک انہیں اپنے

جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، ربِ کریم ان کی قبر جنت کا باغ بنے رحمت کے پھولوں سے ڈھکے یا اللہ پاک ان کی قبر کا اندھیر دور ہوجائے قبر کی گھبراہٹ وحشت اور تنگی دور ہو
مولائے کریم نورِ مصطفی کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے، اے اللہ پاک مرحوم کو بے حساب بخش کر جنت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخر ی نبی مکی مدنی محمد عرب ی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی بنا،

ربِ کریم تمام سوگواروں کو صبر جم یل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرما، ربِ کریم م یرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہ یں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما
یا اللہ پاک یہ سار ا ثواب جنابِ رسالت ماب صل ی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما
ربِ کریم پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ یہ سار ا ثواب مرحوم حضرت مفتی ال مصطفی قادری مصباحی سم یت ساری امت کو عنایت فرما.
امین بجاہ خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صلو اعلی الحبیب صلّی اللہ علیٰ محمد

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں اللہ رب العزت کی رحمت سے مایوس نہ ہو ں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں سبھی نے دنیا سے جانا ہے جی ہاں اپنی بھی باری لگی ہوئی ہے عنقریب موت آنی ہی آنی ہے جان جانی ہیجانی ہے کوئی بھی ہمیشہ یہاں رہنے کے لیے نہیں آیا
جانے والے کے لیے خوب مغفرت کی دعائیں کی جائیں ایصالِ ثواب کی جائے ہوسکے تو صدقہ جاریہ کے کام کرلیے جائیں مگر بے صبری ہرگز نہ کی جائے کہ بے صبری کرنے سے جانے والے نے پلٹ کر کہاں آنا ہوتا ہے الٹا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا جنت کا خزانہ ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے جو کہ بہت بڑا نقصان ہے

ہے صبر تو خزانہ فردوس عاشقوں
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

ہمیں دنیا سے جانے والے سے اپنی موت کا یاد کا سامان کرنا چاہیے اپنی آخرت کی تیاری بڑھانا چاہیے روز تو لوگوں کی اموت ہورہی ہیں ڈیلی نہ جانے لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں آپ کے یہاں جو میت ہوئی اگر چہ صدمے کی بات ہے مگر دنیا میں ہونے والی کوئی نئی بات نہیں ہے ایک دن اس میں اپنا نام بھی تو آ ہی جائے گا، آج لوگ جناب کہتے ہیں تو کل مرحوم کہیں گے، آج کسی خاتون کو محترمہ کہا جارہا ہے تو کل مرحومہ کے لقب سے ملقب ہوں گی
ہاں ہاں مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عقل و نادان آخر موت ہے
یعنی عقل مند بھی مررہے ہیں نادان اور ناسمجھ بھی موت کے گھاٹ اتررہے ہیں

بارہا علمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے
صلو اعلی الحبیب صلی اللہ علیٰ محمد

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں بارہ جماد الاخری ۱۴۴۳ سنِ ہجری مطابق پندرہ جنوری ۲۰۲۲ کو یہ پیغام ریکارڈ کیا گیا.

رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد مولانامحمد شاہد عطاری مدنی اور دعوتِ اسلامی کی آفیشل نیوز ویب سائٹ ”دعوتِ اسلامی کے شب وروز“ کی پوری ٹیم مفتی صاحب کے صاحبزادوں ریحانِ مصطفیٰ، اتقانِ مصطفیٰ، لمانِ مصطفیٰ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مفتی صاحب کے وصال سے جماعت اہل سنت میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ رب العزت ان کے امثال زیادہ کرے۔ آمین.

ساتھ ہی دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے صدقے میں ان کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے، ان کی دینی خدمات کو قبول فرماکر ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شیخ الحدیث فیضان مدینہ حضرت مولانا محمد حسان عطاری المدنی دام ظلہ کو جیسے ہی حضرت کے رحلت کی خبر ملی آپ نے اپنے شوشل میڈیا اکاؤنٹ کے ذریعے یوں تعزیتی پیغام دیا : آج یہ دکھ بھری خبر پڑھنے کو ملی کہ اہلسنت کے مایہ ناز فقیہ ،استاذ العلما حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفی مصباحی صاحب انتقال فرماگئے ، رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ ، رب العزت جل وعلا مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی تمام خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے .

مفتی صاحب زبردست محقق ، بہترین مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی شفیق اور مہربان شخصیت کے مالک تھے، جہاں آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائی ، مقالات تحریر فرمائے وہیں ہمیشہ طلبائے علم دین کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے . اس حقیر پر تقصیر پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے . کئی بار سلام بھجواتے تھے ، اپنی اجازات عامہ سے بھی بذریعہ فون نوازا تھا .

صحیح البہاری کی پہلی جلد پر تفصیل کے ساتھ ملک العلما رحمہ اللہ تعالی کے حالات تحریر فرمائے تھے ، پھر التعلیقات الرضویہ علی تقریب التہذیب پر بھی اپنی گراں قدر تقریظ عطا فرمائی . صحیح البہاری کے کام تکمیل کے لیے ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے، ان بزرگوں کی دعا اور رہنمائی میں الحمد للہ صحیح البہاری کا کام مکمل ہوگیا ہے لیکن مفتی صاحب اب ہمارے درمیان تشریف فرما نہیں رہے.رب کریم حضرت کے درجات کو بلند فرمائے . اور ہمیں اپنے علمائے حقہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے . آمین

محمد حسان عطاری

۶ جمادی الآخرۃ ۱۴۴۳ھ

10 جنوری 2022ء

ایصال ثواب :

الحمدللہ جہاں اہلسنت کے کئی اداروں نے ایصال ثواب کا سلسلہ ہوا وہاں دعوت اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینۃ ہند و نیپال میں

بھی ایصال ثواب کا سلسلہ ہوا
دعا ہے اللہ جل شانہ حضور فقیہ اہل سنت کی بے حساب مغفرت فرمائے اور آپ قبر کو بقعہ نور بنائے
حوالہ جات :
التوضیح فی حل غوامض التنقیح حاشیہ منیر التوضیح
فروغ رضویات میں فرزندان اشرفیہ کی خدمات
Afkareraza (ویب سائٹ)
Sunnipaighamneal(ویب سائیٹ)

علامہ و مولانا محمد عبید اللہ النھرکاریزی

شیخ المشائخ مولانا الاعظم حضرت علامہ و مولانا محمد عبید اللہ النھرکاریزی آل سلطان متعن اللہ بطول حیاتہ

آپ کا نام محمد عبید اللہ ہے معروف لقب مولانا الاعظم ہے اور تخلص نھرکاریزی ہے

آپ عارف باللہ الحاج حضرت میاں فقیر اللہ علوی السندی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی شہزادی کی اولاد سے ہیں اور آپ کا خاندان جدی پشتی *علمی وروحانی* رہا ہے

■ آپ نے افغانستان کے کبار علماء و مشائخ سے اکتساب فیض کیا ہے
■ آپ مفسر ،محقق ،مصنف ،شارح ،محشی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں
■آپ صحیح العقیدہ سنی عاشق رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ماننے والے ہیں
■ آپ کے ہزاروں شاگرد پاکستان، افغانستان، عراق ،مصر،بغداد میں موجود ہیں
■آپ کو چاروں سلاسل طریقت کے علاوہ 47 سلاسل میں اجازات و خلافت حاصل ہیں

■آپ کی عمر اس وقت 70 سے زائد ہے مگر تحریر و تصنیف کا سلسلہ جاری ہے بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا آپ اس ضعیف عمر میں عبارات و ریاضات اور تحاریر و تصانیف میں اضافہ دیکھنے کو ملا ہے آپ نے ہر کام کے لیے وقت مقرر فرمایا ہے ساری رات عبادت فرماتے ہیں پھر انتہائی کم وقت آرام پھر اوراد وظائف پھر تحریر و تصنیف میں اپنا دن گزارتے ہیں آپ سے اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی ہے

■آپ نے پختون قوم میں زیادہ دینی کام سر انجام دیے ہیں کئی اور سفر نہ کر پائے یہی وجہ ہے آپ کا تعارف کوئٹہ کی طرف زیادہ اور سندھ ،پنجاب کی طرف بہت کم ہے

■آپ کے اس وقت 6 مدارس ہیں جن میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری و ساری ہے الحمدللہ

■آپ کو فقہہ حنفی کے ساتھ ساتھ فقہ شافعی ،مالکی ، حنبلی کی اجازات حاصل ہیں

یوں تو آپ کو کثیر کتب کی اجازت حاصل ہے مگر آپ کا خاصہ مسلسلات اور بالخصوص مسلسل باولیات ہیں مسلسل باولیات کی اجازت 20 واسطوں سے حاصل ہے آپ کی اجازات پر دو کتابیں موجود ہے جس کا نام " سر المکتوم فی اسناد العلوم ، بهجة العلوم في أستاد النثر والمنظوم (عربی) اس کتاب کے 800 صفحات سے زائد صفحات ہیں

■آپ کی کتب کے فارس‍ی، انگلش ،اردو، عربی اور افغانی (پشتون) زبانوں میں ہیں

■آپ کی *تصانیف* کی بات کی جائے تو آپ نے تفسیر قرآن ، احکام قرآن ، حدیث ، اصول حدیث ، فقہ ، اصول فقہ ، عقائد ، میراث ، ریاضی ، طب ، علم عروض ، تصوف ، صرف ، نحو ، منطق ، بلاغت ، فلسفہ ان علوم میں کتب تحریر فرمائی ہیں یہاں تمام کتب کا احاطہ انتہائی مشکل ہے فقط تفاسیر اور کتب احادیث کا ذکر کرتا ہوں

■تفاسیر و علوم قرآن

نقيب التفاسير 14 مجلد

تفسير الاعظمين 4 مجلد

تفسير نقيبى 2 مجلد

تفسير سورة الفاتحه

نور التفاسير

نور الايمان من ضياء القرآن

السند العظيم للقرآن الكريم

احكام الرحمن

- تصانيف آحاديث و علوم احاديث

التقرير القادرى على صحيح البخاري

الاحاديث الاربعين في معمولات الصالحين

الامام الاعظم ابي حنيفة و الاحاديث النبويه

الصلاة الحنفية من الآحاديث النبوية

النقيب المعين في الأحاديث الأربعين

ضابطة علم حديث

جامع الاسرار و المسانيد

شواهد اهل السنة من السنه في ردّ فواسد اهل البدعة و الفتنة

اخيار الابرار

جواهر النفيسة

الكنز الاعظم و القطب المعظم

حديث المسلسل بيوم عاشوراء

بسم الله الرحمن الرحيم، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين.

أما بعد!

فيقول الفقير المقر بالعجز والتقصير الراجي عفو ربه القدير احمدرضا مغل المدني عفى الله تعالى بحرمة من لا ترد توسلهم زادها الله تعالى تعظيما وتشريفا ومهابة:

إنما اجازني الشيخ سامى انوار جاهين الشافعي الرفاعي المصري اجازه محدث حجاز محمد بن علوي المالكي يقول محمد بن علوي المالكي حدثنى والدى السيد علوي المالكي في يوم عاشوراء قال حدثنا الشيخ محمد عبد الباقي الانصاري في يوم عاشوراء قال اخبرني العلامة السيد امين ابن رضوان المدني فى يوم عاشوراء قال اخبرني العلامة حسن العدوي الحمزاوي في يوم عاشوراء قال اخبرني محمد الامير الكبير في يوم عاشوراء قال اخبرني محمد الامير الكبير في يوم عاشوراء قال اخبرنى الشهاب احمد الجوهري الكبير في يوم عاشوراء قال اخبرني عبدالله بن سالم البصري فى يوم عاشوراء اخبرني الشمس محمد البابلي فى يوم عاشوراء اخبرنا سالم بن محمد السنهوري في يوم عاشوراء قال سمعت النجم محمد احمد الغيطي في يوم عاشوراء يروي عن امين الدين محمد بن ابي الجود احمد بن عيسىٰ بن النجار امام جامع الغمري كذلك قال اخبرني الفخر محمد بن محمد السيوطي بقراءة الحافظ عثمان الديمي في يوم عاشوراء اخبرنا ابو الفرج بن الشيخهة في يوم عاشوراء اخبرنا ابو الحسن علي بن اسماعيل بن قريش في يوم عاشوراء اخبرنا الحافظ زكي الدين عبد العظيم المنذري في يوم عاشوراء اخبرنا ابو حفص عمر طبرزد في يوم عاشوراء اخبرنا ابو بكر محمد بن عبدالباقي بن محمد الانصاري في يوم عاشوراء اخبرنا ابو محمد الحسن بن علي الجوهري فى يوم عاشوراء اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد بن احمد كيسان في يوم عاشوراء اخبرنا ابو يوسف القاضي في يوم عاشوراء حدثنا ابو الربيع حدثنا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبدالله بن معبد

الزماني عن ابی قتادة رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه :

"صِيَامُ يوم عاشُوراء إنّي أحتَسِبُ عَلَى اللهِ أن يُكفِّر السَّنة التي قَبْلَهَا "

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے

{ 1 سنن الترمذی کتاب الصوم ، باب ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث 752 ،ص 303 , دار ابن کثیر

2 سنن ابن ماجہ ، کتاب الصیام ، باب صیام یوم عاشوراء ، رقم الحدیث 1738 ، ص 338 ، دار ابن کثیر }

الحديث المسلسل بيوم عاشوراء من مشائخ افغانستان

فيقول الفقير المقر بالعجز والتقصير الراجي عفو ربه القدير احمد رضا مغل المدني عفى الله تعالى بحرمة من لا ترد توسلهم زادها الله تعالى تعظيما وتشريفا ومهابة:

بسم الله الرحمن الرحيم، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين.

أما بعد!

إنما اجازني سيدي مولانا الأعظم محمد عبيداللّٰه النهركاريزي جانفداء النقيبي "آل سلطان" الحنفي حفظه الله تعالى ورعاه قال مولانا الاعظم : إنما أنا أروي الحديث المسلسل بيوم عاشوراء عن الإثنين:

١: والدي سلطان العلماء برهان الأولياء الإمام محمد الدين النقيبي الداوي إجازة ،

٢: العلامة العرافة المحدّث الفقيه الشيخ السيد غلام علي العلوي المُوشاني رحمه الله تعالى سماعا،

قال أخبرني: سلطان العلماء الإمام محمد الدين النقيبي المذكور،

قال أخبرني: والدي العلامة العرافة المحدّث مولانا الخُوَاجَه محمد السلماني الناكهاني،

وهو قال في ثبته:

أخبرني والدي إمام العارفين الإمام المِيَا محمد عبد الغفور العلوي شِير أحمدي السندي
قال أخبرني العلامة عثمان بن الحسن الدمياطي نزيل مكة المكرمة
قال أخبرني: خاتمة المحدّثين بالديار المصرية محمد الأمير الكبير المالكي
قال أخبرني: أحمد الجوهري الكبير
قال أخبرني: عبدالله بن سالم البَصري
قال: أخبرني محمد بن العلاء البَابلي
قال: أخبرنا سالم بن محمد السَّنهُوري
قال: سمعتُ النَّجم محمد الغَيْطي
عن أمين الدين محمد النَّجار
عن الفخر محمد بن محمد السّيوطي
بقراءة عثمان الديمي
عن أبي الفَرَج ابن الشِّحنة
عن أبي الحَسن علي بن إسماعيل بن قريش
عن عبدالعظيم المُنذري
عن أبي حفص عمر بن طبرزد
عن محمد بن عبدالباقي الأنصاري
عن الحسن بن علي الجوهري
عن أبي الحسن علي بن كَيسان
عن أبي يوسف القاضي
عن أبي الرَّبيع
عن حمَّاد بن زيد
عن غَيْلان بن جرير
عن عبدالله بن مَعبد الزماني

عن أبي قتادةَ رضي اللهُ عنه قال: إنَّ النَّبيّ صلى الله عليه وسلم قال:
"صِيَامُ يوم عاشُوراء، إنّي أحتَسِبُ عَلَى اللهِ أن يُكفِّر السَّنة التي قَبْلَهَا "
قال العلامة المحدّث مولانا الخُوَاجَه محمد السلماني الناكهاني في ثبته:
قال الأميرُ: وقالَ كُلّ واحد مِن الرواة: سمعته في عاشوراء.

{1 سنن الترمذی کتاب الصوم ، باب ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث 752 ،ص 303 , دار ابن کثیر
2 سنن ابن ماجہ ، کتاب الصیام ، باب صیام یوم عاشوراء ، رقم الحدیث 1738 ، ص 338 ، دار ابن کثیر }

اجازات من صحاح الستة عن آئمة و المحدثین

میرے ایک شیخ سے صحاح ستہ کی اجازت آخر دیگر مشائخ کی سند بھی ذکر کی ہے

(1) اجازات من صحاح الستة عن استاذ المحدثین حافظ ابن حجر العسقلانی رحمة اللّٰہ علیه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت برکاتہم العاليه عن المحدث نہرکاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامۃ خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادی عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصري عن شيخ علامة عبدالحی طہ المطهر المصري عن استاذ المحدثين سند

المحدثين حافظ ابن حجر العسقلاني رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(2) اجازات من صحاح الستة عن علامة عابد السندي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ علامة عابد السندي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(3) اجازات من صحاح الستة عن شاہ ولى الله محدث الدہلوي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن علامة شاہ ولى الله محدث الدہلوي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(4) اجازات من صحاح الستة عن شيخ الاسلام و المسلمين علامة مخدوم محمد هاشم محدث تتوي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن علامة مياں فقير الله محدث شكاربوري عن شيخ الاسلام و المسلمين علامة مخدوم محمد هاشم محدث تتوى رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(5) اجازات من صحاح الستة عن شاہ عبد الحق محدث الدہلوي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة شاہ عبدالحق محدث الدہلوي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(6) اجازات من صحاح الستة عن علامة فضل الامام محدث خيرآبادي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن علامة ظهور الحسين محدث رامبوري عن علامة عبدالحق محدث خيرآبادي عن علامة فضل الحق محدث خيرآبادي عن علامة فضل الامام محدث خيرآبادي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(7) اجازات من صحاح الستة عن علامة جلال الدين السيوطي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن

شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن علامة جلال الدين و الملت عبدالرحمن السيوطي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(8) اجازات من صحاح الستة عن علامة امام بدرالدين عيني رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصرى عن علامة بدر الدين عيني رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(9) اجازات من صحاح الستة عن امام الغزالي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامى عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على

البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصرى عن شيخ علامة عبدالحى طہ المطهر المصري عن شيخ علامة محمد عبد القادر الطيب البهرزي عن امام ابو المعالى حماد احمد عبدالمتعالي محدث البغدادي ثم المصري عن امام ابو المعالى حماد احمد الداوي المحدث المشهدي ثم المصري ثم الهندي عن شيخ علامة محمد بن محمد بن محمد الغزالي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(10) اجازات من صحاح الستة عن الشيخ عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث الاعظم سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمهم الله

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصري عن شيخ علامة عبدالحى طہ المطهر المصري عن شيخ علامة محمد عبد القادر الطيب البهرزي عن الشيخ عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث الاعظم سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(11) اجازات من صحاح الستة عن محدث مغرب عبد الحى الكتاني بن عبد الكبير الكتاني رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن موسى الكاظم عبد الباقي عن شيخه العلامة الشيخ محمد الأمين بن الدمين الملقب بزيدان الجكني وهو عن الشيخ خالد بن الشيخ أحمد خونا عن العلامة القاضي الشيخ محمد عبد الله بن آدُّ الجكني عن شيخه العلامة المحدث الكبير والعالم الشهير الشيخ محمد حبيب الله بن مايابى الجكني اليوسفي عن جمع من المشائخ ذكرهم في ثبته منهم محدث المغرب الحافظ الكبير الشيخ محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني

احمد رضا مغل عن شيخ حمزہ الكتاني عن مسند العصر عبدالرحمن الكتاني بن عبدالحي الكتاني عن عبدالحي الكتاني

(12) اجازات من صحاح الستة عن محدث بريلى الشيخ الامام احمد رضا خان القادرى البركاتى رحمۃ اللّٰہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشيخ دكتور حسن سائد بادجنكى عن محمد بن علوي المالكي عن ابيه عن محدث مغرب عبد الحى الكتانى بن عبد الكبير الكتانى عن محدث بريلى الشيخ الامام احمد رضا خان القادري البركاتي

احمد رضا مغل عن شيخ حمزہ الكتاني عن مسند العصر عبدالرحمن الكتاني بن عبدالحي الكتاني عن عبدالحي الكتاني عن محدث بريلى الشيخ الامام احمد رضا خان القادري البركاتي

نوٹ :

سند میں حضرت شیخ محمد عبدالغفور محدث شیر احمدي رحمۃ اللّٰہ علیہ کا ذکر آپ عارف باللہ حضرت میاں فقیر الله علوی الشکابوری السندی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سسر ہیں

اجازني الشيخ الحبيب حسن الحسيني عن حسين احمد عسيران عن عبدالحي الكتاني عن حامد العطار الحسيني حدثنا بها الشيخ احمد العطار الحسيني بدمشق الشام عن الشيخ اسماعيل العجلوني و هو شيخه محمد بن احمد بن محمد عقيله و هو شيخه حسن العجيمي قال اخبرنا الامام زين العابدين الحسيني عن والده عبدالقادر ابن محمد عن محمد عن جده يحيىٰ بن محمد عن جده المحب محمد بن محمد الرضي بن المحب الاوسط عن عم ابيه العلامة ابي اليمن محمد عن ابيه احمد عن ابيه الامام رضي الدين ابراهيم بن محمد ابن ابراهيم بن ابي بكر بن محمد قال اخبرنا بها الثقة الصدوق ابو القاسم بن على ابن عبد الرحمن بن حرمي المكي فى الحرم الشريف قال اخبرنا بها السيد الشريف بقية السادة بحلب فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد جعفر الحسيني قال اخبرنا بها الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علي بن ناشر الانصاري قال حدثنا بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن على الحسيني البلخي قراءة علينا من لفظه غير مرة فى سنة 537 قال حدثني والدي ابو الحسن علي في سنة 446 قال حدثني والدي ابو طالب الحسن بن عبيد الله في سنة 434 قال حدثنا سيدي والدي محمد بن عبيد الله قال حدثني والدي عبيد الله ابن علي قال حدثني والدي علي بن حسن قال حدثني والدي الحسن الامير اول من دخل بلخ من هذه الطائفة قال حدثني والدي جعفر الملقب بالحجة قال حدثني والدي عبد الله الزاهد قال حدثني والدي الحسين الاصغر حدثني والدي على زين العابدين حدثني والدي الشهيد احد الريحانتين الحسين قال حدثني والد امير المؤمنين علي ابن ابي طالب كرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰہ عليه وآله وسلم : المرء مع من احب

هذا الحديث من جوامع الكلم خير البرية صلى اللّٰه عليه وسلم و اسنادها ظاهر علیہ لوائح الصدق والله اعلم

اجازات من صحاح الستة عن آئمة و المحدثين

میرے ایک شیخ سے صحاح ستہ کی اجازت آخر دیگر مشائخ کی سند بھی ذکر کی ہے

(1) اجازات من صحاح الستة عن استاذ المحدثين حافظ ابن حجر العسقلانی رحمة اللّٰہ عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت برکاتہم العاليه عن المحدث نہرکاریزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامۃ خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادی عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصري عن شيخ علامة عبدالحی طہ المطهر المصري عن استاذ المحدثين سند المحدثين حافظ ابن حجر العسقلاني رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(2) اجازات من صحاح الستة عن علامة عابد السندي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت برکاتہم العاليه عن المحدث نہرکاریزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه

محمد محدث ارغندابي عن شيخ علامة عابد السندي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(3) اجازات من صحاح الستة عن شاه ولی الله محدث الدہلوي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن علامة شاه ولی الله محدث الدہلوي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(4) اجازات من صحاح الستة عن شيخ الاسلام و المسلمين علامة مخدوم محمد هاشم محدث تتوي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن علامة مياں فقير الله محدث شكاربوري عن شيخ الاسلام و المسلمين علامة مخدوم محمد هاشم محدث تتوی رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(5) اجازات من صحاح الستة عن شاه عبد الحق محدث الدہلوي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان

محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة شاه عبدالحق محدث الدہلوي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(6) اجازات من صحاح الستة عن علامة فضل الامام محدث خيرآبادي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن علامة ظهور الحسين محدث رامبوري عن علامة عبدالحق محدث خيرآبادي عن علامة فضل الحق محدث خيرآبادي عن علامة فضل الامام محدث خيرآبادي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(7) اجازات من صحاح الستة عن علامة جلال الدين السيوطي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن علامة جلال الدين و الملت عبدالرحمن السيوطي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(8) اجازات من صحاح الستة عن علامة امام بدرالدين عيني رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث

نہرکاریزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصرى عن علامة بدر الدين عيني رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(9) اجازات من صحاح الستة عن امام الغزالي رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت برکاتہم العاليه عن المحدث نہرکاریزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامى عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصرى عن شيخ علامة عبدالحى طہ المطهر المصري عن شيخ علامة محمد عبد القادر الطيب البهرزي عن امام ابو المعالى حماد احمد عبدالمتعالي محدث البغدادي ثم المصري عن امام ابو المعالى حماد احمد الداوي المحدث المشهدي ثم المصري ثم الهندي عن شيخ علامة محمد بن محمد بن محمد الغزالي رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(10) اجازات من صحاح الستة عن الشيخ عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث الاعظم سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمهم الله

احمد رضا مغل عن الشيخ العلامة مولانا الاعظم محمد عبيدالله النهركاريزي النقيبي دامت بركاتہم العاليه عن المحدث نہركاريزي سلطان العلماء محمد الدين عن شيخ علامة خواجه محمد محدث ارغندابي عن شيخ محمد عبدالغفور محدث شير احمدي عن شيخ علامة محمد تاج فقيراني عن شيخ علامة نعمان محدث الواسطي عن شيخ علامة عبدالمؤمن محمد الحسن الدمشقي عن شيخ علامة عبدالقهار احمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالمعز البغدادي عن شيخ علامة عبدالعظيم حامد الحسن الشامي عن شيخ علامة عن عبدالكريم محمد على البغدادي عن شيخ علامة عبدالحق فضل الالہ المصري عن شيخ علامة عبدالحی طہ المطهر المصري عن شيخ علامة محمد عبد القادر الطيب البهرزي عن الشيخ عبدالرزاق الجيلاني ابن غوث الاعظم سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رحهم الله اجمعين و رضوان الله اجمعين

(11) اجازات من صحاح الستة عن محدث مغرب عبد الحی الكتاني بن عبد الكبير الكتاني رحمة اللّٰه عليه

احمد رضا مغل عن موسى الكاظم عبد الباقي عن شيخه العلامة الشيخ محمد الأمين بن الدمين الملقب بزيدان الجكني وهو عن الشيخ خالد بن الشيخ أحمد خونا عن العلامة القاضي الشيخ محمد عبد الله بن آدُّ الجكني عن شيخه العلامة المحدث الكبير والعالم الشهير الشيخ محمد حبيب الله بن مايابى الجكني اليوسفي عن جمع من المشائخ ذكرهم في ثبته منهم محدث المغرب الحافظ الكبير الشيخ محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني

احمد رضا مغل عن شيخ حمزه الكتاني عن مسند العصر عبدالرحمن الكتاني بن عبدالحي الكتاني عن عبدالحي الكتاني

(12) اجازات من صحاح الستة عن محدث بریلی الشیخ الامام احمد رضا خان القادری البرکاتی رحمۃ اللّٰہ علیہ

احمد رضا مغل عن الشیخ دکتور حسن سائد بادجنکی عن محمد بن علوي المالكي عن ابيه عن محدث مغرب عبد الحی الکتانی بن عبد الکبیر الکتانی عن محدث بریلی الشیخ الامام احمد رضا خان القادري البركاتي

احمد رضا مغل عن شيخ حمزه الكتاني عن مسند العصر عبدالرحمن الكتاني بن عبدالحي الكتاني عن عبدالحي الكتاني عن محدث بریلی الشیخ الامام احمد رضا خان القادري البركاتي

نوٹ :

سند میں حضرت شیخ محمد عبدالغفور محدث شیر احمدي رحمۃ اللّٰہ علیہ کا ذکر آپ عارف باللہ حضرت میاں فقیر الله علوی الشکابوری السندی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے سسر ہیں

محدث عصر شیخ نور الدین عتر رحمۃ اللّٰہ علیہ

نام ونسب :

ڈاکٹر نور الدین بن محمد بن حسن عتر الحسنی رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ کا سلسلہ نسب حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ کے شیخ عبداللہ الحماد نے آپ کو " اصیل الجدین " کہا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ والد اور والدہ کی جانب سے آپ کا سلسلہ حضور علیہ السلام کی طرف متصِل ہے

عتر کہنے کی وجہ :

چونکہ نور الدین عتر حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں اور اولاد کو عربی میں " عِتْر " بھی کہا جاتا ہے تو عتر کے لقب سے ملقب ہوئے

القاب :

مفسر ، محدث ، محقق الاریب ، شیخ المشائخ
جیسے بڑے بڑے القاب سے نوازے گئے

ولادت :

الشیخ نور الدین عتر شام کے شہر حلب بروز بدھ 17 صفر المظفر 1356ھ بمطابق 28 اپریل 1937ء کو دنیا میں جلوہ گر ہوئے
آپ کی ولادت حلب کے محلہ بسان میں ہوئی یہ فصیلہ اور باب نیراب کے درمیان واقع ہے یہ محلہ بستان علم کے لحاظ سے مشہور ہے حتیٰ کہ اس محلہ کا نام حارۃ الدین و الایمان ہے اور بعض نام ور علماء کی نسبت بھی اس محلہ کی طرف کی جاتی ہے

اھل و عیال :

شیخ نور الدین عتر نے علامة الکبیر عبداللّٰہ سراج الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ کی بیٹی سے نکاح کیا جس سے آپ کے یہاں اولاد ہوئ جن میں 3 بیٹے اور 1 بیٹی شامل ہیں جن کے نام یہ ہیں
محمد مجاھد
عبدالرحیم
یحییٰ
راویہ (حدیث و علوم الحدیث سے حد درجہ محبت کی وجہ اپنی بیٹی کا نام "روایہ" رکھا)

اساتذہ و مشائخ کرام :

شیخ صاحب نے جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں :
شیخ الاسلام علامۃ الکبیر عبداللہ سراج الدین
علامہ الشیخ مصطفیٰ مجاہد
علامۃ الورع الشیخ محمد بن عبد الوھاب البجیری

علامۃ النحوی الشیخ محمد محی الدین عبدالحمید

العلامہ الشیخ محمد السماحی

اخلاق و مناقب :

ہر وہ شخص جس کا تعلق شیخ نور الدین عتر سے رہا چاہے شاگرد ہو استاد ہو محلے دار ہو یا کوئی بھی وہ یہ جانتا ہے کہ آپ اخلاق و اوصافِ حمیدہ میں مسلم شخصیت کے مالک ہیں آپ سے تعلق رکھنے والا بالخصوص آپ کی علمیت کا قائل ہوجاتا ہے

آپ کے اوصاف میں چند درج ذیل ہیں

استاذ سے محبت :

آپ کے مشائخ میں سے سب بڑا نام شیخ عبداللہ سراج الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ کا نام سر فہرست ہے آپ اپنے شیخ کا نام بغیر القاب کے ذکر نہ کرتے بلکہ سر بھی جھکالیتے عبداللہ سراج الدین کے وفات کے بعد شیخ نور الدین عتر نے آپ کی سیرت پے جداگانہ کتاب لکھی جس کا نام " صفحات من حیاۃ الامام شیخ الاسلام الشیخ عبداللّٰہ السراج الدین الحسینی " ہے

تواضع عاجزی :

آپ اپنے گمان میں اپنی ذات کو طالب علم سمجھتے تھے اور عظیم عالم دین اور مصنف کتب کثیرہ مفسر و محدث ہونے کے جاوجود فرماتے ہیں کہ میں جب تک حیات ہو خد کو طالب علم اور طلاب العلم کا خادم سمجھتا ہوں اور ان کی خدمت کےلیے اپنا وقت صرف کروں گا

شہرت سے دوری :

آپ خلوت پسند تھے اور اپنی دھن میں مگن رہنا اظہار حق اور اس کو پھیلانے میں مخل نہیں ہوتا آپ کو بے جا کی ابحاث میں پڑنا پسند نہیں مگر جس بحث میں پڑے اس میں عظیم فائدہ دیکھا

تصنیف و عبادت میں مشغولیت :

آپ کثیر المطالعہ اور محقق بھی تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی مؤلفات کی تعداد 50 (پچاس) سے زائد ہیں اور آپ درس و تصانیف کے علاوہ دیگر

اوقات میں ذکر اللہ و عبادات میں رہتے آپ کی تحقیقات سے کثیر جامعات کالجز اور یونیورسٹیوں میں طلبہ کو تقویت پہنچتی ہے

تعلیم و تدریس :

علامہ نور الدین عتر نے اپنی آنکھیں ایسے خاندان میں کھولیں جو علم و اصلاح اور تمسک بالکتب و السنہ میں مصروف تھا اور یہ خاندان بلاد شام میں تحقیق و تألیف کے ذریعے علوم اسلامیہ کو پھیلانے میں مصروف عمل تھا اس خاندان سے تعلق رکھنے والے علماء کرام میں آپ کے دادا الشیخ محمد نجیب اور آپ کے ماموں الشیخ محدث عبداللّٰہ سراج الدین کے نام سرِ فہرست ہیں

آپ نے ثانویہ شرعیہ شام میں جاری رکھا پھر 1954ء میں مزید کلیہ شرعیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جامعہ ازھر مصر چلے گئے اور وہیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ 1958ء میں اول پوزیشن کے ساتھ جامعہ ازھر سے فارغ التحصیل ہوئے پھر آپ واپس حلب آگئے اور تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اسی دوران آپ دوبارہ جامعہ ازھر تشریف لے گئے کہ شعبہ تفسیر اور حدیث میں دراسات کو مکمل کریں 1964ء میں آپ نے جامعہ ازھر سے شھادت العالمیہ شعبہ حدیث میں ممتاز کیفیت سے مکمل کیا بعد اس کے آپ جامعہ دمشق استاذ علوم القرآن و الحدیث کے درجہ پر مقرر ہوئے

تلامذہ :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے شاگرد عرب و عجم میں اتنی زیادہ تعداد میں ہیں کہ جن کا شمار مشکل ہے البتہ چند ایک مشہور نام یہ ہیں :

ڈاکٹر شیخ احمد محمد فاضل

ڈاکٹر صادق درویش

ڈاکٹر عید منصور

ڈاکٹر ریاض الخراقی

ڈاکٹر حسن سائد بادنجکی الحسنی

الشیخ العلامۃ احمد رضا الشامی (مدرس جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی)
الشیخ العلامۃ محمد صدیق الشامی (مدرس جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی)

طلب علم کے لیے اسفار :

شیخ نور الدین عتر نے بلادِ اسلامیہ میں علم کی خاطر سفر بھی فرمائے جیسے متحدہ عرب امارات ، کویت ، عرب شریف ، ھند ، ترکی ، اردن ، الجزائر اسی طرح آپ کا معمول رہا کہ مختلف بلاد میں حاضر ہوکر دُروس کو جاری کرنا

اجازات :

آپ کو کبار علماء ومشائخ عظام سے اجازات حاصل تھیں جن میں چند کے نام درج ذیل ہیں :

علامۃ الکبیر شیخ عبداللہ سراج الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ
ڈاکٹر الشیخ محمد سموئیل رحمۃ اللّٰہ علیہ
علامہ شیخ سید مکی الکتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ
علامہ شیخ ابراھیم الختنی رحمۃ اللّٰہ علیہ
علامہ شیخ علی بن عباس المالکی رحمۃ اللّٰہ علیہ

تصانیف وتالیفات :

شیخ نور الدین عتر نے کثیر تصانیف وتالیفات پر کام کیا جن کی تعداد 50 (پچاس) سے زائد ہیں آپ کی تحقیق و تآلیف و تصانیف پانچ اقسام کی ہیں :

(1) کتب تفسیر و علومہ
(2) کتب حدیث
(3) کتب فقہیہ
(4) اصلاحی و معاشرتی کتب
(5) کتب محققہ

(1) كتب تفسير و علومہ

علوم القرآن الكريم

محاضرات في تفسير القرآن الكريم

تفسير سورة الفاتحه ام الكتاب

القرآن الكريم و الدراسات الادبيه

احكام القرآن

تفسير و استنباط

كيف تتوجه الى العلوم والقرآن الكريم

الرواية في تفسير الجلالين و نقد مافيه من روايات باطلة والسرائيليات

(2) كتب حديث

منهج النقد فى علوم الحديث

اصول الجراح و التعديل

الامام الترمذى و الموازنة بين جامعه و بين الصحيحين

اعلام الانام شرح بلوغ المرام لابن حجر عسقلاني

لمحات موجزة فى اصول علل الحديث

معجم المصطلحات الحديثيه

السنة المطهرة و التحريات

فى ظلال الحديث النبوى

علم الحديث و الدراسات الادبيه

مناهج المحدثين العامة في الرواية التصنيف

جوامع الاسلام بمن احاديث سيد الانام عليه افضل الصلاة والسلام

فضل الحديث النبوى الشريف وجهود الامة فى حفظه

(3) كتب فقہیہ

الحج و العمرة فى الفقہ الاسلامى

المعاملات المصرفيه و الربوية و علاجها فى الاسلام

هدى النبى صلى اللّٰہ علیہ وسلم في الصلاة الخاصه

ابغض الحلال

ماهو الحج

المفاصلة بين الافراد و القرآن و التمتع في الحج

(4) اصلاحی و معاشرتی کتب

ماذا عن المرأة

النفخات العطرية من سيرة خبر البرية (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

الاتجاھات العامة للاجتہاد و مکانة

صفحات من حياة الامام شیخ الاسلام الشيخ عبداللّٰہ السراج الدين الحسینی

فكر المسلم و تحديات الاف الثانيه

حب الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الایمان

(5) کتب محققہ

علوم الحديث لابن الصلاح

شرح علل الحديث لابن رجب

المغنی في الضعفاء

حاشیہ نزھةالنظر فی توضیح نخبةالفکر فی مصطلح اھل الاثر

حاشيه ارشاد طلاب الحقائق الی معرفة سنن خير الخلائق

الرحلة فی طلب الحديث للخطيب البغدادی

هداية السالک الی المذاهب الاربعة في المناسک لابن جماعه

اھم نوٹ :-

شیخ نور الدین عتر کی تآلیف کثیر ہیں یہ مؤلفات 1964ء سے لے کر 2020 تک وجود میں آئی اور ان کتب میں وقتاً فوقتاً تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے بعض اوقات طوالت اور بعض اوقات تقصیر ہوتی ہے مزید یہ کہ یہ تحریر میں نے اپنے تخصص فی الحدیث سال اول 2019 / 1441 کے مقالے سے اخذ کی ہے

وفات :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کی 23 ستمبر 2020 عیسوی بمطابق 6 صفر المظفر 1442 ہجری بعمر 86 سال خالق حقیقی سے جاملے انا للّٰہ وانا الیہ

راجعون
آپ کے انتقال پر بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ تک خبر پہنچی جس پر آپ نے ان کے لیے دعا مغفرت اور شہزادگان سے تعزیت کی

کشکول

کشکول یعنی کاسہ ، بھیک کا پیالہ مگر یہ مجازا اس معنی میں بھی استعمال ہوسکتا ہے کہ ایک ایسی تحریر جس میں مختلف مضامین یک جا کردیے گئے ہوں اس کشکول میں جو نکات نقل وہ مطالعہ کے دوران تحریر کیے تھے تو بعد میں کشکول کی صورت اختیار کرگئے " کشکول " کے نام سے تو کئی حضرت نے کتب تحریر کی ہیں جن میں ایک حضرت مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے کشکول نامی کتاب تحر کی جس میں درس نظامی کے دوران اساتذہ کرام نے جو باتیں بیان کی انہیں تحریر کیا ہے
جمعة المبارک یاد یوم ولادت مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یاد ہے

سیرت ابن ہشام میں میں امام سہیلی کے حوالے سے نقل ہے کہ امام سہیلی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی کتاب " الروض الانف " میں لکھتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد اعلیٰ کعب بن لوی رضی اللہ عنہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے یوم عروبہ کو لوگوں کو جمع کیا . سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یوم عروبہ کا نام یوم جمعہ رکھا اور سیدنا کعب بن لوی قریش کو یوم عروبہ کو خطاب فرماتے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد (بعثت) کے تذکرے سناتے اور ان کو بتاتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اولاد میں سے ہونگے اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دیتے اور اس محفل میں اشعار پڑھتے جن میں ایک یہ بھی ہے۔

یالیتنی شاہد فحواء دعوته

إذا قریش تبغی الحق خذ لانا

کاش میں (رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعوت کے وقت موجود ہوتا جب قریش حق کی بغاوت کرنے کے درپے ہونگے

(ابن ہشام ج1 ص 6 بحوالہ الروض الانف)

خوشی سے وفات

وحكي الرشاطي عن بعضهم ان سبب موتها انه لما بلغها بأن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم تزوجها سرت بذلک حتیٰ ماتت من الفرج

رشاطی نے بعض سے " سنا بنت اسماء بنت الصلت " کی موت کا سبب بیان کرتے ہوئے حکایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب انہیں یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو یہ اس وجہ سے اتنی خوش ہوئی اتنی خوش ہوئی کہ اس خوشی کے سبب انکی وفات ہوگئی

(الاصابة في تمييز الصحابة ج 8 ص 190 رقم الترجمة 11344 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

تذکرہ چاول

امام سخاوی رحمۃ اللّٰہ علیہ ایک حدیث کے شواھد کے طور دوسری روایت نقل کرتے ہیں جو چاول کے متعلق ہے ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب " الطب النبوی " میں بھی ذکر کیا ہے کہ :

سید طعام الدنیا اللحم ثم الأرز

دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول

(مقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرة علی الاسنة ص 393 تحت رقم الحدیث 577 مطبوعہ دارالکتب العربی)

جدائی

امام الحرمین الجوینی (رحمه الله) اپنے والد کی وفات کے بعد ان کی مسند پر بیٹھے تو ان سے سوال کیا گیا : ”حدیث میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا کیوں کہا گیا ہے؟“ آپ نے برجستہ جواب دیا : ”کیونکہ سفر میں پیاروں سے جدا ہونا پڑتا ہے۔“

(فتح الباري لابن حجر : ج 3 ص729)

گرمی کی شدت دوزخ کے بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے

(صحیح البخاری، باب الابراد فی شدۃ الحر ، رقم الحدیث 536)

فضیلت کا خطاب

علامہ ھدایت اللہ ابن محمود مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ کے متعلق انتہائی جامع انداز میں فرماتے ہیں کہ : وہ (امام اہلسنت امام احمد رضا خان) اس کے اہل ہیں کہ ان کے نام سے قبل اور کوئی بھی فضیلت کا خطاب لگایا جائے (سہ ماہی پیغام مصطفی ، ص 37 ، جون تا آگست 2019)

مہنگی کتاب سے برکت

پیر پگارا حضرت صبغت اللہ اول شاہ راشدی رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کتاب مہنگی قیمت میں خریدا کریں تاکہ علم کی برکت اولاد میں بھی باقی رہے (خزانۃ الاسرار ص 19)

طلبہ کی ایک توجہ

امین ملت ڈاکٹر سید امین قادری مد ظلہ فرماتے ہیں : ہر کام کرنے سے قبل طلبہ اس شعر کر ضرور سامنے رکھیں

فیصلہ کر کم وبیش تہہ دریا کی نہ سوچ
مسئلہ ڈوبنے کا ہے ابھر آنے کا نہیں

(انتصار الحق ص 9)

تاکہ عزت مجروح نہ ہو

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

امام بخاری رضی اللہ تعالی عنہ سخت الفاظ کے استعمال سے پرہیز کرتے تھے تا کہ کسی کی عزت دری لازم نہ آئے حالانکہ احادیث کی حفاظت و دفاع لازم ہے لہذا دونوں امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اصطلاح (منکر الحدیث) استعمال کی ہے

(فتاوی رضویہ جلد 5 ص 105)

اور ہمارے یہاں جاھل پیر جو خد کو بریلوی تو کہلواتے ہیں مگر اپنی ذات پر بات آئے یا کوئی یہ کہہ دے اپنا عقیدہ واضح کریں تو پیر صاحب جن کے نام کے ساتھ بڑے بڑے القاب ہونے کے باوجود گالم گلوچ کے علاوہ بات نہیں کرتے اور جو مٹی پلیٹ کرتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں امام اہلسنت کی نقل کردہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ دوسرے کی عزت دری لازم نہ آئے اس وجہ سے فن جرح و تعدیل میں ایک اصطلاح وجود میں آئی حالیہ واقعہ اس بات کی بہترین عکاسی ہے باقی تہ سمجھ گئے ہوںگے

اللہ ایسے پیروں کو سمجھ دے آمین

عاجزی تو یہ ہے ! ! !

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی کی کتب کی تعداد تقریباً 150 ہے جن میں فتح الباري 14 مجلد

تہذیب التہذیب 6 مجلد

الاصابہ فی تمییز الصحابۃ 9 مجلد

لسان المیزان 4 مجلد

اور تغلیق التعلیق 5 مجلدات ہیں

مگر عاجزی کا عالم تو دیکھ فرماتے ہیں

و اكثر ذلك مما لا تساوي نسخة لغيره لكن جرى القلم بذلك

" میری اکثر تصانیف دوسرے اہل علم کی ایک کتاب کے برابر نہیں لیکن بس قلم چل گیا "

اور ہمارے یہاں ایک کتاب لکھ کر خد کو مصنف کتب کثیرہ سمجھ لیتے ہیں

منسوب کتاب ؟

محدث مغرب امام عبد الحی الکتانی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں:اسلاف کی جانب منسوب من گھڑت کتابوں میں سے وہ کتب بھی ہیں جو تعبیرِ رؤیا کے حوالے سے امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہیں (التراتیب الادرایۃ، ج1، ص116)

تحویل قبلہ

ابو حاتم البستی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں

بیت المقدس سے کعبہ مشرفہ کی طرف تحول کا حکم پیر شریف 15 شعبان المعظم کو ہوا

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبی ج 2 ص 150)

حدیث کے صحیح نہ ہونے اور موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے حدیث کے صحیح کے صحیح نہ ہونے سے اس کا موضوع ہونا لازم نہیں آتا

(فتاوی رضویہ ج 5 ص 440 ، 441)

سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں

(فتاوی رضویہ ج 5 ، ص 448)

ضعف راویان کے باعث حدیث کو موضوع کہہ دینا ظلم و جزاف ہے

(فتاوی رضویہ ج 5 ، ص 453)

بارہا موضوع یا ضعیف کہنا صرف ایک سند کے اعتبار سے ہوتا ہے نہ کہ اصل حدیث کے اعتبار سے

(فتاوی رضویہ ج 5 ، ص 468)

اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہوجاتی ہے

(فتاوی رضویہ ج 5 ، ص 475)

حدیث صحیح نہ ہونے کے یہ معنی نہیں کہ غلط ہے

(فتاوی رضویہ ج 5 ، ص 436)

ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ جس سے روایت فرمالیں اس کی ثقاہت ثابت ہوگی

(فتاوی رضویہ ج 5 ص 612)

پیر کا مرید پر ایک حق یہ بھی ہے کہ :

اس کے دوست کا دوست اس کے دشمن کا دشمن رہے۔

(فتاوی رضویہ ج 24 ص 368)

تفسیر کبیر کی کبیر شرح

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمة اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں میں نے امام رازی رحمة اللّٰہ علیہ کی تفسیر کبیر کی ایک شرح دیکھی جس میں

ایک ایک جلد کی تفسیر دس دس ضخیم جلدوں میں کی گئی تھی (منشورات ص 198)

تفسیر کی بہت جلدیں

حضرت امام عبد الرحمن جوزی رحمۃ اللّٰہ علیہ کہتے ہیں میں ایک ایسے شیخ سے علم حاصل کر چکا ہوں جن کی تفسیر پر لکھی گئیں کتابیں الماریوں سے منتقل کرنے میں مجھے دن بھر لگ گیا (منشورات ص 154)

اپنا مسلک تبدیل کردیا

خدیجہ بنت محمد بن حسن حنفیہ حلبیہ آپ شیخہ صالحہ ، فقیہا تھیں آپ حدیث میں کافی شغف رکھتی تھیں ساتھ ہی ابن الناسخ کمال الطرابسی سے راویت حدیث کی اجازت بھی حاصل تھی ان کے والد اور بھائی سب شافعی المسلک تھے آپ نے حنفی مسلک اختیار کیا صرف اسی وجہ سے کہ کہیں شافعی المسلک ہونے کی وجہ سے اگر گھر کے افراد حالت وضو میں مجھے چھولے تو میرا وضو نہ جاتا رہے بلکہ میری طہارت محفوظ رہے

(الکواکب السائرہ ج 1 ص 92)

قرآنی آیات اور سیاست

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌؕ سورۃ (الصف ، پارہ 28)

اس آیت میں فتح سے یافتحِ مکہ مراد ہے یا ا س سے فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے .دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور رُوم کے شہر فتح ہوئے،اس سے معلوم ہوا کہ ان کی خلافتیں بر حق ہیں اور ان کی فتوحات اللّٰہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہیں جن کی یہا ں بشارت دی جا رہی ہے (تفسیر صراط الجنان تحت آیت)

صبح سے دیکھ رہا ہوں یہ یہ آیت سیاست کی طرف کھینچی جارہے الحاظہ آیت کو اسی پر محمول کریں جس پر وہ نازل ہوئی ہوئی ہے اپنے مذموم

مقاصد کے لیے قرآن مجید کی آیات کا استعمال آخرت تباہ و برباد کے والی بات ہے

وماعلینا الا البلاغ

حاضر ذھنی

شیر مصطفیٰ سلطان الواعظین حضرت مفتی عبد الرحیم سکندری رحمۃ اللّٰہ علیہ سے ایک محفل میں سوال ہوا کہ شیعہ کہتے ہیں حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ شیعہ تھے ؟

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں وہ کیسے کہ شیعہ کبھی بھی عثمان نام نہیں رکھتے

اس جواب سے مفتی صاحب کی حاضری ذہنی معلوم ہوتی اہل علم حضرات جانتے ہیں مفتی صاحب کی اس جواب پر مستقل کتاب لکھی جاسکتی باقی تکفی الاشارۃ للعاقل مزید یہاں بات بھی یاد آئی " البركة مع أكابركم " (

الطبراني في الأوسط رقم الحديث8991)

ترجمہ :تمہارے بڑوں کے ساتھ ہی تم میں خیر و برکت ہے لہذا اپنے اکابرین کی قدر کریں

شیخ الاسلام حضرت امام بقی بن مخلد نے دو سو اسی (280) شیوخ سے حدیث روایت کیں خود فرماتے ہیں کہ میں ہر ایک کے پاس پیدل گیا

(تحفۃ الاحباب لمطالعۃ الکتاب ص 6)

حضرت امام سرخسی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا ذکر ہے کہ آپ اسہال (پیٹ کی بیماری) میں مبتلا ہوگئے اور ادھر کتاب کا مطالعہ کرنا بھی تو تھا ایک شب میں ستائیس (27) بار وضو کرنا پڑا (تحفۃ الاحباب لمطالعۃ الکتاب ص 26)

امام یحییٰ بن معین کے بارے میں خطیب بغدادی لکھتے ہیں ساڑھے دس لاکھ درھم آپ نے علم حدیث کے حصول میں خرچ کردیئے آخر میں چپل تک باقی نہ رہی

(حدیثیں کیسے جمع ہوئی ص 117)

مسند امام احمد بن حنبل میں نو ستاسی (987) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مسانید ہیں اور ان میں تین سو (300) کے قریب تو وہ صحابہ کرام ہیں جن کی احادیث صحاح ستہ میں نہیں ہیں

(البدایہ والنہایہ ج 5 ص 356)

تین ہم عصر علماء

حضرت مولانا محمد وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ مظاہر العلوم سہارنپور کے دورہ حدیث شریف میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور حضرت پیر سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ہم درجہ تھے (تذکرہ محمد سورتی ص 64)

میں طلب علم ہوں

حضرت وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے پاس دوران تدریس ایک تھیلا موجود رہتا تھا جس میں قدیم کوفی طرز تحریر کا قرآن مجید کا پہلا پارہ رکھا رہتا تھا یہ پارہ اپنی قدامت (دیرپا) کے اعتبار سے کافی بوسیدہ ہوچکا تھا جبکہ تھیلا بھی کئی جگہ سے نکل گیا جو نہایت خوبصورت قدیم پارچہ (اچھی چیزوں) کا سلا ہوا تھا دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ کسی خاص مقصد کے لیے بنایا گیا ہے شیخ المحدثین وصی احمد سورتی رحمۃ اللّٰہ علیہ اکثر اس تھیلے کی تفصیل کو چھپاتے تھے لیکن جب کوئی اصرار کرتا تو فرماتے " یہ وہ تھیلا ہے جو میری والدہ ماجدہ نے اپنے ہاتھوں سے سیا تھا اور جسے میں پہلی مرتبہ یہ سپارہ لے کر مدرسہ پڑھنے گیا تھا یہ تھیلا میری متاع عزیز ہے جہاں یہ میری والدہ کی نشانی ہے وہاں اس کی ہر وقت موجودگی مجھے احساس دلاتی ہے کہ میں بنیادی طور پر طالب علم ہوں جس دن یہ احساس میرے دل میں معدوم ہوگیا اس دن میرے علم اور جہالت میں کوئی حد فاصل نہیں رہے گی " اس واقعہ سے عصر حاضر کے ان

" علماء کرام " کو درس عبرت لینا چاہیے جو اپنے آپ کو " علامہ ر مفتی ، وغیرہ سے کم نہیں سمجھتے (گلستان محدثین ص 194)

کھانا کھائے بغیر حدیث نہیں سناؤں گا

حضرت امام حفص بن غیاث رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ امام اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں صحاح ستہ کے راوی ہیں

امام ذہبی علیہ رحمہ : ان کی دریادلی کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں "کان یقول من لم یأکل من طعامی لا احدثه جو میرے یہاں کھانا نہ کھائے میں اسے حدیث بیان نہیں کرتا " (معرفۃ علم الحدیث للحاکم ص 60)

یعنی گویا ان کے یہاں علم حدیث حاصل کرنے کی یہ شرط تھی حدیث پڑھنے والوں کیلئے دستر خوان بچھا رہتا

پہلے کھانا کھالیں پھر حدیث سنیں

امام ہیاج بن بسطام رحمۃ اللّٰہ آپ عظیم فقیہ اور زبان و بیان کے اعتبار سے فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے اور بغداد کی مجالس حدیث میں ایک ایک لاکھ لوگوں کا مجمع آپ سے سماعت (سنتا) کرتا

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ اس منظر کو لکھتے ہیں کہ : لقد حدث بغداد فاجتمع عندہ مائة ألف یعتجبون من فصاحته بغداد میں حدیث بیان کرتے تو ایک لاکھ تک کا مجمع ہوتا اور آپ کی فصاحت پر لوگوں کو تعجب ہوتا

(تہذیب التہذیب ج 6 ص 58)

خطیب بغدادی رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" کان الهیاج بن بسطام لایمکن احدا من حدیثه حتی یطعم من طعمه کان له مائدہ مبسوطة لاصحاب الحدیث کل من یأتیه لایحدثه الا من یأکل من طعامه "

ہیاج بن بسطام سے لوگ اس وقت تک حدیث نہیں سن پاتے تھے جب تک ان کے یہاں کھانا نہیں کھالیتے علم حدیث کے طالبوں کیلئے ان کا دستر خوان نہایت وسیع تھا جو شخص حدیث کی سماعت کیلئے آتا پہلے کھانا کھاتا پھر حدیث سنتا تھا

(تاریخ بغداد ج 14 ص 83)

امام لیث بن سعد کی مہربانیاں

امام شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے استاد حضرت امام لیث بن سعد رحمۃ اللّٰہ علیہ آپکے دستر خوان پر کھانے والے اہل علم اور طلبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی رحمۃ اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں :

کان یطعم الناس فی الشتاء الھرائس بعسل النحل و سمن البقرۃ و فی الصیف سویق اللوز بالسکر

سردیوں میں لوگوں کو ہرلیس کھلاتے (جو شہد اور گائے کے گھی میں تیار کیا جاتا تھا) اور گرمیوں میں بادام کا ستو شکر کے ساتھ کھلاتے تھے (تاریخ بغداد ج 3 ص 9)

تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے ! !

حافظ الحدیث حضرت امام معافی بن عمران رحمۃ اللّٰہ علیہ جلیل القدر فقیہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللّٰہ علیہ کے شاگرد اور امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللّٰہ علیہ کے شیخ ہیں

امام ذہبی رحمۃ اللّٰہ علیہ آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ : ان کی ایک بڑی جاگیر تھی اس کی آمدنی سے اپنے خرچ کی رقم نکال کر اپنے اصحاب و تلامذہ کو اور دیگر حضرات کو بھیج دیا کرتے تھے اور یہ معمول روز مرہ کا تھا مزید فرماتے ہیں " کان المعافی لایأکل وحدہ " معافی کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے (تہذیب التہذیب ج 5 ص 474)

قدس میں پہلی نماز

بیت المقدس خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ نے امامت کروائی رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ وہ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے یہاں امامت کروائی

(بیت المقدس از فیض ملت ص 53)

کچھ فرشتوں کے متعلق

حضرت عبدالعزیز بن عمیر فرماتے ہیں

ملائکہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام " خادم رب عز وجل " ہے

(کتاب العظمہ رقم الحدیث 351)

عن محمد بن عمرو بن عطاء قال : قال لی علی بن الحسین : هل تدری ما اسم جبریل من اسمائکم ؟ قلت لا ، قال : عبداللہ و اسم میکائیل عبیداللہ وکل شيء رجع الی ایل دھو معبد للہ عزوجل

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی بن امام حسین رضی اللّٰہ عنھم نے کہا کہ کیا تم جبرائیل علیہ السلام کا نام جانتے ہو ؟ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا(حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام) عبداللہ ہےاور میکائیل علیہ السلام کا نام عبیداللہ ہے

اور ہر وہ شے جو " إيل " کے ساتھ منسلک ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی ہے

(کتاب العظمہ،ص 812،813، رقم الحدیث 382)

بروز قیامت ترازو حساب کے نگران افضل الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہونگے

اہل آسمان کے مؤذن حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور ان کے امام حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں جو انہیں بیت المعمور کے قریب امامت کراتے ہیں

(تنزيه الشريعه ج 1 ص 147)

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے) ۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟ ۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا ۔ عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ) ۔ عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو! ۔ عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک ۔ عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر ۔ عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ ۔ عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت ۔ عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟ ۔ عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی ۔ عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف ۔ عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ ۔ عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر) ۔ کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب) ۔ عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق ۔ عبد مصطفی
عورت کا جنازہ ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی ۔ عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ1) ۔ عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا ۔ عبد مصطفی
محرم میں نکاح ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ) ۔ عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ ۔ عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی ۔ عبد مصطفی	کافر سے سود ۔ عبد مصطفی
میں خان تو انصاری ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی
جرمانہ ۔ عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟ ۔ عبد مصطفی